کامیابی آپ کی منتظر ہے!

تعمیر شخصیت و کردار کے حوالے سے منفرد کتاب

جہان حکمت

محمد سلیم رضوی

(پرنسپل الکافی اسلامک اکیڈمی کراچی)

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

کامیابی آپ کی منتظر ہے!

تعمیر شخصیت و کردار کے حوالے سے منفرد کتاب

محمد سلیم رضوی

(پرنسپل الکافی اسلامک اکیڈمی کراچی)
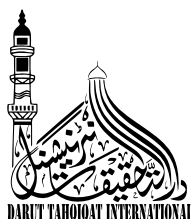
SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

کتاب یا رسالے کا نام:

جہان حکمت

مصنف، مؤلف:	محمد سلیم رضوی (پرنسپل الکافی اسلامک اکیڈمی کراچی)
موضوع:	اصلاح معاشرہ
پیشکش:	DARUT TAHQIQAT INTERNATIONAL
ناشر:	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت:	AUGUST 2022
صفحات:	118

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

CONTENTS

تاثرات: حضرت علامہ مولانا آصف اقبال مدنی مدظلہ العالی

عزیزم مولانا محمد سلیم رضوی زید علمہ و شرفہ جہد مسلسل، جواں عزم اور علم و فکر سے مالامال نوجوان عالم دین ہیں، بذریعہ تحریر دعوت و ارشاد اور امر بالمعروف کا کام حکمت و دانائی سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی علم و معرفت کی دنیا سے وابستہ ہوگئے ہے، ان کی شخصیت پر بزرگوں اور اساتذہ کرام کی صحبت نے خوب علمی رنگ چڑھایا ہے بقول ان کے دین کے لیے کڑھن اور اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی محبت حضرت صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری علیہ الرحمہ کے قرب سے ملی، محدث اعظم کے شاگرد شیخ الحدیث علامہ نصر اللہ خان افغانی علیہ الرحمہ اور علامہ سید شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ سے بھی بہت زیادہ مستفید و مستفیض ہوئے۔ تدریس و تقریر کے علاوہ مطالعہ کتب، تصنیف و تالیف اور تحقیق کا جنون کی حد تک شوق ہے۔ اسلاف کی تراث علمیہ کا کھوج لگا کر انہیں شائع کرنے کی دھن سوار رہتی ہے۔ بزرگوں کی سیرت پر کام کا بہت وسیع اور عظیم الشان منصوبہ بنا رکھا ہے، کراچی کے ۱۰۰ سے زائد بقید حیات علمائے کرام کا تذکرہ بھی مرتب کر رہے ہیں اور تقریبا ستر سے زائد علماء کا تعارف جمع بھی کر چکے ہیں۔

اتنی کم عمری میں موصوف کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف کی تعداد 25 کے عدد کو پہنچ چکی ہیں۔ اور مضمون نگاری میں بڑے سریع القلم واقع ہوئے ہیں، ہم جیسوں کو عنوانات سوچنے پڑتے ہیں اور ان کے سامنے عنوانات ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہیں کہ "حضور والا ہم پر بھی کچھ لکھ دیں۔" صرف لاک ڈاؤن کے دوران شاید ایک سو سے زیادہ تحریریں لکھی ہوں گی۔ پیش نظر کتاب "**جہان حکمت**" ان کے مرتب کردہ تربیتی نصاب "خضر راہ" کا ایک حصہ ہے۔

یہ کتاب واقعتا جہان حکمت ہے۔

ہماری رائے میں مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان، عالم ہو یا غیر عالم، رہنما ہو یا پیروکار سب کو یہ کتاب پڑھنی چاہیے۔ اللہ کریم حضرت مولانا محمد سلیم رضوی سلمہ القوی کو خیر و برکت سے نوازے، انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں اسی جذبہ و استقامت کے ساتھ دین متین اور مذہب مہذب

اہلسنت کی خوب خوب خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ طہ ویس ﷺ

دعاگو، دعاجو: محمد آصف اقبال مدنی

19صفر المظفر1442ھ

07اکتوبر2020ء

عرض مرتب

زیر نظر کتاب احقر نے کسی منصوبہ بندی سے نہیں لکھی/مرتب کی ہے۔ معاملہ کچھ یوں تھا کہ چند روز ایک لائبریری میں مطالعہ کا اتفاق ہوا تو وہاں دوران مطالعہ کچھ نکات لکھ لیے۔ چند ہی دن میں ان کی تعداد پچاس کے قریب پہنچ گئی تو خیال ہوا کہ مزید اقوال جمع کر کے ایک مجموعہ مرتب کر لیا جائے۔

مارکیٹ میں موجود اقوال زریں پر مشتمل میں کئی کتابیں دیکھیں لیکن ان میں مجھے چند ایک اقوال نے ہی متاثر کیا۔ یوں بہت تھوڑے اقوال ان میں سے لیے گیے ہیں۔

اس کتاب میں موجود حکمت کے گوہر 'ہزار ہا اقوال میں سے منتخب کیے گیے ہیں۔ دوران مطالعہ جو اقوال/نکات متاثر کرتے انہیں جمع کر لیتا۔ "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں شائع ہونے والے بزرگوں کے اقوال میں سے انتخاب کیا، دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "۱۵۲ رحمت بھری حکایات" سے بزرگوں کے اقوال لیے، احقر نے کسی دور میں پچاس علماء و مشائخ اہل سنت کے اقوال و ملفوظات جمع کیے تھے وہ بھی اس کتاب میں شامل کر دیے ہیں۔

● اس کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام نہ ہو سکا جس کی کچھ وجوہات ہیں۔

۱: دراصل یہ ذاتی یادداشت کے لیے لکھے گئے اقوال تھے اس لیے اس میں حوالہ جات لکھنے میں سستی واقع ہوئی۔

۲: بعض اقوال و نکات دنیادار دانشوروں کے بھی تھی نیز ایسے لوگوں کے بھی ہیں جو متنازع ہیں۔ ایسے لوگوں کا نام نہیں لکھا گیا اور ان کی کتابوں کا ذکر احتیاطا نہیں کیا۔

یہ معاملہ صرف ان شخصیات کے ساتھ نہیں جن پر کلام تھا بلکہ بعض بزرگوں کا نام بھی قول سے پہلے نہیں لکھا گیا ہے۔ اور یہ بھی سہوا ہے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس پوری کتاب میں آپ نے "من قال" کے بجائے "ما قال" پر توجہ مرکوز رکھنی ہے۔

بزرگوں کے ملفوظات کی کوئی خاص ترتیب ملحوظ نہیں رکھی گئی ہے۔ کسی بڑے بزرگ کے ملفوظات اوپر

ہیں اور اس کے نیچے ان کے شاگرد کے ملفوظات ہیں تو یہ قصداً نہیں کیا گیا ہے۔

اس کتاب کی اشاعت سے پہلے یہ جملہ امور ذکر کر کے کئی علماء سے مشورے کیے سب نے اس کی اس حال میں اشاعت کے منصوبہ کی تائید کی اور اس ادنی کاوش کو خوب سراہا۔

امید ہے ان شاء اللہ یہ بصیرت افروز اقوال بہت شوق سے پڑھے جائیں گے۔ احقر نے صفحات سیاہ نہیں کیے بلکہ صرف انہیں اقوال کو جمع کیا ہے جن میں کوئی پیغام تھا، غور و فکر کے لیے سامان تھا۔
یقین جانیں یہ چند سو اقوال کئی ہزار اقوال پڑھ کر منتخب کیے ہیں۔
اس لیے قول ان شاء اللہ آپ کو متاثر کرے گا۔

یہ میری "خضر راہ" کی پہلی جلد ہے۔ بہت سی اصلاحات و اضافات اس میں کرنے تھے لیکن مصروفیت نے اس کا موقع نہیں دیا۔ وقت ملنے پر اس کے دوسرے حصہ "خوان حکمت" کی ترتیب بھی زیر غور ہے۔

احباب سے دعاؤں کا ملتجی ہوں۔

اس کتاب کی برقی اشاعت میں تعاون کرنے پر برادر گرامی مولانا مہران عطاری کا شکر گزار ہوں۔

محمد سلیم رضوی

۲۴ اگست ۲۰۲۲

۲۵ محرم الحرام ۱۴۴۴ ہجری

﴾دار التحقیقات انٹر نیشنل: مختصر تعارف واہداف﴿

دار التحقیقات انٹر نیشنل علاقائی، لسانی، عصبی خیالات سے مبرء ایک خالص مذہبی اور اسلامی تحریک ہے۔

اصلاح معاشرہ، مذہبی فسادات کے خاتمہ، علوم شریعہ اور مستند لٹریچر کے ذریعے اہل سنت کے درمیان اتحاد اور جمیع مسلمین تک اسلام کی تعلیمات کو پہچانے کے لئے اس تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔ اس تنظیم کا ایک مقصد دنیا بھر کے علماء اہلسنت کو یکجا کر کے انہیں انکی تحریرات، تقریرات و دیگر امور کے لئے انہیں ایک عظیم پلیٹ فارم مہیہ کرنا بھی ہے تاکہ تعلیمات اسلام کو باآسانی دیگر مسلمانوں تک پہنچایا جا سکے۔

دار التحقیقات انٹر نیشنل خواہاں ہے کہ ہر ایسے کام کو احسن انداز سے سرانجام دیا جائے جس کا تعلق اصلاح معاشرہ، مسلمانوں کی باہمی دوری کا خاتمہ، اور اہل اسلام سے متعلقین لوگوں تک اسلام کی حقیقی روح پہچانے سے ہو۔ اور اکثر شعبوں میں دار التحقیقات کی نمایاں کارکردگی لوگوں پر روز روشن کی طرح واضح ہے۔

دار التحقیقات انٹر نیشنل کے اہداف:

- دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے خاص طور پر اور اسلام سے تعلق رکھنے والوں کے لئے عام طور پر دینی کتب کا آسان اور جدید انداز میں ترجمہ، شرح کرنا اور پھر انکی اشاعت۔
- سوشل میڈیا کے مختلف پیلیٹ فارمز پر دروس و خطابات کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک کے لوگوں تک رخ اسلام کو صحیح و واضح پہنچانا۔
- مختلف ممالک میں بولیں جانے والیں مختلف زبانوں میں خالص دینی لٹریچر کی تیاری۔ بعد ازاں اس دینی و اصلاحی لٹریچر کی اشاعت۔
- دنیا بھر میں اسلام کے خلاف بڑھنے والے فتنوں و فرقوں اور فسادات کی روک تھام کے لئے لائحہ عمل

کی تیاری اور اس کے نفاذ کے لئے کوشاں رہنا۔

● ایسی ویب سائٹ کا قیام جس سے اسلام کی صحیح ترجمانی ہو اور رخ اسلام پورے عالم پر صحیح واضح ہو۔

● علماء وطلبہ سے التماس ہے کہ ہمارا زورِ بازو بنیں۔ اور ساتھ مل کر دین متین کی خدمت کریں۔

اخوکم عبد المصطفی سعدی ازہری
خادم دار التحقیقات انٹرنیشنل

❁ہر شخص صلح نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ دوسرے لوگ اس کے نقطہ نظر کی اطاعت کریں۔ BB1

❁تم ہمیشہ اس بات کی امید کرتے ہو اور اس انتظار میں رہتے ہو کہ لوگوں کے دلوں اور آنکھوں میں سما جاؤ، لوگ تعریف کے پل باندھ کر تمہیں آسمانوں پر چڑھا دیں لیکن اگر تم ہر روز دن میں پچاس مرتبہ اپنے عہد و پیمان توڑتے رہو گے تو پھر یہ کیسے ممکن ہو گا؟

❁تم پر لگوا کر پرواز کرنے 'بلندیوں پر جا کر آسمانوں کے ادھر کے عالموں میں پہنچ جانے کی سوچ میں رہتے ہو مگر یہ کیسے ممکن ہے جب تک تم ایک بچے کی طرح اس دنیا کے کیچڑ اور گندگی سے بندھے رہو گے؟

❁مشورہ محدود عقل اور محدود سوچ کو لا محدود بنانے کا اہم راستہ ہے۔

❁عقلمند سے چند قدم بڑھ کر عقل مند وہ ہوتا ہے جو دوسروں کی عقل اور سوچ کی قدر بھی کرتا ہے۔

❁بعض آنسوں بہت سے دلوں کی فتح کا وسیلہ بن جاتے ہیں۔

❁حق سے جنگ کرنے والا جلد یا بدیر مات کھا کر گر پڑتا ہے۔

❁دوسروں کو کچلتے ہوئے یہ ہرگز مت بھولو کہ ایک قوت ایسی بھی موجود ہے جو تمہیں بھی کچل سکتی ہے۔

❁حق اگر تمہارے سر پر گرنے والی تلوار بھی ہو تو اپنی گردن اس کی طرف بڑھانے سے گریز نہ کرو۔

❁وہ کھنڈرات جن پر انصاف کی حکمرانی ہو 'محلوں سے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں۔ اور وہ محل جو ظلم کے ہاؤ ہو میں ڈوبے ہوں وہ کھنڈرات سے بھی زیادہ بدتر ہوتے ہیں۔

❁کمزور کو کچلنے والا غالب بھی ہو تو مغلوب ہی رہتا ہے۔ برحق انسان مغلوب ہو کر بھی غالب ہی رہتا ہے۔

❁برحق انسان کیچڑ میں گر کر بھی پاک اور صاف ہی رہتا ہے۔ ناحق انسان مشک سے بھی غسل کر لے تو بھی ناپاک اور قابل نفرت ہی رہتا ہے۔

❁نرمی سے بات کرو تاکہ دلوں کے دروازے کھل جائیں۔ اپنے اندر قلبی گرمائش پیدا کرو تاکہ سننے

والوں کا ضمیر تمہارے خیالات کو خوش آمدید کہے۔ اپنے طرز عمل سے خلوص ظاہر کرو تاکہ تمہارے کہے کی تاثیر میں دوام آجائے۔

۞ دلوں کی کنجی نرم مزاجی اور نرم زبانی ہے۔

۞ جو استاد اور استانیاں کسی استاد کی شاگردی میں نہیں رہتے اور کسی محکم ذریعہ سے تربیت حاصل نہیں کرتے 'وہ اندھوں کی طرح ہوتے ہیں، جو دوسروں کو راہ دکھانے کے لئے ہاتھوں میں چراغ لیے کھڑے ہوں۔

۞ کسی زمانے میں کہا جاتا تھا کہ اب اخلاق کتابوں میں ہی باقی رہ گیا ہے۔ اب کہتے ہیں اخلاق پرانی کتابوں میں ہی باقی رہ گیا ہے۔

۞ جو لوگ والدین کی قدر سے آگاہ ہیں اور انہیں حق تعالیٰ کی رحمت تک پہنچنے کا وسیلہ سمجھتے ہیں، وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سب سے زیادہ خوش قسمت انسانوں میں شمار ہوتے ہیں اور جو لوگ ان کی دل آزاری کر کے ان کی زندگی سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں وہ ایسے بدبخت انسان ہیں جنہیں دربدر اور ذلیل ہونے کے لئے نامزد کیا جا چکا ہے۔

۞ جو لوگ آج معاشرے کے چہرے پر بدنامی کا دھبہ سمجھے جاتے ہیں مثلاً مفلس، محتاج، شریر، بدکار، بدنظمی پسند، عیاش، نشئی، افیمی وغیرہ یہ ماضی کے وہ بچے ہیں جن کی تربیت میں ہم نے غفلت برتی تھی۔ نہ معلوم کسی نے اس بات پر بھی غور کیا ہے یا نہیں، کہ ہماری آج کی غفلتوں کے نتیجے میں مستقبل میں ہماری گلیاں کس قسم کی نسلوں سے بھری ہوں گی۔

۞ ماں اور باپ دو ایسی مقدس ہستیاں ہیں جن کی سب سے زیادہ عزت کرنا انسان پر لازم ہے جو شخص ان کی خدمت کرنے میں کوئی کسر اٹھا رکھتا ہے اسے حق تعالیٰ کے خلاف محاذ آرا انسان سمجھا جانا چاہیے۔ والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا جلد یا بدیر خود بھی اپنی اولاد کی جانب سے بدسلوکی کا شکار ہو جاتا ہے۔

۞قوم گھرانوں اور افراد سے بنتی ہے اس لحاظ سے اگر گھرانے اچھے ہوں گے تو قوم بھی اچھی ہوگی اور اگر گھرانے برے ہوں گے تو قوم بھی بری کہلائے گی۔ کاش کہ قوم کی اصلاح کے خواہشمند ہر شئے سے پہلے گھرانوں کی اصلاح کے لیے کام کرتے۔

۞گھر ایک چھوٹی سی قوم اور قوم ایک بڑا سا گھر ہوتی ہے جس شخص نے کسی بڑے یا چھوٹے گھر کا انتظام بغیر کسی عیب کے کامیابی سے چلا لیا اور جو اس گھر کے مکینوں کو انسانیت کے اونچے درجے پر پہنچا گیا وہ شخص تھوڑی سی مزید کوشش سے اس سے بڑے ادارے کو بھی کامیابی سے چلا سکتا ہے۔

۞طمع ایک ایسا جال ہے جو شیر کو چوہا بنا دیتا ہے۔ جو بھی اس جال میں پھنس جاتا ہے وہ اس سے چھوٹ نہیں سکتا۔

۞جس شخص کو کوئی طمع نہیں ہوتا ایک وقت آتا ہے کہ دوسرے لوگ اس کا طمع کرنے لگتے ہیں۔

۞کسی سے نہ ڈرنے کا ایک ہی علاج ہے اور وہ ہے اس ذات سے ڈرنا جس کی طرف ہر انسان رجوع کرتا ہے۔

۞یہ تو تقریباً ہر شخص جانتا ہے کہ قیامت قریب آچکی ہے مگر نہ معلوم کتنے لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ قیامت کا ایک حصہ ہر روز بپا ہوتا رہتا ہے۔

۞دل کی دھک دھک کی آوازیں پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہونے والی موت کے راگ کی سرسراہٹ ہیں۔

۞مسلمان اپنی زندگی بڑے مہنگے داموں فروخت کرتا ہے وہ حیات فانی دے کر حیات ابدی لے لیتا ہے۔

۞جو لوگ اپنے اردگرد کے لوگوں سے اکثر جھگڑا فساد کرتے رہتے ہیں ان کے دوست بھی کم ہی ہوتے ہیں۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے دوستوں کی تعداد بھی زیادہ ہو اور وہ وفادار بھی ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ دوستوں سے غیر ضروری بحث مباحثوں میں الجھنے سے ہر حالت میں گریز کرے۔

۞حقیقی دوست وہ ہے جو اپنے دوست کو ان جگہوں پر بازو کا سہارا دیتا ہے جہاں گرنے کا ڈر ہو۔
۞کسی شخص کا اپنے دوستوں کا رفیق صادق ہونا ان کے دکھوں کو اپنے ضمیر میں محسوس کرنے اور ان کی لذتوں کو اپنی لذتوں کی طرح سمجھنے کے تناسب سے ہوتا ہے۔ جو آدمی دوستوں کے رونے پر رو نہیں سکتا اور ان کے ہنسنے پر ہنس نہیں سکتا وہ وفادار دوست نہیں سمجھا جا سکتا۔
۞دوستوں میں پیار محبت اور باہمی تعلقات کا دوام اس بات پر منحصر ہے کہ وہ جائز باتوں اور معقول کاموں میں ایک دوسرے کو سمجھیں اور ایک دوسرے کے لئے قربانی کا جذبہ رکھتے ہوں۔ جو لوگ اپنی سوچ اور طرز عمل میں ایک دوسرے کے لئے قربانی نہ دے سکیں ان کی دوستی مختصر اور آئی گئی ہوتی ہے۔
۞عقلمند انسان وہ ہے جو اپنے اردگرد کے لوگوں سے تعلقات خراب ہونے پر آپس میں پیدا شدہ بد مزگی کو جلد از جلد دور کر کے نئے سرے سے دوستی قائم کرنا جانتا ہو، اس سے بھی زیادہ عقلمند شخص وہ ہوتا ہے جو اتنا محتاط رہتا ہے کہ اپنے دوستوں کے ساتھ کبھی ناچاقی پیدا ہی نہ ہونے دے۔
۞دوستوں اور ساتھیوں کو عزیز جانتے ہوئے ان پر احسان کرنے والے لوگ اپنے دشمنوں کے خلاف بے شمار محافظ اور اپنی پشت پناہی کرنے والے لوگ تیار پاتے ہیں۔
۞انسان کے لئے سچے دوستوں کی ضرورت اس کی دوسری ضروریات سے کسی طور پر پیچھے اور کم اہمیت کی حامل نہیں ہے۔
۞تم بیج ڈالو اور چلتے بنو۔ فصل جس کی قسمت میں ہوگی وہی کاٹے گا۔
۞دل کی بات زبان پر لانے والے کو نہ دیکھو اس سے وہ بات کہلوانے والے کو دیکھو اور یہی کہو کہ اس سے یہ بات اللہ عزوجل نے کہلوائی ہے۔
۞اشیاء کی قیمت جاننا اہم نہیں، ان کی قدر جاننا اہم ہے۔
۞اللہ نے انسان کو ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان بڑی بڑی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ان

تمام نعمتوں کے شعور کی نعمت ہے۔

۞تو اپنے آپ کو بیان کرنا چھوڑ دے اپنے طرز عمل سے کہہ تجھے بیان کرے۔

۞محبوبوں کی طرح ایک دوسرے سے گھل مل کر یک جان ہو جاؤ لیکن اپنے کام اور لین دین کے معاملے میں غیروں کی طرح عمل کرو۔

۞کسی کا دین دار ہونا لین دین سے ظاہر ہوتا ہے۔

۞کوئی شئے عافیت سے زیادہ میٹھی اور دوسروں کا محتاج ہونے سے زیادہ دردناک نہیں ہے۔

۞حفظان صحت کے نام پر ایک قدم 'علاج کے نام پر سو قدم اٹھانے سے زیادہ فائدے مند ہے۔

۞اگر لوگ تمہیں آسمانوں پر بھی چڑھا دیں تو یہ مت بھولنا کہ زمین اس سے زیادہ محفوظ جگہ ہے۔ جہاز سے نیچے گرنے والے کے پرخچے اڑ جاتے ہیں جب کہ وہ شخص جس کے پاؤں زمین پر ہوتے ہیں ویسے کا ویسے ہی رہتا ہے۔

۞کوئی شخص زیادہ بولنے، اپنی بات کو پسند کرنے، دوسروں کو بات کا حق نہ دینے جیسی بیماریوں سے جس قدر دور رہتا ہے اتنا ہی خالق اور عوام کے زیادہ قریب اور ان کی نگاہوں میں عزیز ہوتا ہے. بصورت دیگر وہ شخص نہ حق تعالی سے اور نہ ہی مخلوق خدا سے کوئی ایسی شئے پا سکے گا جس کی اس نے امید لگا رکھی ہو۔

۞جو لوگ کچھ بھی نہ کرنے کے باوجود بہت کچھ کر چکنے کا دعوی کرتے ہیں ان کا حال قابل رحم ہوتا ہے۔

۞کم کھانا اور کم سونے کی طرح کم بولنا بھی عرصہ دراز سے پختہ کار لوگوں کا شعار رہا ہے۔ روحانی استعدادوں کی افزائش کے لئے انسان کو جس چیز کی سب سے پہلے سفارش کی جاتی ہے وہ اپنی زبان کو قابو میں رکھنا، غیر ضروری اور نامناسب باتوں سے اجتناب کرنا ہے۔

۞انسان اپنی قدر و قیمت زیادہ باتیں کرنے سے نہیں بڑھاتا بلکہ اس بات سے بڑھاتا ہے کہ اس کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ صحیح موقع پر کہے گئے ہوں اور مفید ہوں۔ اس کے برعکس ایسا شخص جو ہر جگہ جو منہ

میں آئے بولتا چلا جاتا ہے، خاص کر جب اس کی کہی ہوئی باتیں بلند معیار رکھنے والے اور فنی مہارت کا مطالبہ کرنے والے موضوع سے متعلق ہوں' وہ ایک تو کئی غلطیوں کا مرتکب ہو سکتا ہے اور دوسرا اپنی قدر وقیمت بھی کھو سکتا ہے۔

"زیادہ بولنے والے کی غلطیاں بھی زیادہ ہوتی ہیں"۔۔۔۔کس قدر موزوں اور قیمتی ہیں یہ الفاظ۔

۞ وہ باتونی لوگ جو کسی کو بولنے ہی نہیں دیتے جیسے ہر لفظ کا ان کے منہ سے نکلنا لازمی ہو' وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام دوستوں کی نفرت اور حقارت کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کبھی کبھار ان کے منہ سے عمدہ الفاظ بھی نکل جائیں تو انہیں کوئی بھی شخص غور سے نہیں سنتا۔ بعض اوقات بہت سی عمدہ حقیقتیں محض اس وجہ سے معمولی لگتی ہیں کہ وہ ایک باتونی شخص نے بیان کی ہوتی ہیں۔

۞ کہا جانے والا ہر لفظ ایسا ہونا چاہیے جس کا مقصد ایک مسئلے کا حل یا ایک سوال کا جواب مہیا کرنا ہو۔

۞ کم بولنا، زیادہ سننا' فضیلت اور پہنچا ہوا ہونے کی علامت ہے۔

۞ وہ شخص جس کی عقل کائناتی فنون اور علوم سے اور دل الٰہی استعداد سے پُر ہو وہ، اور وہ لوگ جو پختگی کی سطح تک پہنچ چکے ہوں ان کی موجودگی میں دوسروں کا بات کرنا بے ادبی ہوتی ہے اور ان کامل روحوں کا خاموشی اختیار کئے رکھنا معاشرے کے لئے محرومیت ہوتا ہے۔

۞ جو دوسروں کے راز تمہارے پاس لاتا ہے وہ تمہارے راز بھی دوسروں تک لے جا سکتا ہے۔

۞ اپنی زبان کو قید میں رکھنے والا الفاظ کی قید میں پھنسنے بچا رہتا ہے۔

۞ حقیقی مومن وہ ہے جس کا رابطہ ہر لمحے اللہ عزوجل کے ساتھ رہے۔

۞ تجھ پر اگر قہرِ الٰہی نازل نہیں ہوا تو آپے سے باہر نہ ہو یہ سوچ کر کانپ جا کہ اللہ عزوجل مہلت بھی دیتا ہے۔

۞ کہتے ہیں نہ کوئی ایسا دلیر انسان ہے جو گھوڑے سے کبھی نہ گرا ہو اور نہ ہی کوئی ایسا گھوڑا ہے جو بدکا نہ

ہو۔

اہم بات یہ ہے کہ انسان گرنے کے بعد اٹھ کھڑا ہو اور اپنے آپ میں آجائے۔

۞لاپرواہی کے نتیجے میں ہم جن گڑھوں میں جا گرتے ہیں ان سے نکلنے کا واحد ذریعہ اپنی لاپرواہیوں کی تلافی ہے۔

۞معاف کرنے کی قیمت اسی نسبت سے بڑھتی یا کم ہوتی ہے جس نسبت سے سزا دینے کے امکانات اور اختیارات بڑھتے اور کم ہوتے ہیں۔

۞غرض' انسان کو اندھا' بہرا اور بے حس بنا دیتی ہے۔

۞ یہ مت بھول کہ تجھے خوشی پہنچانے والی چیزیں سارے جہان کو بھی خوشی پہنچانے والی چیزیں ہوتی ہیں۔

۞انسانوں سے محبت کرنا اور اس محبت کا انہیں احساس دلانا آدھی عقل کے برابر ہے۔

۞خواہ ایک ہی مسکراہٹ سے کیوں نہ ہو تجھے اپنے بھائی کو خوش کرنے میں غفلت نہیں برتنی چاہیے۔

۞ایک انسان دوسروں کے ساتھ جو بڑی بڑی نیکیاں کرتا ہے ان میں سے ایک نیکی یہ ہے کہ ان کی نامناسب حرکتوں سے نظر چرا لی جائے اور ان کی غلطیوں پر آنکھیں بند رکھی جائیں۔ لوگوں کے قصور تلاش کرنا بے ادبی ہے اور ان کا قصور کا دائیں بائیں ڈھنڈورا پیٹنا ایک ناقابل معافی عیب ہے۔

۞عجز وانکسار انسان کی پختگی اور صاحب فضیلت ہونے کی نشانی ہے، اور تکبر سے اپنی بڑائی کی بڑ مارنا اس کے کم وقعت اور ناقص ہونے کی۔

۞انسان کی خود پسندی اور تکبر اس کی عقل کی کمی اور روح کی ناپختگی کی علامت ہے۔

۞کھول دے' اپنا سینہ ہر انسان کے لئے جتنا کھول سکتا ہے کھول دے۔ اتنا کھول دے کہ سمندروں کی طرح ہو جائے۔ ایمان سے پورا پورا کام لے اور انسانوں کے ساتھ محبت کر۔ کوئی پریشان دل ایسا نہ رہ جائے جس کے بارے میں تجھے تشویش نہ ہو اور جس کی طرف تو نے ہاتھ نہ بڑھایا ہو۔

۞کوئی حیوان مرجاتا ہے توہم اسے بھول جاتے ہیں اس کی قبر بھی غائب ہوجاتی ہے مگر انسان کے ساتھ ایسانہیں ہوتا۔

وہ قومیں جو اپنے آباؤاجداد کی یاد، ان کے مزاروں حفاظت نہیں کرتیں' نہ جانے انہیں اس بات کا احساس ہوتا ہے یانہیں کہ وہ حیوانوں کی سطح تک گرگئی ہیں۔ دراصل مردوں کی حرمت ایک امانت ہے جو مستقبل کے نام پر دور حاضر کے زندہ لوگوں کے نام کی گئی ہے۔

۞ایک وسیع و عریض جنگل جسے پیدا ہونے یا لگانے کے لیے دنیا بھر کا وقت درکار ہوتا ہے اسے ماچس کی ایک تیلی ایک لمحے میں جلاکر خاک کرسکتی ہے۔

۞ جھوٹ اور دکھاوا واویلا کرتے ہیں جبکہ حقیقت کا کام خاموشی ہے۔

۞ جھوٹ خوشامدی ہوتا ہے' حقیقت سنجیدہ اور مستغنی ہوتی ہے۔ جھوٹ باتونی اور تیز زبان کا ہوتا ہے۔ حقیقت باوقار اور محتشم ہوتی ہے۔

۞ پڑھنا، مطالعے میں مشغول رہنا اور معرفت کا متلاشی ہونا روح کی اہم ترین غذاؤں میں سے ہیں۔ کسی شخص کا ان سے محروم ہونا ایک سنجیدہ محرومیت ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

۞ جواہرات کی قدر جوہری جانتے ہیں' صاحب علم انسان کی قدر عالم' اور انسان کی قدر وہ کامل لوگ جانتے ہیں جو خود انسانیت کی بلندی تک پہنچ چکے ہوں۔ جواہرات پیتل فروشوں کی مارکیٹ میں عجیب لگتے ہیں۔عالم جاہلوں کے درمیان۔ اور انسان' حیوانی روحوں کے درمیان۔

۞دوست چاہتے ہو تواللہ عزوجل ہی کافی ہے ساتھی چاہتے ہو توقرآن۔

۞ بے شمار صاف ستھری' سورج کی دھوپ سے روشن' گھاس اور پھولوں سے لدی سڑکیں ایسی ہیں جو چلتے چلتے جان لیوا صحراؤں سے جاملتی ہیں اور بے شمار ایسی خاردار پگڈنڈیاں بھی ہیں جو کھڑی چٹانوں کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی پل صراط کے جنت والے کنارے سے جاملتی ہیں۔

۞ ان پڑھ کو علم اور حقیقت کے بارے میں سمجھانا؛ پاگلوں کے ساتھ مغز کھپانے کی طرح مشکل ہوتا

ہے مگر غلامانِ ارشاد کو چاہیے کہ یہ فرض بخوشی سرانجام دیا کریں۔

۞ ہر سیلاب ان ننھے ننھے قطروں سے معرضِ وجود میں آتا ہے جنہیں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی اور جو بالآخر ایک ایسی سطح پر پہنچ جاتے ہیں جہاں ان سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ معاشروں کی بنیادیں بھی ہر لمحے اس قسم کے سیلابوں کے لئے کھلی رہتی ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یہ سیلاب ان لوگوں کو بھی اپنے ساتھ بہا کر لے جاتے ہیں جو ان بنیادوں کے سامنے مقیم ہونے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

۞ پاگل خانے میں سب سے قابلِ رحم وہ شخص ہے جو صاحبِ عقل ہو۔

۞ تمام لوگ پاگل تو ہیں مگر ان میں پاگل پن کی شدت کا فرق ہے۔

۞ صرف پیسے کا نہ ہونا ہی غربت نہیں ہوتی بلکہ علم' سوچ اور ہنر کی عدم موجودگی بھی غربت ہی کہ جدا جدا رنگ ہیں۔ اس اعتبار سے بے علم، بے ہنر، اور سوچ سے محروم امیر لوگ بھی ایک طرح کے فقیر ہی سمجھے جاتے ہیں۔

۞ عوام کی مخالفت غلطی ہے۔ لیکن یہ مقولہ اسی وقت لاگو ہوتا ہے جب عوام واقعی عوام ہوں۔ اگر حالت اس کے برعکس ہو تو عوام سے موافقت کا اظہار کرنا غلطی ہے۔ ایک بیمار کے بارے میں انجینیروں کی رائے سے مخالفت غلطی تصور نہیں کی جائے گی۔ اسی طرح تعمیراتی حساب کتاب میں ڈاکٹروں کی رائے نہ لینا بھی غلطی شمار نہیں ہوگی۔

۞ عاشق ایک فوارے کی طرح ہے جو ہمیشہ اپنے ہی اندر سے پھوٹتا رہتا ہے۔

۞ جس طرح سونے اور چاندی کی پہچان صرف زرگر کو ہوتی ہے اسی طرح الفاظ کے جواہرات کو بھی الفاظ کے جوہری ہی سمجھتے ہیں۔ حیوان زمین پر گرے پھول کو منہ میں لے کر چبانا شروع کر دیتے ہیں یا پھر پھول کی قدر نہ جانتے ہوئے اسے پاؤں تلے روند کر آگے نکل جاتے ہیں لیکن انسان اس پھول کو سونگھ کر اپنے سینے پر ٹکا لیتے ہیں۔

۞ کرۂ ارض پر اگر کوئی جہالت، کفر اور وحشی پن کی نہ پسندیدہ ہستی گزری ہے تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم ہی تھے۔

خواں کچھ بھی ہو' حقیقت کے متلاشی اور علم و عرفان کے پیاسے دل' تلاش کرتے کرتے جلد یا بدیر انہیں پالیں گے اور پھر کبھی ان کے نقش قدم سے الگ نہیں ہوں گے۔

۞ محفل میں کہی جانے والی ہر بات کی قدر کرو یہاں تک کہ جن افکار سے آپ اتفاق نہیں کرتے ان کو بھی فورا رد مت کرو۔ یہ سوچو کہ ممکن ہے وہ افکار کسی اور مناسبت سے کہے گئے ہوں۔ لہذا آخر تک صبر کر کے سنتے رہو۔

۞ تجربہ عقل کا استاد اور سوچ کا رہبر ہے۔

۞ اپنے آپ کو "میں نہیں جانتا" کہنے کی عادت ڈالو۔ تاکہ تمہیں کبھی بھی "میں نہیں جانتا" کہنے کی شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

۞ اس دور میں بے حیائی اور نااتفاقی اپنے عروج پر ہے۔

۞ بزرگوں کا نام بڑے ہی احترام سے لینا چاہیے۔

۞ مساجد کی صفائی کرنا خوش نصیبوں کا کام ہے۔BB1C

۞ لمبی چھلانگ لگانے کے لئے چند قدم پیچھے ہٹنا پڑتا ہے۔

۞ بچوں سے دو باتیں ضرور سیکھنی چاہیے:

ا: بچہ ہارنے سے کبھی نہیں ڈرتا۔

۲: بچہ ہمیشہ آگے بڑھ کر رکھ رسک لیتا ہے۔

۞ اگر بچہ بہت زیادہ ذہین بھی ہو تب بھی والدین کو چاہیے کہ اس کی ذہانت کی تعریف نہ کریں ہمیشہ اس کی محنت کی تعریف کریں۔ کبھی بھی بچے کو یہ احساس نہ دلائیں کہ تمہارے اندر بڑی ذہانت ہے ہمیشہ یہی کہیں کہ بیٹا تم محنت کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

۞ سو گھنٹے تک سوچنا ایک طرف، عملی طور پر ایک قدم اٹھانا ایک طرف۔

۞ دنیا میں کوئی بندہ ایسا نہیں ہوگا جو کسی سے محبت کرے اور اس کا دل ترو تازہ نہ ہو جائے۔

۞ دینی کام عزت و ذلت کے خیالات اور تعریف و تنقید کے تصورات سے بالاتر ہوکر کرنے چاہییے۔

۞ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ:

میری دانست میں اس سے افضل کوئی عبادت نہیں کہ علم کی اشاعت کروں۔

۞ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مجھے معلوم ہوا ہے کہ قیامت کے دن علماء سے اشاعت علم کے بارے میں اس طرح سوال ہوگا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام سے تبلیغ رسالت کے بارے میں۔

۞ غربت و افلاس انسانی عظمت کا امتحان ہے۔

۞ میں نے عقل سے سوال کیا کہ یہ تو بتا کہ ایمان کیا ہے عقل نے میرے دل کے کانوں میں کہا ایمان ادب کا نام ہے۔

۞ راحتِ جسم کے ساتھ علم حاصل نہیں ہوتا۔

۞ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

مجھ پر چالیس سال اس حال میں گزرے ہیں کہ سوتے جاگتے کتاب میرے سینے پر رہتی تھی۔

۞ حافظے کو مضبوط کرنے کی دوا مطالعہ ہے۔

۞ انسان سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک اللہ رب العزت کی نعمتوں میں ڈوبا ہوا ہے۔

۞ بدن کا صحیح و سالم ہونا، ملک میں امن و سلامتی کا ہونا روٹی اور کپڑے کا میسر ہونا ہونا یہ سب اللہ تعالی کی نعمتوں کے خزانے ہیں جو اس نے تمہیں عطا کئے ہیں۔

۞ وقت انسان کی عظیم دولت ہے۔ ہمیں اپنے پاس موجود وقت سے فائدہ اٹھانا چاہییے نہ کہ اسے ماضی کی یاد اور اس کے غم میں برباد کر دینا چاہییے۔

۞ نہ غم ماضی کو لوٹا سکتا ہے نہ رنج اس کی اصلاح کر سکتا ہے۔ نہ ہی افسوس اسے درست کر سکتا ہے۔ نہ ہی ملال اسے زندہ کر سکتا ہے۔

۞ ماضی کا معاملہ ختم ہو گیا اور جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔

۞ اصل میں ہمارا مسئلہ اور ایک بڑی مصیبت یہ ہے کہ ہم اپنے حاضر سے عاجز اور غافل ہو کر اپنے ماضی میں مشغول ہو گئے ہیں۔

۞ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم ہر ایک کے نزدیک مقبول ہو جاؤ، ہر ایک کو محبوب ہو جاؤ اور ہر عیب سے پاک ہو جاؤ، تو یقیناً تم نے ایک محال چیز کو چاہا اور دور کی امید باندھی جو کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔

۞ اگر تم کسی بے وقوف کو قلم ہدیہ کرو اور وہ اس سے تمہاری ہجو لکھنے لگے تو تم غمزدہ مت ہو یا تم کسی ستم گر ظالم کو لاٹھی دو تا کہ وہ اس سے ٹیک لگا سکے اور اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑ سکے پر وہ اس لاٹھی سے تمہارا سر کھول دے تو کوئی فکر کی بات نہیں یہی تو اس مخلوق کی اصلیت ہے کہ یہ اپنے خالق جل جلالہ کے ساتھ انکار اور اس کی ناشکری کے کفن میں لپٹے ہوئے ہے تو سوچ لو کہ یہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا برتاؤ رکھے گی۔ میں نے اسے ایک عرصہ تک لگاتار تیر اندازی سکھائی سو جاؤ وہ خوب ماہر ہو گیا تو اس نے مجھ پر ہی وار کر دیا۔

۞ جو لوگ اپنے اخلاق کو سنوارتے ہیں اور اپنے دلوں کو صاف رکھتے ہیں اور لوگوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتے ہیں وہ اپنے سینوں میں اطمینان اور سکون پاتے ہیں۔

۞ جب تم غمگین ہو یا بے چین ہو تو کسی کے ساتھ اچھائی کرو اور کسی کو عطیہ دو تو پھر دیکھو کہ تم سکون و راحت پاؤ گے۔

کسی محروم کو عطیہ دو، مظلوم کی مدد کرو، آفت رسیدہ کی آفت دور کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو تم ایسی سعادت حاصل کر لو گے جو تمہیں ہر طرف سے گھیر لے گی۔

۞ تم اپنی زندگی میں جس دن فراغت پاؤ تو اس دن تم رنج و الم اور غم کے لئے تیار ہو جاؤ اس لئے کہ یہ

فراغت تمہاری زندگی کے ماضی، حال اور مستقبل کے سارے دفاتر کھول کر رکھ دے گی اور تم سخت مشقت میں پڑ جاؤ گے۔

۞ جب تم فارغ ہو اور کوئی کام نہ ہو تو اٹھو اور نماز پڑھو یا تلاوت کرو یا ذکر کرو یا مطالعہ کرو یا کچھ کتابت کر لو یا اپنی کتابوں کو ترتیب دے لو یا اپنا گھر صاف کر لو یا پھر کسی کو نفع پہنچانے کی کوشش کرو، الغرض حتی لامکان خود کو مصروف رکھو۔

۞ فراغت کو عمل کی چھری سے ذبح کر دو اگر تم نے ایسا کیا تو دنیا کے اطباء و دانشور تمہاری پچاس فیصد کامیابی کی ضمانت لے لیں گے۔

۞ انسان پر جب بھی کوئی مشکل آتی ہے تو اسے اس سے گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے "بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے"

۞ عقلمند' ہوشیار انسان خسارے کو نفع میں تبدیل کر دیتا ہے اور بے وقوف جاھل انسان ایک مصیبت کو دو مصیبتوں میں بدل دیتا ہے۔

۞ بے شک انسان اکیلا حوادثات سے نہیں لڑ سکتا اور نہ ہی مذمتوں کا سامنا کر سکتا ہے اور نہ ہی مصائب کو ہٹا سکتا ہے اس لئے کہ وہ ایک ضعیف، کمزور، عاجز مخلوق ہے لیکن جب وہ اپنے رب پر توکل کرتا ہے اور اپنے مولا پر اعتماد رکھتا ہے اور معاملہ اسی کے سپرد کر دیتا ہے تو ثابت قدم رہتا ہے اور گھبراتا نہیں ہے ورنہ جب مصائب اور آفات اسے گھیر لیں تو یہ کمزور بندہ، حقیر فقیر شخص کیا کر سکتا ہے۔

۞ پاؤں بے شک پھسلیں مگر زبان نہ پھسلے۔

۞ کمزور موقعوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ باہمت انسان خود مواقع پیدا کرتے ہیں۔

۞ پست ارادے کامیابی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

۞ تمہارے پاس اگر تمہاری پسندیدہ چیز نہیں ہے تو موجود چیزوں کو ہی پسند کر لو۔

۞ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں ہے۔

۞ چھوٹی آنکھ میں چھوٹی سی چیز بھی بڑی دکھتی ہے اور بڑی آنکھ میں بڑی چیز بھی چھوٹی نظر آتی ہے۔

۞ مثال دینا آسان ہے مثال بننا دشوار ہے۔

۞ اگر آپ اسٹیشن دیر سے پہنچے ہوں تو آپ ٹرین سے یہ شکایت نہیں کر سکتے کہ وہ آپ کو لئے بغیر کیوں آگے چلی گئی۔

۞ غیر ضروری تنقید وہ تلوار ہے جو سب سے پہلے خوبصورت تعلقات کا سر قلم کرتی ہے۔

۞ علم آپ کو سکھاتا ہے کہ کیا کہنا ہے اور حکمت آپ کو سکھاتی ہے کہ کب اور کہاں کہنا ہے۔

۞ اگر تم اس گھر و دنیا سے تنگ آجاؤ یا محتاج ہو جاؤ یا غمگین ہو جاؤ یا تمہارا حق کوئی غصب کر لے یا تم پر ظلم کرے تو تم اپنے نفس کو اس جنت کی یاد دلاؤ جس میں تمام نعمتیں راحت اور سرور اور دائمی امن ہو گا۔

۞ کتنا ہی تھکا ماندہ اور ناکام انسان ہے وہ جس نے اپنی خواہشات کی اتباع کی اور اس کے آگے سرنگوں ہو گیا۔

۞ کامیابی ایک دن میں نہیں ملے گی مگر یقین رکھو ایک دن ضرور ملے گی۔

۞ خونی رشتوں میں جب دوریاں بڑھ جاتی ہیں تو اپنوں کی خبریں غیروں کی زبانی سننے کو ملتی ہیں۔

۞ بہت سے رشتے ختم ہونے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ ایک صحیح بول نہیں پاتا، دوسرا صحیح سمجھ نہیں پاتا۔

۞ کسی کو دھوکا دے کر یہ نہ سمجھو کہ وہ کتنا بیوقوف تھا بلکہ یہ سوچو کہ اس کو تم پر کتنا یقین تھا۔

۞ اگر تم راستہ جاننے والے ہو تو جو گمراہ ہے وہ تمہاری ذمہ داری بن گیا ہے۔

۞ جوٹھا آدمی اگر سچ بھی بولے تو وہ سچ بے اثر ہو جائے گا۔

۞ جو تمہیں اچھا لگتا ہے اس کو بھی تم ضرور اچھے لگتے ہو۔

۞ بدگمانی بدترین گناہ ہے لیکن لوگوں کی غالب اکثریت نہ اسے گناہ سمجھتی ہے اور نہ اس سے توبہ کرتی ہے۔

۞ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تمام امت کو اس سے زیادہ پہچانتے ہیں جیسا آدمی اپنے پاس بیٹھنے والوں کو اور فقط پہچانتے ہی نہیں بلکہ ان کے ایک ایک عمل ایک ایک حرکت کو دیکھ رہے ہیں، دلوں میں جو خطرہ (خیال) گزرتا ہے اس سے آگاہ ہیں۔

۞مسکرانا سنت ہے۔ مسکرانے والوں کے لوگ قریب آتے ہیں۔ ہر وقت رونی صورت بنائے رکھنے والوں سے لوگ دور بھاگ جاتے ہیں۔

۞جس نے کسی بدمذہب سے محبت کی اللہ پاک اس کا عمل ضائع فرمادے گا اور اس کے دل سے ایمان کا نور نکال دے گا۔

۞ اپنے دشمن سے اچھا سلوک کرنا یا یا ناپسند شخص پر مال خرچ کرنا اور جو دل کو نہ بھائے اس سے اچھی وابستگی رکھنا جوانمردی ہے۔

۞توبہ منظور ہو جائے تو وہ گناہ دوبارہ سرزد نہیں ہوتا۔

۞اگر اپنا گھر اپنے سکون کا باعث نہ ہو تو توبہ کا وقت ہے۔

۞تقرب الٰہی کے راستوں پر چراغاں کرنے والے موتی انسان کے آنسو ہیں۔

۞جس کی رات اشکوں سے منور ہے اس کا نصیب درخشندہ ہے۔

۞چشم گوہر بار عنایت پروردگار ہے۔

۞جو فریاد لب اظہار تک نہ آسکے وہ اشکوں میں بیان ہوتی ہے۔

۞آنسوؤں سے زمانے بدلتے ہیں مقدر بدلتے ہیں، نوشتے بدلتے ہیں حوادث کے طوفانوں کے رخ پھر جاتے ہیں، گردش ایام کے طور بدل جاتے ہیں۔

۞عشق کے مسافروں کا زادراہ آنسو ہیں۔

۞ محبت انسان کو ماسوائے محبوب سے اندھا کر دیتی ہے.

۞اللہ کے احسانات میں سے سب سے بڑا احسان محبت ہے۔

۞ خدا جب کسی پر بہت مہربان ہو تو اسے اپنے بہت پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت عطا کر دیتا ہے۔

۞ انسانوں میں خدمت کے بغیر سربلندی کی تمنا ظلم ہے۔

۞ جھوٹے معاشرے میں شہرت حاصل کرنے والا سچے معاشرے میں بدنام گنا جائے گا۔

۞ فراق کے زمانے شخصیت ساز زمانے ہوتے ہیں۔

۞ آرزوؤں کی کثرت نے انسان کو دکھی کر رکھا ہے۔

۞ بامقصد اور بامعنی زندگی موت کے ڈر سے بے نیاز ہوتی ہے۔

۞ ڈر ایک سائے کی طرح انسان کے ساتھ کسی نہ کسی شکل میں موجود رہتا ہے۔

۞ اس فانی اور مختصر زندگی میں لوگوں نے خوف سے آزاد رہ کر کارنامے سرانجام دیئے، عظیم تخلیقات ہوئیں، تہذیبیں پیدا ہوئیں، عجائبات بنائے گئے، تمدن پیدا ہوئے اور پرانے کھنڈرات کے دامن میں نئی عمارتیں بنائی گئیں۔

۞ ایک بادشاہ نے ایک سپاہی کو سو روٹیاں عطا کیں بادشاہ کے اس عمل پر لشکری بہت چیں بجبیں ہوئے لیکن بادشاہ نے اپنے دل میں سوچا کہ وقت آئے گا کہ میری اس عنایت کا ثمرہ ظاہر ہو گا اور میں اس حیثیت میں ہوں گا کہ تمہیں اپنی داد و دہش پر مطمئن کر سکوں چنانچہ ایک مرتبہ جنگ کے موقع پر سارے لشکری بھاگ گئے اور وہ سپاہی جس کو بادشاہ نے سو روٹیاں دی تھیں، تنہا لڑتا رہا۔ تب بادشاہ نے بتایا کہ تم لوگوں نے دیکھ لیا کہ میری نوازش کی وجہ کیا تھی۔

۞ پیدا کرنے والے کی منشا کے خلاف جو زندگی ہو گی، خوف زدہ ہو گی۔

۞ خالق سے دوری جس شکل میں بھی ہو ڈر پیدا کرے گی اور خالق کا قرب جس حالت میں بھی ہو خوف سے نجات دے گا۔

۞ یہ درد ہی ہے جو ہر کام میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ جب تک انسان کے اندر لگن یا جذبہ پیدا نہیں

ہوتا وہ کسی کام کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

۞معمولی باتیں بڑے غیر معمولی نتائج برآمد کرتی ہیں۔

۞اگر چھوٹی بات کو چھوٹا نہ سمجھا جائے تو کوئی بڑی بات بڑی نہ رہ جائے۔

۞ناز و عتاب اپنوں پر ہی ہوتا ہے۔ غیروں پر غصہ نہیں کیا جاتا۔

۞بعض انسانوں کی حالت یہ ہے کہ انکی سیرابی کے لئے دریا بھی کافی نہیں ہوتے جبکہ بعض کے لئے چند قطرے ہی کافی ہوتے ہیں۔ زیادتی ان کے حق میں مضر ہوتی ہے۔

۞اندرونی کمزوری کو ہمیشہ بیرونی خطرات درپیش ہوتے ہیں۔

۞دوست کمزور ہو جائیں تو دشمن خود بخود طاقتور ہو جاتا ہے۔

۞اندرونی انتشار بیرونی یلغار کی راہ ہموار کرتا ہے۔

۞جس بستی سے حق والا محروم ہو کر نکلے وہ بستی ویران ہو جاتی ہے۔

۞جب قائدین کی بہتات ہو جائے تو سمجھ لیں قیادت کا فقدان پیدا ہو گیا۔

۞جب تم کہیں جانے کا ارادہ کرتے ہو تو پہلے تمہارا دل وہاں جاتا ہے وہاں کے حالات کا جائزہ لیتا ہے، سب کچھ دیکھ بھال کر وہاں سے واپس آجاتا ہے۔ اس کے بعد جسم کو اس طرف کھینچتا ہے۔

۞بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے دل جذبات سے پُر ہیں لیکن اظہار مدعا کے لئے ان کو الفاظ نہیں ملتے۔

جس طرح بچہ دودھ کا متوالا ہوتا ہے۔ اس سے غذا حاصل کرتا ہے۔ تقویت پاتا ہے۔ اس کے باوجود وہ دودھ کی خوبیاں اور اس کی تشریح کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس کی ساخت یا فوائد کو شرح و بیان میں نہیں لا سکتا کہ بتا سکے کہ دودھ پی کر کیا فوائد حاصل کرتا ہوں اور اس کے نہ پینے سے مجھے کیا تکلیف و کمزوری ہوتی ہے۔ وہ ان کیفیات کا اظہار کرنے سے قاصر رہتا ہے باوجودیکہ وہ دودھ کا دل و جان سے عشق ہے۔

۞پریشانی حالات سے نہیں خیالات سے پیدا ہوتی ہے۔

۞مریض ہونا غریب ہونے کی ابتدا ہے۔

۞خاموش انسان خاموش پانی کی طرح گہرے ہوتے ہیں۔

۞خاموشی دانا کا زیور اور احمق کا بھرم ہوتی ہے۔

۞تعریف سننے کی تمنا انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔

۞تعریف کی تمنا انسان کو بڑے کرب میں مبتلا کر دیتی ہے۔

۞صرف اپنا فائدہ سوچنے والا انسان' دوسروں کو صرف استعمال کرنا چاہتا ہے۔

۞جو چیز چلنے سے حاصل نہیں ہوتی وہ ٹہرنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔BBC2

۞اللہ کی دوستی اس شخص کے دل میں نہیں آتی جس کو خلق پر شفقت نہیں۔

۞مخلوق کی اذیت پر صبر کرنا منجملہ علامات ولایت سے ہے۔

۞دین کو شیطان سے اتنا اندیشہ و خطرہ نہیں جتنا دنیا پرست عالم اور بے علم زاہد سے ہے۔

۞بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ زمین پر چلتے ہیں لیکن وہ مردہ ہے اور بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ وہ زمین کے اندر سوتے ہیں مگر وہ زندہ ہیں۔

۞حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میں نے پایا دو چیزوں کو دو چیزوں میں:
عافیت تنہائی میں اور سلامتی خاموشی میں۔
۞اس شخص کے ساتھ ہرگز صحبت نہ رکھو جس کے سامنے تم خدا کا ذکر کرو اور وہ کچھ اور کہے۔
۞غم و اندوہ کی طلب کر یہاں تک کہ تیری آنکھ سے آنسو نکل پڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ رونے والوں کو دوست رکھتا ہے۔
۞وہ خدا کے بہت قریب ہے جو خوش خلق اور دوسروں کا بوجھ اٹھانے والا ہے۔
۞بعض بزرگوں سے پوچھا گیا، تصوف کیا ہے؟ فرمایا: آرام کا دروازہ اپنے اوپر بند کر لینا۔
۞اگر تجھ پر کوئی مصیبت آجائے تو فوراً اپنی عاجزی کا اقرار کرنا اور فریاد کرنا کہ میں اس مصیبت کو برداشت نہیں کر سکتا۔
۞اگر کوئی تجھ پر احسان کرے تو اول خدا کا شکر ادا کرنا پھر محسن کا۔
۞اگر تجھ کو کسی بداخلاق سے واسطہ پڑے تو اس کی بد خلقی کو اپنی خوش خلقی میں تبدیل کر لینا۔
۞اگر ساری عمر میں تجھ سے ایک کلمہ خیر بھی حق کے لیے نکل جائے تو پھر کوئی خوف نہیں۔
۞ایک عالم کی طاقت ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہوتی ہے۔
۞محبت یہ ہے کہ اپنی اکثر کو قلیل جانے اور دوست کی قلت کو کثرت سمجھے۔
۞وہ زمانہ جس میں علماء دنیا پر فریفتہ ہوں غربت اسلام کا زمانہ ہے۔
۞جس کو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اس پر ظالم مسلط کرتا ہے جو اس کو رنج دیتا ہے۔
۞اگر آپ تیس برس میں طاقتور، چالیس برس میں عقلمند نہیں بنے تو آپ کبھی طاقتور اور عقلمند بننے کی امید نہ کریں۔
۞انسان کو چار چیزیں بلند کرتی ہیں: علم، حلم، کرم اور خوش کلامی۔

❁ جو اپنی زبان پر قابو نہیں رکھتا وہ پشیمان ہوتا ہے۔

❁ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے انس رکھتا ہے اسے خلق سے وحشت ہو جاتی ہے۔

❁ جو شخص ہر کس و ناکس کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے وہ سلامت نہیں رہتا۔

❁ نیک باتیں تحریر میں لاؤ اور انہیں اپنے بھائیوں میں تقسیم کر دو۔

❁ ہر شریف آدمی کو چار چیزوں سے بالکل عار نہیں ہونی چاہیے:

- اپنے والد کی تعظیم کیلئے کھڑے ہونا۔
- اپنے مہمان کی خدمت کرنا
- اپنے چوپائے کی دیکھ بھال کرنا خواہ اس کے سو غلام (نوکر) ہی کیوں نہ ہوں۔
- اپنے استاد کی خدمت کرنا۔

❁ بد بخت وہ شخص ہے جو خود تو مر جائے لیکن اس کا گناہ نہ مرے یعنی کسی برے کام یا بری رسم کی بنیاد رکھ جائے مثلاً سینیما، کلب، برا کھیل اور فحش کتب وغیرہ کی اشاعت۔

❁ جو علم خدا تک پہنچائے اس کے حاصل کرنے میں ہمت نہایت بلند رکھو، ضرورت ہو تو اس کی تلاش کے لیے سارے جہاں کی سیاحت اختیار کرو۔

❁ مزدور اور نوکر کو بھی اپنی طرح آدمی سمجھو اور گرمی کی شدت کے وقت انہیں ان کی مزدوری اور اجرت و تنخواہ میں کمی کئے بغیر ان سے محنت و مشقت کو معاف رکھو۔

❁ حالات جیسے بھی ہوں ہمیشہ اللہ کی رحمت سے آس لگائے رکھیں۔

❁ لوگ ریاضتوں، چلہ کشی، اعمال خوانی کی بہت ہوس کرتے ہیں حالانکہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ نماز کے ارکان و آداب کی رعایت کے برابر نہیں۔ نماز فرض و سنت جیسا کہ فرمایا ہے نفس پر بھاری، مشکل ہے خصوصاً پانچ وقت جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنا۔

❁ بہت سے لوگ دیکھے جاتی ہیں کہ ریاضتوں اور ان کی شرائط کی رعایتوں میں شغف رکھتے ہیں مگر نماز

کے آداب میں سستی برتتے ہیں۔ ان لوگوں کی یہ ریاضتیں سب ریا اور خود نمائی کے لیے ہیں۔

۞ طمع کے ہاتھوں کو قناعت کی آستین میں لپیٹیں اور دنیا سے بقدر ضرورت پر ہی اکتفا کریں۔

۞ بغیر توشہ کے قبر میں داخل ہونے والا ایسا ہے جیسے بغیر کشتی کے دریا میں سفر کرنے والا۔

۞ دنیا کی عزت مال سے ہے لیکن آخرت کی عزت اعمال صالحہ سے ہے۔

۞ دنیا کا غم دل کو تاریک بناتا ہے اور آخرت کی فکر قلب و روح میں نورانیت پیدا کرتی ہے۔

۞ جو علم دین کی طلب کرتا ہے جنت اس کی طلب کرتی ہے اور جو گناہ کی طلب میں پھرتا ہے دوزخ اس کی طالب رہتی ہے۔

۞ بشارت ہے اس کے لیے جس کی عقل حاکم ہو اور خواہشات محکوم اور خرابی ہے اس کے لیے جس کی خواہشات غالب ہو اور عقل مغلوب۔

۞ اہل علم کہیں غریب الوطن نہیں اور جاہل ہر جگہ غریب الوطن ہے۔

۞ جس طرح جسمانی حرکت زندگی کی علامت ہے یونہی طاعت الٰہی کے لئے حرکت مغفرت کی نشانی ہے۔

جو شخص طاعت الٰہی کے سبب خدا کے قریب ہو گا لوگوں میں اجنبی سا رہے گا۔

۞ تمام گناہوں کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور تمام فتنوں اور بلاؤں کی جڑ عشر اور زکوۃ سے ہاتھ روک لینا ہے۔

۞ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے والا تعریف کا مستحق ہوتا ہے۔

۞ **حضرت سیدنا امام حلوانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ:**

میں نے علم کے خزانوں کو تعظیم و تکریم کے ذریعہ حاصل کیا وہ اس طرح کہ میں نے کبھی بغیر وضو کاغذ کو ہاتھ نہیں لگایا۔

۞ **حضرت کعب الاحبار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:**

اگر تم جان لو کہ دو رکعت نفل نماز کا ثواب کتنا ہے تو اسے مضبوط پہاڑ سے بھی بڑا سمجھو اور فرض نماز کا اجر

تم جتنا بیان کرسکتے ہو اللہ عزوجل کے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

۞امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر عبادت کی بنیاد علم پر ہے۔

۞علماء، سادات کو یہ ناجائز و ممنوع ہے کہ آپ اپنے لئے (یعنی خود اپنے لئے) سب سے امتیاز چاہیں اور اپنے نفس کو اور مسلمانوں سے بڑا جانیں کہ یہ تکبر ہے اور تکبر ملک جبار جلت عظمتہ کے سوا کسی کو لائق نہیں (فتاوی رضویہ جلد 22 صفحہ 714)

۞علماء و سادات کو رب العزت نے اعزاز و امتیاز بخشا تو ان کا عام مسلمانوں سے زیادہ اکرام امر شرع کا امتثال یعنی عزت کرنا، حکم شریعت پر عمل کرنا اور صاحب حق کو اس کے حق کے ایفا کرنا (حقدار کو اس کا حق پہنچانا ہے) (فتاویٰ رضویہ)

۞امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

علم وہ نہیں جو یاد کیا گیا بلکہ علم وہ ہے جو نفع دے۔

۞سیدنا بشر بن حارث رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر تم علم کی دولت حاصل کرنا چاہتے ہو تو گناہ چھوڑ دو۔

۞دینی تعلیم حاصل کرنے والے کا مستقبل (یعنی قبر و آخرت) روشن ہے۔

۞سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

اپنی عورتوں کو "نہ" سننے کا عادی بناؤ کیونکہ "ہاں" (یعنی ان کی ہر بات ماننا) انہیں بے باک بنا دیتا ہے۔

۞نصیحت کی مثال گیلی مٹی کی ہے جسے دیوار پر لگایا جاتا ہے اگر اس پر چپک جائے تو نفع دیتی ہے اور اگر گر جائے تو بھی اپنا اثر چھوڑ جاتی ہے۔

۞لوگوں کا تمہارے بارے میں خوف خدا سے ڈرنے یا رات میں عبادت کرنے کا گمان ہو تو ان کے حسن ظن پر پورے اترو۔ ایسے مت بننا کے لوگ تمہیں نیک سمجھیں اور تمہارا معاملہ اس کے برعکس ہو

کہ یہ نقصان و نفاق ہے۔

۞اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

سلف صالح (پرانے دور کے نیک لوگوں) کی حالت جنازہ میں یہ ہوتی کہ ناواقف کو نہ معلوم ہوتا کہ ان میں اہل میت (یعنی میت کا گھر والا) کون ہے اور باقی ہمراہ کون۔ سب ایک سے بڑھ کر مغموم و محزون (غمزدہ) نظر آتے اور اب حال یہ ہے کہ لوگ جنازہ میں دنیاوی باتوں میں مشغول ہوتے، موت سے انہیں کوئی عبرت نہیں ہوتی، ان کے دل اس سے غافل ہیں کہ میت پر کیا گزری۔

۞اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بے نمازی ایسا مسلمان ہے جیسے تصویر کا گھوڑا ہے کہ شکل گھوڑے کی اور کام کچھ نہیں۔

۞بزرگی کا تعلق علم و عقل سے ہوتا ہے، جوانی اور بڑھاپے سے نہیں۔

۞اللہ عزوجل کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جو بھلائی کی چابیاں اور برائی کے تالے ہوتے ہیں اور اللہ عزوجل کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جو نیکی کے تالے اور برائی کی چابیاں ہوتے ہیں۔

۞حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں:

شیطان کو اولاد آدم میں زیادہ سونے اور زیادہ کھانے والا سب سے زیادہ پسند ہے۔

۞حضرت سیدنا محمد بن علی باقر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ عزوجل کی قسم ایک عالم کی موت شیطان لعین کو ستر عابدوں کی موت سے زیادہ پسند ہے۔

۞حضرت سیدنا ابو حازم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بے شک آخرت کا ساز و سامان (دنیاوی زندگی میں) بہت سستا ہے لہذا اس سستے زمانے میں اسے زیادہ سے زیادہ اکٹھا کر لو کیونکہ جب اس کے خرچ کرنے کا دن آئے گا تو پھر یہ تھوڑا حاصل ہو سکے گا نہ زیادہ۔

۞علم کی میراث سونے چاندی کی میراث سے بہتر ہے اور نیک سیرت ہونا موتیوں سے بہتر ہے۔
۞ابن آدم کی ہر بات لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ بیماری میں کراہنا بھی۔
۞ اعلی حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جھوٹی باتیں کہہ کر حق کو ناحق یا نہ حق کو حق بتانا یہودیوں کی خصلت (عادت) ہے۔
۞ اعلی حضرت رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کو نفع رسانی (یعنی فائدہ پہنچانے) سے اللہ عزوجل کی رضا ور حمت ملتی ہے اور اس کی رحمت دونوں جہانوں کا کام بنادیتی ہے۔
۞اعلی حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: برکت والوں کی طرف جو چیز نسبت کی جاتی ہے اس میں برکت آجاتی ہے۔
۞اپنے بچوں کے سامنے اس نیت سے اللہ اللہ کریں تاکہ وہ بھی اللہ اللہ کرنے والے بن جائیں۔
۞نماز میں لباس عمدہ سے عمدہ ترین ہونا چاہیے۔
۞سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: جو اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل کرے تو اللہ پاک اسے ان باتوں کا علم عطا فرمائے گا جن سے وہ ناواقف ہے۔
۞ عالم دین سے ناراض ہونے والا اس شخص کی طرح ہے جو جامع مسجد کے ستونوں سے ناراض ہوتا ہے۔
۞علم کا پہلا دروازہ خاموشی، دوسرا دروازہ توجہ سے سننا تیسرا اس پر عمل کرنا جب کہ چوتھا علم کو عام کرنا اور سکھانا ہے۔
۞اعلی حضرت علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں: عورت کہ اپنے شوہر کے سنگھار کے واسطے آئینہ دیکھے ثواب عظیم کی مستحق ہے۔
۞یقین اللہ تعالی کے خزانوں میں سب سے بڑا خزانہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالی کی ذات پر یقین کامل سے بڑی سے بڑی مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ دعاؤں پر یقین کامل ہونا چاہیے پورے وثوق اور یقین سے دعا

کرنی چاہیے۔

۞ جو بندہ بے ضرر ہو جاتا ہے یعنی اپنی ذات سے کسی کو نقصان یا تکلیف نہیں پہنچنے دیتا وہ شاہراہ ولایت پر گامزن ہو جاتا ہے۔

۞ بندہ اپنی آنکھیں اور دماغ کھلا رکھے تو اس دنیا میں سبق ہی سبق ہے۔ عبرت والی نگاہ، سوچنے والے دماغ ہو تو ایک معمولی واقعہ اور فقرہ بھی بندے کو بہت کچھ سیکھا جاتا ہے۔

ایک مداری بندر سے کرتب کر رہا تھا اور اسے کہہ رہا تھا کہ چلو اپنے مالک کو خوش کرو، چلو اپنے مالک کو خوش کرو، بندر نے اپنے مالک کو خوش کرنے کے لئے الٹی قلابازیاں لگانا شروع کر دیں۔ ایک اہل دل نے دیکھا تو بے ہوش ہو گئے، ہوش آیا تو کہا کہ بندر اپنے مالک کو خوش کرنے کے لئے کتنے جتن کر رہا ہے اور میں اپنے مالک کو خوش کرنے کے لیے کیا کرتا ہو!

ایک معمولی سے واقع نے ان کے دل کی دنیا ہی بدل دی۔

۞ وقت اور حالات اگر ہمیشہ آپ کے حق میں رہیں تو آپ زندگی سے کچھ نہیں سیکھ سکتے۔

۞ جدید تحقیق اور مختلف ریسرچز کا خلاصہ یہی ہے کہ مرتے وقت انسان کو سب سے بڑا دکھ یہی ہوتا ہے کہ میں ساری زندگی دوسروں کے لیے جیتا رہا میں نے اپنے لئے کچھ نہیں کیا۔

۞ آپ اپنے اندر چھپے ہوئے ٹیلنٹ کو اس وقت ڈھونڈھ سکیں گے جب آپ اپنے آپ سے محبت کریں گے۔

۞ زخم کو ٹھیک کرنا ہو تو سب سے پہلے زخم کو چھیڑنا بند کیا جاتا ہے۔ ماضی کے غموں کو بات بات میں تازہ کر لینے سے آپ کے ماضی کے زخم کبھی نہیں بھریں گے۔ BBC3

۞ دنیا اپنے عاشقوں کو رسوا اور اللہ کے عاشقوں کی خدمت کرتی ہے۔

۞ حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

ہمارے دادا پیر حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں ایک شخص' جو بہت ہی شکستہ

حال اور تنگ دست تھا، آیا۔ لوگوں نے کہا کہ حضور اس شخص نے دنیا کو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا اس نے تو دنیا کو نہیں چھوڑا البتہ دنیا نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ جب شام کو حضرت حاجی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس شخص نے تنگی رزق کے دور ہونے کے واسطے عمل دریافت کیا تو سب کو معلوم ہو گیا کہ واقعی دنیا نے اس کو چھوڑا ہے۔

فقیر وہ ہے جو دنیا کو خود ترک کرے یعنی آئی ہوئی کو رد کرے (ٹھکرا دے) جب کسی کے پاس دنیا آئی نہیں تو یہ ترک نہیں کہلاتا۔

۞اہل اللہ کی باتیں سننے اور کرنے سے اہل اللہ سے ملاقات ہو جاتی ہے۔

۞اپنے مرشد کے ملفوظات دہراتے رہو تمہارے مرشد کی تم پر نگاہ رہے گی۔

۞عزیزو! جان لو دنیاداروں کی دوستی اللہ تعالیٰ کے راستے کی بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

۞ہر حال میں خدا سے ڈرتے رہو خدا ترسی سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں۔

۞جس شخص نے اللہ کو پہچان لیا اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی ہے۔

۞اپنے معمولات میں استقامت پیدا کرو سستی کرنے سے حلاوت ختم ہو جاتی ہے۔

۞فقراء سے تعلق امراء کے تعلق سے بہتر ہے۔

۞مرشد کے در پر پڑے رہنے سے راہ سلوک طے کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

۞ ننگے سر والے شیطان کے نرغے میں جلدی آجاتے ہیں۔

۞اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دینے سے روحانی مدارج میں ترقی ہوتی ہے۔

۞اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن میں پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

۞قول تب ہی سچا ہوتا ہے جب اعمال اس کی شہادت دیں۔

۞فتح و شکست کا دارومدار کثرت و قلت پر نہیں قوت ایمانی پر ہے۔

۞اسلام میں معیار فضیلت تقویٰ ہے نام و نسب نہیں۔

۞خوش نصیب بننا اور رہنا چاہتے ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو۔

۞ڈرو اس وقت سے جب منکروں کو دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔

۞دعا سے تسکین قلب پیدا ہوتی ہے۔ اذعان ویقین پیدا ہوتا ہے۔

۞قرآن پڑھنا اللہ کا ذکر ہے اس سے شرح صدر ہوتا ہے۔

۞عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

۞مہمانوں کی خدمت کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

۞اللہ کے بندوں کی خدمت میں حاضری دیا کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

۞حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی اتباع جملہ کمالات کا سرچشمہ ہے۔

۞محبوب کی یاد اس کو دیکھنے کے قائم مقام ہے۔ اگر محبوب نظر نہ آئے تو اس کی یاد سے غافل نہ رہو کیونکہ ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے۔

۞نماز تہجد پر استقامت اختیار کرنی چاہیے جو فیض اس سے حاصل ہوتے ہیں وہ کسی دوسری چیز سے حاصل نہیں ہوتے۔

۞حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابر رحمت ہیں جس سے مردہ دل زندہ ہو جاتے ہیں۔

۞اللہ کا ذکر کرنے والوں کی صحبت میں رہنے سے اطمینان ملے گا۔

۞راہ خدا میں جو کچھ دینا ہے وہ اپنی زندگی میں اپنے ہاتھ سے دے دینا چاہیے۔ مرنے کے بعد ہمارے نام پر نہ بیوی دے گی نہ بچے، بلکہ ہماری قبر پر فاتحہ پڑھنے کے لئے بھی آنا مشکل ہوگا۔

۞جس میں غیرت نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔

۞بزرگوں کا ادب کرو اگر وہ ناراض ہو جائیں تو پھر کہیں بھلائی کی امید نہیں، ایک کا مردود سب کا مردود ہے ایک مرغی کسی انڈے کو گندہ کر دے تو نو ہزار مرغیوں کے نیچے اس انڈے کو رکھا جائے تو کبھی اس سے بچہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

۞دل اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے لیے پیدا کیا ہے نہ کہ پریشانیوں کے لیے۔

۞بیش از قسمت اور بیش از وقت کچھ نہیں ملتا۔

۞بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں نہ رہو بلکہ ان کے بیٹھنے کی جگہ پر بھی مت بیٹھو۔

۞جسم برتنے کے لیے دیا گیا ہے نہ کہ پالنے اور موٹا کرنے کے لیے۔

۞شتر بے مہار منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ ڈنڈے اور مار کھائے گا۔ قطار کا اونٹ خواہ کتنا ہی دبلا اور بیمار کیوں نہ ہو ضرور منزل تک پہنچے گا۔

۞سرکار کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا نام مبارک زبان پر آ جانے سے تمام عمر کا کفر و شرک اور تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۞دو کام کرنے ہوں ایک دین کا ایک دنیا کا، تو پہلے دین کا کام کرنا چاہیے خدا تعالیٰ اس کی برکت سے دنیا کا کام بھی پورا کر دے گا۔

۞دعا کے دو پر ہیں اکل حلال صدق مقال۔ جو حلال کما کر کھائے اور سچ بولے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

۞انسان بد عمل ہو تو ہو لیکن خدا کرے بد عقیدہ نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ کوڑھی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے۔ بد عقیدہ لوگ دل کے کوڑھی ہوتے ہیں۔ ان سے بچو بلکہ ان کے بیٹھنے کی جگہ پر بھی مت بیٹھو۔

۞ہمیں دنیا میں رہ کر دنیا سے بے پرواہ رہنا چاہیے۔

۞حاسد کو کبھی عروج نصیب نہیں ہوتا۔

۞دنیا ایک مسافر خانہ ہے یہ کرائے کا گھر ہے۔

۞انسان شکل و صورت سے نہیں علم سے حسین بنتا ہے.

۞فقر بڑی دولت ہے جس قدر ہو سکے یہ دولت پوشیدہ رکھنی چاہیے۔

۞خواں دوست ہو یا دشمن سب سے اخلاق سے پیش آنا چاہیے۔

۞سالک کو چاہیے نظر نیچی رکھ کر چلا کرے۔

خوئے سگاں ہست بہر سو نگاہ
شیر سر افگندہ رود سوئے راہ

کتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر طرف دیکھتے ہیں شیر سر کو جھکا کر راستے میں چلتا ہے۔

۞جس قدر طالب میں شکست وعاجزی زیادہ ہوتی ہے اسی قدر اس پر فیض زیادہ وارد ہوتا ہے۔

۞سب سے بڑا کام یہ ہے کہ شریعت پر استقامت رکھی جائے۔

۞لوگوں کے عیب کو نیکی کی طرف تاویل کرو اور اپنی اچھی باتوں کو عیب کی طرف تاویل کرو۔

۞طالب ذوق وشوق اور کشف وکرامت، طالب خدا نہیں۔

۞پیر ومرشد کی زیارت بڑی نعمت ہے۔

۞جھوٹ ایک ناسور ہے جو دیمک کی طرح آہستہ آہستہ نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔

۞صحبت اولیاء سے وہ فوائد ملتے ہیں جو کتابوں کے انبار سے نہیں ملتے۔

۞عرفان کا وہی دل متحمل ہو سکتا ہے کہ جس دل میں اس دنیا کی حرص وطمع نہ ہو۔

۞وقت بڑا قیمتی ہے اس کی قدر کرنی چاہیے۔

۞دوست کا قرب حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ بغیر زر درنگ سرد آہ اور روتی ہوئی آنکھ کے کچھ نہیں ملتا۔

۞اگر تمہیں عرفان کا موتی ہاتھ آجائے تو اپنے لبوں پر مہر لگالو۔

۞کفار ومنافقین پر جہاد وسختی کرنا ضروریات دین سے ہے۔

۞کافروں اور منافقوں کی جس قدر عزت کی جائے گی اسی قدر اسلام کی ذلت ہوگی۔

۞جب تک خدا اور رسول عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہ رکھی جائے اس

وقت تک خدااور رسول عزوجل وصلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ محبت نہیں ہو سکتی۔

۞زکوۃ کا ایک پیسہ نفلی طور پر سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

۞دنیا کاشتکاری اور تخم ریزی کا مقام ہے۔ نہ کہ کھانے اور سوتے رہنے کا۔

۞زندگی کی فرصت بہت کم ہے اور ہمیشہ کا عذاب یا راحت اسی پر مرتب ہے۔

۞ہر عمل جو موافق شریعت ہے ذکر میں داخل ہے اگرچہ خرید و فروخت ہو۔

۞ترک دنیا سے مراد اس میں رغبت ترک کرنا ہے، نہ کسی چیز کے آنے کی خوشی ہو اور نہ جانے کا غم۔

۞جمعیت خاطر سے حق تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہ اور متعلقین کا غم اللہ تعالیٰ کے حوالے کر۔

۞فقراء کی خاک روبی، دولت مندوں کی صدر نشینی سے بہتر ہے۔

۞عورت کا نامحرم مرد سے نرم و ملائم گفتگو کرنا بدکاری ہے۔

۞علمائے سلف پر طعن کرنے والا گمراہ اور بدعتی ہے۔

۞علماء کے لئے دنیا کی محبت اور اس کی رغبت ان کے خوبصورت چہرے پر بدنما داغ ہے۔

۞علمائے بے عمل پارس پتھر کی مثل ہیں جو اوروں کو سونا بناتا ہے اور خود پتھر کا پتھر رہتا ہے۔

۞ضروری حاجات دنیا طلبی میں داخل نہیں۔

۞دنیا میں آرام کا خواں بے وقوف ہے۔

۞دنیا ایک نجاست ہے جو سونے میں چھپائی گئی ہے۔

۞حب دنیا سے خالی علماء بہت کم ہیں۔

۞جس کو نرمی عطا ہوئی اس کو دنیا و آخرت عطا ہوئی۔

۞بچوں پر پیار آنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نشان ہے جو وہ اپنے مہربان بندوں کو عطا فرماتا ہے ہے۔

۞احسان سب جگہ بہتر ہے لیکن ہمسائے کے ساتھ بہترین ہے۔

۞اہل و عیال کے ساتھ حد سے زیادہ محبت نہ کرو کہ ضروری کاموں میں فتور آئے۔

۞توبہ 'تمام لذات سے منہ موڑ کر، تمام تر توجہ کے ساتھ حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا نام ہے۔

۞جب تک پاؤں میں کانٹا نہیں چبھتا پھول ہاتھ نہیں آتا۔

۞گمنامی اور گوشہ نشینی میں جو لذت ہے اس کا کوئی بدل نہیں۔

۞جو شخص فقیروں کی صحبت میں آئے اسے چاہیے کہ اپنے آپ کو نہایت مفلس ظاہر کرے تاکہ اس پر ان کو رحم آئے۔

۞بندے کو چاہیئے اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہر نام سے اپنا خاص حصہ حاصل کرے اور اس پر عمل کرے تاکہ اس اسم الٰہی کا مظہر بن جائے۔

۞اتنی گریہ وزاری کرو کہ اپنی توبہ کی قبولیت کا یقین ہو جائے۔ اور تائب کے لقب کے سزاوار بن سکو.

۞دوسروں کے دل موہ لینے کی پوری پوری کوشش کرو.

۞دعا میں یوں کہنا چاہیے کہ خدایا اس بندہ ضعیف اور صد حیف کو اپنے فضل و کرم سے اسی پر قائم رکھ جس میں تیری رضا ہے۔

۞جو شخص مسندِ ارشاد پر بیٹھے اور لوگوں کو راہ خدا بتائے اسے پرندے پالنے والے کی طرح ہونا چاہیے جو ہر ایک پرندے کے پوٹے سے واقف ہوتا ہے اور ہر ایک کو اس کے لئے مناسب خوراک دیتا ہے۔ اسی طرح مرشد کو بھی چاہیے کہ اپنے مریدین میں سے ہر ایک کی تربیت اس کی استعداد و قابلیت کے مطابق کرے۔BBC4

۞جسے تین حالتوں میں دلجمعی حاصل نہ ہو سمجھ لو اس پر باب رحمت بند ہو چکا ہے،

۱: حالت نماز میں

۲: تلاوت قرآن مجید کے وقت ۳: ذکر و شغل میں۔

۞سب سے بڑا دولت مند وہ ہے جو تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہو۔

۞مصائب میں صبر کرنا تعجب خیز نہیں بلکہ مصائب میں خوش رہنا تعجب کی بات ہے۔

۞اہل تقویٰ کی صحبت سے لطفِ حیات حاصل ہوتا ہے۔

۞اس طبیب سے نااہل کوئی نہیں جو عالم مدہوشی میں مدہوشوں کا علاج کرے یعنی جس پر نشہ دنیا سوار ہو اس کا نصیحت کرنا بے سود ہے۔

۞سچے لوگ کبھی اپنی تعریف خود نہیں کرتے۔

۞اگر عقل کامل نہ ہو تو حسن ادب ہونا ضروری ہے۔

۞دانشور وہی ہے جو اول دن ہی میں وہ کام انجام دے جس کو نادان تیسرے دن کرتے ہیں۔

۞دانا وہ ہے جو فریب دنیا میں مبتلا نہ ہو سکے۔

۞اپنے قول کا معقول جواب سوچے بغیر کوئی بات نہ کی جائے۔

۞جو شخص دنیا ہی میں جنتوں کی نعمت کا طلبگار ہو اس کو صالح اور قانع لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔

۞خود بینی کو ترک کر دینے کا نام تواضع ہے۔

۞ایک بزرگ کو جب لوگ آرام کرنے کے لئے اصرار کرتے تو فرماتے تھے کہ جس کے لیے جہنم بھڑکائی جا رہی ہو اور بہشت کو آراستہ کیا جا رہا ہو لیکن اس کو علم نہ ہو کہ ان دونوں میں اس کا ٹھکانہ کہاں ہے اس کو بھلا نیند کیسے آسکتی ہے؟

۞چار کاموں میں جلدی کرو۔ ۱: مہمان کے سامنے کھانا رکھنے میں۔

۲: مردے کو کفنانے دفنانے میں

۳: بالغ لڑکی کا نکاح کرنے میں

۴: توبہ کرنے میں۔

۞پورے دن غلط راستوں سے بچنا پوری رات کی شب بیداری سے بہتر ہے۔

۞جو خدا کا اطاعت گزار ہوتا ہے پورا عالم اس کے زیرنگین ہوتا ہے۔

۞مسلمان کے مسلمان پر تین حقوق ہیں: اول یہ کہ اگر نفع نہ پہنچا سکے تو نقصان بھی نہ پہنچائے۔
دوم یہ کہ اگر کسی کو اچھا نہ کہے تو برا بھی نہ کہے۔
سوم یہ کہ اگر کسی کو خوش نہ کر سکے تو غمزدہ بھی نہ کرے۔

۞احمق ہیں وہ لوگ جو افعال جہنم کے بعد جنت طلب کرتے ہیں۔

۞حیرت ہے ان لوگوں پر جو بیماری کے خوف سے مختلف چیزوں سے پرہیز کرتے اور رک جاتے ہیں لیکن آخرت و جہنم کے خوف سے معصیت سے باز نہیں آتے۔

۞صدق دل سے قلیل عبادت بھی اس ستر سال کی عبادت سے بدرجہا بہتر ہے جو بے دلی کے ساتھ کی گئی ہو۔

۞بہترین ہیں وہ لوگ جو لوگوں پر نوازش کرتے ہیں۔

۞جس کا علم یقین تک، یقین خوف تک، خوف عمل تک، عمل ورع تک، ورع اخلاص تک، اخلاص مشاہدے تک نہیں پہنچتا وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

۞انسان سیرت سے انسان ہوتا ہے نہ کہ صورت سے۔

۞اگر موت فروخت کی جانے والی چیز ہوتی تو اہل آخرت موت کے سوا کچھ نہ خریدتے۔

۞مخلوق میں کمزور ترین وہ ہے جو ترکِ مخلوق پر قادر نہ ہو۔

۞دنیا کی مثل دریا جیسی ہے اور آخرت اس کا کنارہ ہے اور تقویٰ اس میں ایک کشتی کی طرح ہے جس میں مسافر سفر کرتے رہتے ہیں۔

۞جو لوگوں کا محتاج ہو وہ دولت مند نہیں ہوتا۔

۞محبت کی کامل تعریف لفظ و بیان سے باہر ہے۔

۞تصوف کا مفہوم حقیقی یہ ہے کہ نہ تو کوئی شئے تمہاری ملکیت میں ہو اور نہ تم کسی کی ملکیت ہو۔

۞فقیر کے لئے فقیر کی صحبت لازمی ہے۔

۞عمل پر مداومت (استقامت) کا نام تصوف ہے۔
۞جن لوگوں میں کلام اللہ سمجھنے کی صلاحیت نہ ہو' وہ لاکھ دعوی کریں لیکن وہ دانش مند نہیں ہو سکتے۔
۞جس میں حرص نہ ہو وہ امیر ترین شخص ہے چاہے اس کا حال جو بھی ہو۔
۞جس طرح رزق حرام سے احتراز ضروری ہے اسی طرح بداخلاقی سے بھی کنارہ کشی ضروری ہے۔
۞جس کو خدا سے محبت نہ ہو وہ اسیر وحشت رہتا ہے۔
۞شجر محبت کو موافقت کے پانی سے سیراب رکھنا چاہیے۔
۞بدترین فقیر وہ ہے جو امراء کی چاپلوسی کرتا ہے۔
۞افضل ترین شکریہ ہے کہ بندہ خود کو ادائیگی شکر سے عاجز تصور کرتا رہے۔
۞صوفی وہ ہے جس کا قلب پر سوز اور قول معتبر ہو۔
۞جو بندہ وقت پر فرائض کی ادائیگی نہیں کرتا اللہ تعالی اس پر لذت فرض کے دروازے بند کر دیتا ہے۔
۞جو شخص عہد شباب میں عبادت سے محروم رہتا ہے اللہ تعالی اس کو کو کبر سنی میں رسوا کر دیتا ہے۔
۞جو شخص صدق دلی کے ساتھ ایک دن مرد حق کی خدمت کرتا ہے وہ تاحیات اس دن کی برکات سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اس سے اندازہ لگائیں جو اپنی پوری عمر صوفیاء، اہل اللہ کی خدمت میں گزار دے اسے کیسی برکات حاصل ہوگی۔
۞جو اس نیت سے ترک دنیا کرے کہ لوگ اسے عزت کی نگاہ سے دیکھیں وہ بہت بڑا دنیادار ہے۔
۞صوفی اس وقت صوفی ہو سکتا ہے جب تمام مخلوق کو اپنے بچوں جیسا سمجھ کر سب کا بوجھ برداشت کرے۔
۞اگر کوئی ادنیٰ سی خودی اور خود بینی و تکبر کے ساتھ بزرگوں سے ملتا ہے تو اس کے لیے بزرگوں کے اقوال و صحبت سب بے سود ہیں۔
۞شریعت کے احکام پر صبر، ممنوعہ اشیاء سے احتراز اور استقامت سے عارفین کی صحبت افضل ترین

ریاضتیں ہیں۔

۞بڑاانسان وہ ہے جس کے پاس بیٹھنے والے خود کو چھوٹا تصور نہ کریں۔

۞کوشش کریں آپ کی وجہ سے کوئی شرمندہ نہ ہو۔

۞سرکار کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے واپس لوٹنے تک اللہ عزوجل کی راہ میں ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب العلم)

۞سرکار کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے یا کپڑے پہنتا ہے تو اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔(طبرانی اوسط باب المیم)

۞حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جو یہ کہے کہ علم کی جستجو میں رہنا جہاد نہیں اس کی رائے اور عقل ناقص ہے۔

۞ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی مسلمان کا دل نہیں دکھایا، نہ کسی پر طنز کیا نہ کسی کا مذاق اڑایا نہ کسی کو دھتکارا نہ کبھی کسی کی بے عزتی کی۔

۞حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے۔

۞کسی کو اس کی قابلیت سے باہر علم سکھانا فتنے میں ڈالنا ہے۔

۞کسی کو اس کی استعداد سے بڑھ کر کچھ دے دینا کرم نہیں ہے۔

۞لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرو۔

۞لکھنے کے بعد نظر ثانی نہ کرنے والا ایسا ہے گویا استنجا خانے جا کر بغیر طہارت کے لوٹ آیا۔

۞اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"جو اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے (پسند کرے) کہ لوگ ان فضائل سے اس کی ثناء (یعنی تعریف) کریں جو اس میں نہیں جب تو صریح حرام قطعی ہے"۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۱، صفحہ ۵۹۸)

۞امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

کچھ گناہ ایسے ہیں جن کی سزا برا خاتمہ ہے، ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا گیا ہے یہ گناہ ولایت اور کرامت کا جھوٹا دعوی کرنا ہے۔

۞علامہ شامی نقل کرتے ہیں:

من لم یدری بعرف اھل زمانہ فھو جاھل

جو حالات زمانہ سے واقف نہیں وہ جاہل ہے۔

۞حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اس خوف سے لرزتا ہوں کہ کہیں بروز قیامت کھڑا کر کے پوچھ نہ لیا جائے کہ تو نے علم تو حاصل کیا تھا مگر اس سے کام کیا لیا!۔

۞سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ:

کسی شخص کی دینی الجھن دور کر دینا سوچ کرنے سے افضل ہے۔

۞سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو کسی غمزدہ کی دست گیری کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے تہتر (73) نیکیاں لکھتا ہے، ایک نیکی سے اللہ تعالی اس کی دنیا و آخرت کو سنوار دیتا ہے اور باقی نیکیاں اس کے لئے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہیں۔

(مکارم الاخلاق للطبرانی صفحہ ۳۴۵ حدیث:۹۶)

۞حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی زندگی کی آخری گفتگو میں یہ روایت شامل ہے: کسی شخص کو

دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔ (بستان المحدثین صفحہ ۹۶)

۞عالم جب لا ادری (یعنی میں نہیں جانتا) کہنا بھول جاتا ہے تو ٹھوکریں کھانے لگتا ہے۔

۞جو کوئی اللہ عزوجل کے فرائض سے متعلق ایک یا دو، تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچھی طرح یاد کرے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو جنت میں ضرور داخل ہو گا۔ (الترغیب والترھیب جلد ۱ صفحہ ۵۴)

۞طالب علم کو چاہیے دن رات علم دین حاصل کرنے کی دھن میں مگن رہے۔ حضرت سیدنا ابو درداء اور حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

"علم کا ایک باب جسے آدمی سیکھتا ہے اللہ عزوجل کے نزدیک ہزار رکعت نفل پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور جب کسی طالب العلم کو دینی علم حاصل کرتے ہوئے موت آجائے تو وہ شہید ہے۔"

۞علم کو لکھ کر قید کر لینا چاہیے۔

۞حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

علم خزانہ ہے اور سوال کرنا اس کی چابی ہے۔ اللہ تم پر رحم کرے سوال کیا کرو کیونکہ اس (یعنی سوال کرنے کی صورت) میں چار افراد کو ثواب دیا جاتا ہے سوال کرنے والے کو، جواب دینے والے کو، سننے والے کو اور ان سے محبت کرنے والے کو۔

۞گھڑی بھر علم دین کے مسائل میں مذاکرہ اور گفتگو کرنا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔

۞عالم کے لئے یہ فتنہ ہے کہ اسے سننے سے زیادہ بولنے کی عادت ہو۔

۞جو زیادہ ہنسی مذاق کرے گا اس کی ہیبت سے جاتی رہے گی۔

۞حرص ذلت کی کنجی ہے۔

۞اللہ عزوجل کی ناراضی سب سے بدترین آفت ہے۔BBC5

۞مدینہ شریف کی حاضری عاشقوں کی معراج ہے۔

۞کسی کو شہرت حاصل ہو جانا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اسے رضائے الٰہی کی منزل بھی حاصل ہوگئی۔

۞ہمیشہ یہی ذہن بناکر رکھنا چاہیے کہ ہر صحیح العقیدہ مسلمان میرے سر کا تاج ہے اور جب تک شریعت واجب نہ کرے ہمیں اس وقت تک کسی بھی صحیح العقیدہ سنی مسلمان کے خلاف زبان کھولنی چاہیے اور نہ قلم چلانا چاہیے۔

۞دل سمندر کی طرح وسیع ہونا چاہیے جس کا دل بار بار دکھ جاتا ہو اس کے دوست بھی بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور وہ دین کا کام تو کیا دنیا کا کام بھی نہیں کر سکتا۔

۞جو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں لوگ ان سے جان چھڑاتے اور دور بھاگتے ہیں اور جو محبت دیتے ہیں لوگ ان کو ڈھونڈتے اور ان کے قریب ہوتے ہیں۔

۞رنگ باتوں سے کم اور صحبت سے زیادہ چڑھتا ہے۔

۞ماں کی دعامیں بہت طاقت ہوتی ہے۔

۞بدزبانی کرنے والا بد نصیب بھی ہوتا ہے۔

۞کبھی بحث جیتنے والا، دوست ہار جاتا ہے۔

۞بسا اوقات کوئی ایسا کام بھی کرلینا چاہیے جس سے غرور ٹوٹتا ہو۔

۞محسنوں سے احسان فراموشی مت کرو، اپنی غرض کے واسطے کسی کو بدنام مت کرو، اللہ تم سے راضی ہوجائے گا۔

۞جب تک ولی و درویش نہ چاہے کوئی ان کے قریب نہیں ہو سکتا۔

۞اگر سمجھ دار ہو تو اپنی زبان سے ڈرو۔

۞کسی نیک انسان کو بدنام کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

۞راہ حقیقت والے آج بھی اپنی اپنی جگہ پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

۞دوست تمہارا آئینہ ہے اور تم دوست کا۔

۞جب شیطان کسی بندے پر گرفت کرلیتا ہے تو بندہ دوسروں کی ٹوہ میں لگ جاتا ہے۔

۞عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کمال ایمان ہے۔

۞ایک بھائی کی دعا دوسرے بھائی کے حق میں جو محض اللہ کے لئے کی جائے ضرور قبول ہوتی ہے۔

۞شیطان کے مکر سے بچو اس کے کئی ہزار مکر ہوتے ہیں۔ میں نے بزرگوں سے سنا اور کتابوں میں پڑھا ہے، اپنے نفس کو مشغول رکھو ورنہ وہ تجھے مشغول کردے گا۔

۞خوش قسمت وہ ہے جو اس دور میں دنیا سے ایمان سلامت لے گیا۔

۞عاجز، مسکین اور درماندہ لوگوں کو حقارت سے نہ دیکھو تمہیں کیا پتا کہ گرد سے کوئی سوار بھی نکل آئے۔ انہی عاجز و مسکین بندوں میں کوئی اللہ کا خاص بندہ بھی چھپا بیٹھا ہو۔

۞کسی نے سوال کیا کہ اللہ تعالی کی رضا کیسے مل سکتی ہے؟ فرمایا: اللہ تعالی نے سب سے حسین صورت اور سیرت نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کو عطا فرمائی، پھر ہم کیوں نہ ویسی ہی صورت اور سیرت بنانے کی عملی کوشش کریں۔ اللہ کی رضا حاصل کرنے کا سب سے عمدہ عمل اسی میں پنہاں ہے

۞ اللہ کے مقبول بندے کی علامت یہ ہے کہ ان کا ہر کام اللہ کی رضا کی خاطر ہوتا ہے۔ ہر دم اسی کا خیال، ہر لمحہ اسی کا ذکر، ہر وقت اس کی یاد اور ہر گھڑی ان کی فکر خدا میں ہو۔

۞دل میں درد ہو، ذوق ہو اور محبت ہو تو پھر انسان خواہ کہیں بھی ہو اسے لطف آتا ہے اور اگر درد، محبت ہی نہ ہو تو بندہ خانہ کعبہ میں بھی بیٹھا ہو، کوئی بات نہیں بنتی۔

۞نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں رسائی کے لیے بہترین وسیلہ درود شریف ہے.

ملفوظات سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمہ

۞علمائے آخرت کی پہچان یہ ہے کہ وہ پر سکون رہنے اور عاجزی وانکساری کرنے والے ہوں گے، کثرت سے ہنسی مذاق کرنا، گفتگو میں مہارت رکھنا یعنی چرب زبان ہونا غفلت و دکھاوے کی علامت ہے اور دنیا دار لوگوں کی یہی نشانی ہے۔

۞نیکی پر ہر کوئی قادر ہے لیکن خواہشات کو ترک کرنے پر صرف صدیقین ہی قادر ہیں۔ اسی لئے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مہاجر وہ ہے جس نے برائی سے ہجرت کی اور مجاہد وہ ہے جس نے اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کیا۔

۞اگر کوئی شخص باورچی سے اس لیے محبت کرے کہ اس سے اچھا کھانا پکوا کر فقراء کو بانٹے تو یہ اللہ پاک کے لیے محبت ہے اور اگر عالم دین سے اس لیے محبت کرے کہ اس سے علم دین سیکھ کر دنیا کمائے تو یہ دنیا کے لئے محبت ہے۔

۞ہر عالم دین متقی ولی اللہ ہے اگر متقی عالم ولی نہ ہو تو کوئی بھی ولی نہیں ہے۔

۞پہلے دیندار لوگوں کی یہ خواہش ہوا کرتی تھی کہ وہ دوسروں کے بتانے سے اپنے عیوب پر مطلع ہوں، لیکن اب ایسا دور آگیا ہے کہ ہمیں نصیحت کرنے اور ہمارے عیبوں پر مطلع کرنے والا ہمیں سب سے زیادہ ناپسند ہوتا ہے اور یہ بات ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔

۞اب حالت یہ ہے کہ کوئی ہمیں ہمارے عیوب پر مطلع کرے تو ہمیں یہ سن کر خوشی نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اس کے کہنے پر ان عیوب کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ہم نصیحت کرنے والے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تم میں بھی تو فلاں فلاں عیب ہے۔ اس طرح ہم اس کی بات سے نصیحت حاصل کرنے کے بجائے اس کی دشمنی مول لیتے ہیں۔

۞اگر تمام لوگ اسی طرح دوسروں کو دیکھ کر ان میں جو ناپسندیدہ باتیں ہوں ان کو اپنی ذات سے دور کریں

تو انہیں کسی ادب سکھانے والے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

۞ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمتہ اللہ تعالی علیہ پر نزع کا عالم طاری تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تلامذہ بھی اس وقت حاضر تھے۔ لہذا آخری نصیحت کرنے کے لیے ان سب نے عرض کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بار بار یہ مختصر اور جامع ترین نصیحت ارشاد فرمائی۔ علیک باالاخلاص یعنی اخلاص اختیار کیجئے۔ اس وقت بخاری شریف آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے سینے پر تھی یہ فرماتے ہی آپ کی روح پرواز کر گئی۔

ملفوظات بابا فرید علیہ الرحمہ

۞اہل حق کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

۞دل کا زنگ دور کرنا چاہیے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لوہے کی طرح دل کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ قرآن کی تلاوت اور موت کی یاد سے دل کی صفائی ہو سکتی ہے۔

۞جس انسان کا دل کینہ، بغض و عداوت سے پاک نہیں وہ معرفت کی راہ میں ناکام رہے گا۔

۞مجاہدے کے بغیر روحانی ترقی ممکن نہیں۔

۞روزہ انتہائی مؤثر عبادت ہے نماز، نوافل وغیرہ آدھا راستہ ہے اور روزہ رکھنا دوسرا آدھا۔

۞اللہ عزوجل سے ہر وقت آبدیدہ یعنی خوف خدا سے آنسو بہانے اور سوز دل کی دعا کرنی چاہیے۔ جس کی آنکھ میں آنسو اور درد دل نہیں وہ محبت الٰہی کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

۞خلافت اس شخص کو دینی چاہیے جو علم، عقل اور عشق تینوں کا حامل ہو۔

۞خلافت اصل میں وہ ہے جو روحانی اشارے پر دی جائے۔

۞جو دعا نہیں کرتا اللہ عزوجل اس کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

۞ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درویشی کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے فرمانے لگے: درویشی پردہ پوشی کو کہتے ہیں اور اس کے لیے چار چیزیں ضروری ہیں:

۱: آنکھ کو اندھا کرنا تاکہ دوسروں کا عیب دکھائی نہ دے، ۲: کان کو بہرہ کرنا تاکہ غلط بات نہ سن سکے۔

۳: زبان کو گونگا کر لینا تاکہ بے ہودہ بات زبان سے نہ نکلے۔

۴: پاؤں کو لنگڑا کرنا تاکہ گناہ کی جگہ نہ جا سکے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا جس شخص میں یہ چار عادتیں ہوں گی وہی درویش ہے خواہ اس کا لباس دنیاداروں کی طرح ہو اور جس میں یہ چار باتیں نہ ہوں وہ ڈاکو اور نفس پرست ہے۔ پھر فرمایا یہ (درویشی کی صفات) حضوریٔ دل سے حاصل ہوتی ہے اور حضوریٔ دل

لقمہ حرام نہ کھانے سے حاصل ہوتا ہے۔

(فیضان بابا فرید علیہ الرحمہ، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

۞خواہش کردہ اشیاء کے نہ ہونے کے وقت مطمئن رہنا قناعت کہلاتا ہے۔

کشف المحجوب سے اقوال

۞جس روز داتا صاحب کے مرشد حضرت ختلی کا وصال ہوا حضرت داتا صاحب ان کی خدمت میں حاضر تھے اور مرشد ختلی نے مرید ہجویری کی گود میں جان جان آفرین کے سپرد کی تھی، اس واقعہ کو داتا صاحب علیہ الرحمہ یوں بیان فرماتے ہیں:

"حضرت شیخ ختلی بروز وصال بیت الجن میں تھے یہ ایک گاؤں ہے گھاٹی پر۔ دم رحلت ان کا سر میری گود میں تھا اور میرا دل انسانی فطرت کے مطابق ایک سچے دوست کی جدائی پر رنجیدہ تھا اس حالت میں انہوں نے فرمایا کہ بیٹا میں تمہیں اعتقاد کا ایک مسئلہ بتاتا ہوں اگر اس پر مضبوطی سے کامل رہو گے تو تمام تکلیفوں سے محفوظ رہو گے۔ یہ سمجھ لیجئے کہ تمام مواقع اور حالات میں نیک و بد کو پیدا کرنے والا خدائے عزوجل ہے لہذا اس کے کسی فعل پر کبیدہ نہ ہونا اور رنج کو اپنے دل میں جگہ نہ دینا۔

اس کے سوا اور کوئی لمبی وصیت نہیں کی اور جاں بحق تسلیم ہو گئے۔

۞تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے اجتناب کرو۔

ا: غافل بے عمل علماء سے۔

۲: حق سے زبان بند کرنے والے فقیر سے

۳: اور بنے ہوئے جاہل صوفی سے

۞حضرت ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

میں نے تیس سال مجاہدہ کیا اس دوران مجھ پر علم اور اس کی بجا آوری سے بڑھ کر کوئی چیز سخت ترین محسوس نہ ہوئی۔

۞جب لوگوں میں تم درویش مشہور ہو جاؤ اور وہ تمہارے حقوق ادا کرنے لگیں اور تمہیں بنظر عظمت دیکھیں تو اس وقت تمہیں حق درویشی ادا کرنے میں خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔

اگر لوگ تمہیں تمہاری اصلیت کے خلاف تمہارا نام کچھ اور رکھیں تو تم ان کی اس آواز کو پسند نہ کرو۔ خود کو بنظرِ انصاف در منعم کا ایک فقیر جانو۔ اس لیے کہ بدترین انسان وہی ہے کہ لوگ اسے مرد خدا جانیں اور وہ در حقیقت ایسا نہ ہو مگر اس سے خوش ہو اور بہترین انسان وہ ہے کہ لوگ اسے درویش جانیں اور در حقیقت وہ درویش ہو اور سب سے زیادہ افضل ترین وہ ہے کہ لوگ اسے مرد کامل نہ سمجھیں مگر وہ در حقیقت اعلیٰ پائے کا مرد خدا ہو۔ BBC6

۞ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان افروز ملفوظات ۞

۞ یاد رکھو کسی نے قبر سے باہر نہیں آنا۔ انسان ہزار بار آہ و زاری کرے گا کہ خدایا مجھے ایک لحظہ کے لیے دوبارہ واپس بھیج دیا جائے، تو میں تیرے دین پر عمل کروں گا۔ تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات مانوں گا۔ سوائے نیک اعمال کے کچھ بھی نہیں کروں گا لیکن اس وقت آہ و زاری، آرزو اور تمنا بے سود ہوگی۔ ابھی جو وقت ہے اسے غنیمت سمجھو۔ شعائر اللہ اور شعائر اسلامیہ کا پاس و لحاظ رکھو۔ سابقہ گناہوں سے تائب ہو کر ان کی معافی مانگو، آنکھوں سے آنسو بہا کر قلبی قساوت اور نافرمانیوں کی سیاہی دھو لو۔ حدیث پاک میں ہے:

جس نے میری سنت کو فسادِ امت کے وقت مضبوط پکڑا اس کے لئے سو شہیدوں کا اجر ہے۔

۞ شیخِ کامل کی توجہ اپنے مرید پر قبر میں بھی ہوتی ہے۔

۞ انسان کو ہر وقت خاموش رہنا چاہیے. جب بولنا نہایت ضروری ہو مثلاً تبلیغ وغیرہ کے لیے یا نیک باتیں کرنی ہوں تو بقدرِ ضرورت بولنا چاہیے۔ خاموشی بہت بڑی نعمت ہے۔

۞ (ایک آدمی نے عرض کیا کہ غریب نواز مجھے غصہ زیادہ آتا ہے کیا کروں؟ آپ نے فرمایا:) ہمیشہ زمین پر سویا کرو جب یہ حالت نہ رہے تو پھر چارپائی استعمال کرنا۔

۞ جو آنکھیں نامحرموں پر پڑتی ہیں خدا تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہیں گی۔ یہ وہ دیدار ہے جس کے

ہوتے ہی اہل بہشت ابدی اور نہ ختم ہونے والی نعمتیں بھول جائیں گے۔ یعنی جب بہشتیوں (جنتیوں) کو طرح طرح کے انعامات سے نوازا جائے گا اور ہر ایک اپنے اپنے مراتب اور مقام پر خوش ہو گا تو اللہ تعالی پوچھے گا کہ اب کسی اور چیز کی ضرورت ہے؟ تو تمام جواب دیں گے: خدایا! اس سے بڑھ کر کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ تو اللہ تعالی فرمائے گا ان تمام انعامات سے بڑھ کر زیادہ ایک اور نعمت ہے وہ حاصل کرو، چناچہ اپنا دیدار کرائے گا، دیدار کرتے ہی سابقہ انعامات فراموش ہو جائیں گے۔ کسی اور نعمت کی خواہش اور تمنا ہی نہیں رہے گی۔

۞ اگر انسان داڑھی کو جو محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے عمل میں لائے تو یقیناً سو شہیدوں کا ثواب حاصل کرے گا۔ مسلمانوں داڑھی رکھو اور محض رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سمجھ کر رکھو۔

۞ آج کل تو انسان قرآن مجید اور حدیث پاک مسجد ہی میں بیٹھ کر پڑھتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے۔ باہر کہیں نہ جائے۔ دورِ حاضر میں باہر جانے کا کوئی حال نہیں رہا۔

۞ اصل علماء تو اولیاء کرام ہی ہیں۔

۞ سید کی خدمت کرنے والا محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظورِ نظر ہوتا ہے۔

۞ اولیاء کرام جو عشق الہی سے معمور اور اسے برداشت کیے ہوئے ہیں اس پائے تک پہنچ چکے ہیں کہ اگر ایک آہ نکالیں تو آسمان و زمین جل جائیں۔

۞ مرید کئی قسم کے ہوتے ہیں۔

ایک تو مثلِ تیر کے ہوتا ہے۔ حکم ملتے ہی تیر کے مانند دوڑ گیا اور پھر واپسی کے لیے دوسرا بھیجنا پڑا جو اسے لایا۔

ایک مرید کا نام "صاحب" ہوتا ہے اسے حکم ملا تو اس نے دوسرے آدمی کو بھیج دیا خود صاحب بنا رہا۔

تیسرا کُلی، جو حکم دیا وہی کام کیا۔ دوسرے کام کا خیال نہ کیا اور کہا صرف یہی کام بتایا تھا، وہی کام کیا

ہے۔ چوتھا جوگی، حکم سنتے ہی عذر بنانے لگ گیا کہ یہ کام تو فلاں وجہ سے نہیں ہو سکتا فلاں آدمی اس طرف گیا ہو گا وہاں جانے کی ضرورت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

۞میں ساری زندگی میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ درود شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر موجود ہے۔

۞نقل کا احترام اسی طرح لازم ہے جیسے اصل کا۔

۞تسخیر کے لئے وظائف پڑھے جاتے ہیں، حالانکہ بڑی تسخیر یہ ہے کہ حاجت مندوں کو کھانا کھلایا جائے۔

۞بلندی اور فوقیت کی بھی ایک حد ہے لیکن مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد نہیں۔

۞دو تین آدمی مل کر ایک برتن سے سالن کھائیں تو بہت برکت ہوتی ہے۔

۞کسی ولی اللہ کے مزار پر حاضری کے بعد کسی بیمار کی عیادت کے لئے نہ جانا چاہیے اگر مزار کی حاضری کے بعد سیدھا بیمار کے پاس جائے تو وہ بیمار کے لیے موت کی دعوت ہوتی ہے۔

۞حضور صلی اللہ علیہ وعلی وسلم کے بغیر ہم قرآن نہیں سمجھ سکتے۔ نہ اس پر عمل کر سکتے ہیں۔

۞جو لوگ حج کر کے مدینہ شریف حاضری نہیں دیتے کعبہ ان پر کروڑوں دفعہ لعنتیں بھیجتا ہے۔

۞دل کی صفائی چاہتے ہو تو درود شریف کثرت سے پڑھا کرو.

۞راہِ طریقت و سلوک میں حسن عمل سے زیادہ حسن عقیدت کی ضرورت ہے۔

۞جب مرنا ہے اور ضرور مرنا ہے تو شہادت کی موت ہی مرنا چاہیے۔

۞ولی کو ولی ہی پہچان سکتا ہے.

۞لوگ اس چکر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا مرتبہ ہے، کتنا رتبہ ہے اور میں اس خیال میں ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا کتنا مرتبہ ہے۔

۞لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا بڑا مشکل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا بڑا آسان

ہے۔تم اللہ تعالیٰ کے کسی پریشان بندے کے دل کو خوش کردو اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو جائے گا۔
۞سنت کے موافق نیت صالح کے ساتھ کام کیا جائے تو روحانی پاکیزگی اور درجات کی ترقی ہوتی ہے۔
۞جس زبان سے ہم تلاوت کرتے ہیں۔تسبیح پڑھتے ہیں۔ درود پاک اور دیگر اذکار کرتے ہیں۔ اس سے فحش باتیں کریں، جھوٹ بولیں، طرح طرح کے گلہ کریں۔ گالیاں دیں تو یہ کس انسانیت اور شرافت کا کام ہے۔

۞ولی اللہ کی چار صفات ہیں:

1. عشق الٰہی میں مستغرق ہونا۔
2. متبع شریعت ہونا۔
3. کسی کے دل کو آزار نہ پہنچانا۔
4. دنیا سے نفرت ہونا۔

اللہ پاک ہمیں خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ کے صدقے مشائخ عظام کی برکات سے نوازے۔

آمین

❁آپ سنی ہیں اور سنت غوث اعظم نہیں جانتے, تعجب ہے!❁

ایک بار دوران درس مفتی جلال الدین صاحب (سابق استاذ جامعہ اشرفیہ)
فرمارہے تھے کہ جب حضور مفتی اعظم ہند اشرفیہ آئے تو ہم سب مرید ہوئے اور حضور مفتی اعظم ہند نے مجھ سے کہا کہ ہمیشہ سنت غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) پر عامل رہنا.

تو میں نے پوچھا حضور کون سی سنت؟

تو آپ نے کہا اشرفیہ میں پڑھتے ہو اور سنت غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) نہیں جانتے۔

تو میں نے کہا حضور سنتیں تو بہت ہیں آپ کچھ ممتاز فرمادیں۔

تو سرکار مفتی اعظم ہند نے فرمایا "ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہنا"

❁ارشادات مولی علی رضی اللہ عنہ❁

1: (عید کے دن فرمایا) ہر وہ دن جس میں اللہ پاک کی نافرمانی نہ کی جائے وہ ہمارے لئے عید کا دن ہے۔

2: خرچ کرو، تشہیر (show off) نہ کرو اور خود کو اس لئے بلند نہ کرو کہ تمہیں پہچانا جائے اور تمہارا نام ہو بلکہ چھپے رہو اور خاموشی اختیار کرو، سلامت رہو گے۔

3: گناہوں کی نحوست سے عبادت میں سستی اور رزق میں تنگی آتی ہے۔

4: جس تکلیف کے بعد جنت ملنے والی ہو وہ تکلیف نہیں اور جس راحت کا انجام دوزخ پر ہو وہ راحت نہیں۔

5: جب کسی شخص کی عقل کامل ہو جاتی ہے تو اس کی گفتگو میں کمی آجاتی ہے۔

6: علم خزانہ ہے اور سوال کرنا اس کی چابی ہے۔ اللہ پاک تم پر رحم فرمائے سوال کیا کرو کیونکہ اس (سوال کرنے کی صورت) میں چار افراد کو ثواب دیا جاتا ہے۔ سوال کرنے والے کو، جواب دینے والے کو، سننے والے اور ان سے محبت کرنے والے کو۔

7: مظلوم کے ظالم پر غلبہ کا دن (یعنی قیامت کا دن) ظالم کے مظلوم پر غلبہ کے دن سے زیادہ سخت ہے۔

8: تھوڑی چیز دینے سے شرم نہ کرو کیونکہ دینے سے محروم رہنا اس سے بھی تھوڑا ہے۔

9: میری 5 باتیں یاد رکھو (اور یہ ایسی قیمتی باتیں ہیں کہ) اگر تم اونٹوں پر سوار ہو کر انہیں تلاش کرنے نکلو گے تو اونٹ تھک جائیں گے لیکن یہ باتیں نہ مل پائیں گی:

(1) بندہ صرف اپنے رب کریم سے امید رکھے۔

(2) اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈرتا رہے۔

(3) جاہل علم کے بارے میں سوال کرنے سے نہ شرمائے۔

(4) اور اگر عالم کو کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو (ہرگز نہ بتائے اور لاعلمی کا اظہار اور صاف انکار کرتے ہوئے) واللہ اعلم یعنی اللہ پاک سب سے زیادہ علم والا ہے۔ کہنے سے نہ گھبرائے۔

(5) ایمان میں صبر کی وہ حیثیت ہے جیسی جسم میں سر کی، اسکا ایمان کامل نہیں جو بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے۔

10: اللہ پاک کے گمنام بندوں کے لیے خوشخبری ہے! وہ بندے جو خود تو لوگوں کو جانتے ہیں لیکن لوگ انہیں نہیں پہچانتے، اللہ کریم نے (جنت پر مقرر فرشتے) حضرت رضوان علیہ السلام کو ان کی پہچان کرا دی ہے یہی لوگ ہدایت کے روشن چراغ ہیں اور اللہ پاک نے تمام تاریک فتنے ان پر ظاہر فرما دیئے ہیں۔ اللہ پاک انہیں اپنی رحمت (سے جنت) میں داخل فرمائے گا۔ یہ شہرت چاہتے ہیں نہ ظلم کرتے ہیں اور نہ ہی ریاکاری میں پڑتے ہیں۔

11: اے لوگو! علم کے سر چشمے ،رات کے چراغ (یعنی راتوں کو جاگ کر عبادت الٰہی کرنے والے)، پرانے لباس اور پاکیزہ دل والے بن جاؤ، اس کی وجہ سے آسمانوں میں تمھاری شہرت ہو گی اور زمین میں تمھارا ذکر بلند ہو گا۔

12: جب تم کسی چیز کو حاصل کرنا چاہو تو پھر اس میں ایسے لگ جاؤ کہ بس ہر وقت اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہو۔

13: جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کریم کی تلاوت کرے، اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں ہیں اور جو بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 50 نیکیاں ہیں اور جو نماز کے علاوہ باوضو تلاوت کرے اس کے لئے 25 نیکیاں ہیں اور جو بغیر وضو کرے اس کے لئے 10 نیکیاں ہیں اور رات کا قیام (یعنی عبادت) افضل ہے کیونکہ اس وقت دل زیادہ فارغ ہوتا ہے۔

14: تین عادتیں مردوں میں بری مگر عورتوں میں اچھی ہیں: (1) بخل (2) خود پسندی اور (3) بزدلی۔ وضاحت: کیونکہ عورت بخیل (یعنی کنجوس) ہوگی تو اپنے اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے گی۔ خود پسند ہوگی تو ہر کسی سے نرم گفتگو ناپسند کرے گی اور بزدل ہوگی تو ہر شئے سے گھبرائے گی، لہٰذا گھر سے باہر نہیں نکلے گی اور اپنے شوہر کے ڈر سے تہمت کی جگہوں سے بچے گی۔

15: اے تاجرو! اپنا حق لو اور دوسروں کا حق دو، سلامتی میں رہو گے اور تھوڑے نفع کو مت ٹھکراؤ ورنہ زیادہ نفع سے محروم ہو جاؤ گے۔

16: تمھارا سچا دوست وہ ہے جو تمھارا ساتھ دے اور تمھارے فائدے کے لئے خود کو نقصان پہنچائے۔ جب تمھیں گردش زمانہ پہنچے (یعنی تمھارے حالات تنگ ہو جائیں) تو تمھارا سہارا بنے اور تمھاری حفاظت کے لئے اپنے چادر پھیلا دے۔

17: بدبخت ابن ملجم کے زخمی کرنے پر نواسۂ رسول امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ اپنے پیارے ابا جان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لخت جگر سے فرمایا: بیٹا 8 باتیں یاد رکھنا: (1) سب سے بڑی دولت عقلمندی ہے (2) سب سے بڑی غربت بے وقوفی ہے (3) سب سے زیادہ وحشت وگھبراہٹ تکبر ہے، (4) سب سے زیادہ بزرگی وکرم خوش اخلاقی اور اچھا کردار ہے۔

بیٹا! ان چار چیزوں سے ہمیشہ بچنا: (1) بے وقوف کی دوستی سے، اگرچہ وہ نفع پہنچانا چاہتا ہے لیکن آخر کار اس سے تکلیف ہی پہنچتی ہے (2) جھوٹے ساتھی سے، کیونکہ وہ قریب کو دور اور دور کو قریب کر دیتا ہے (3) کنجوس کے ساتھ سے، اس لیے کہ وہ تم سے ان چیزوں کو چھڑا دیتا ہے جن کی تمہیں سخت ضرورت ہو اور (4) فاجر (یعنی گناہ گار) کی دوستی سے اس لیے کہ وہ تمھیں تھوڑی چیز کے بدلے بیچ ڈالے گا۔

18: جب مجھ سے کوئے ایسی بات پوچھی جائے جس کے جواب میں کہتا ہوں کہ اللہ پاک بہتر جانتا ہے کہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں تو اس وقت مجھے خوب راحت پہنچتی ہے اور میرا یہ جواب خود مجھے بہت پسند و مرغوب ہے۔

19: ریاکار کی تین علامتیں ہیں جب اکیلا ہو تو عبادت میں سستی کرے اور نوافل بیٹھ کر پڑھے اور جب لوگوں میں ہو تو سستی نہ کرے بلکہ عمل زیادہ کرے اور جب لوگ اس کی تعریف کریں تو عبادت زیادہ کرے، اگر لوگ برائی کریں تو چھوڑ دے۔

20: جو جنت کا امیدوار ہوا اس نے نیکیوں میں جلدی کی، جو جہنم سے ڈرا اس نے خود کو ناجائز خواہشات سے روک دیا اور جسے موت کا یقین آگیا اس نے لذات دنیا کو ختم کر دیا۔

21: آنکھیں شیطان کا جال ہیں۔ آنکھ سریع الاثر (جلد اثر قبول کرنے والا) عضو ہے۔ اور بہت ہی جلد ہار جاتا ہے، جس کسی نے اپنے جسمانی اعضاء کو اللہ پاک کی عبادت میں استعمال کیا اس کی امید پوری ہوئی اور جس نے اعضائے بدن کو خواہشات کے پیچھے لگا دیا اس کے اعمال باطل ہو گئے۔

اللہ کریم حضرت مولیٰ علی مشکل کشا کا صدقہ ہمیں علم نافع اور فہم کامل عطا فرمائے۔ آمین

۞ کسی عقلمند نے کہا ہے جو اپنی رائے کو اچھا سمجھے تو اس کی رائے باطل ہو جاتی ہے۔
اور جو شخص عقلمندوں کی باتیں سننا ترک کر دے اس کی عقل مر جاتی ہے۔
ہر بیماری کی کوئی دوا ہوتی ہے جس سے اس کا علاج کیا جاتا ہے لیکن حماقت ایسی بیماری ہے جو علاج کرنے

والوں کو عاجز کر دیتی ہے۔

۞احمق کی بات کے جواب میں خاموش رہنا ہی اس کا جواب ہے۔

۞حضرت سیدنا سہل رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

چار خصلتوں کے بغیر ابدال کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا

۱: پیٹ کو بھوکا رکھنا

۲: بیداری

۳: خاموشی

۴: لوگوں سے دور رہنا۔

۞اللہ عزوجل کی ذات پر بھروسہ کرنا سب سے پاکیزہ امید اور کامل عمل ہے۔

۞جو دنیاوی عطاؤں پر بہت زیادہ خوش ہوتا ہے وہ مصائب میں بہت زیادہ گھبراتا ہے۔

۞جلدباز کو خوشی نہیں ملتی، غصیلے کو سرور نہیں ملتا اور بیزار شخص کو کوئی دوست نہیں بناتا۔

۞فضول گوئی سے بچو کیونکہ یہ تمہارے چھپے ہوئے عیبوں کو ظاہر کرتی ہے اور تمہارے خاموش دشمن کو متحرک کرتی ہے۔

۞افلاطون سے پوچھا گیا کہ کون سی شے ایسی ہے جسے کہنا اچھا نہیں اگرچہ وہ حق ہو اس نے کہا انسان کا بلا ضرورت اپنی تعریف کرنا۔

۞آدمی اپنے کلام کے ذریعے پہچانا جاتا ہے اور اپنے کام کے ذریعے معروف ہوتا ہے لہذا درست بات کہو اور اچھا کام کرو۔

۞خاموشی اختیار کرو اور سچے بن کر رہو کیونکہ خاموش حفاظت کرنے والی اور سچائی عزت دلانے والی ہے۔

۞جو ہمت والے کاموں میں آگے بڑھتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوتا ہے اور جس کی ہمت بڑی

ہواس کی قیمت بھی زیادہ ہوتی ہے۔

۞افضل نیکی کسی غم زدہ اور پریشان حال کی مدد کرنا ہے۔

۞جسے آنسو دیکھ کر بھی رحم نہیں آتا اس سے نعمت چھین لی جاتی ہے

۞وہ لوگ بدترین ہیں جو ظالم کی مدد کرتے ہیں اور مظلوم کو ذلیل ورسوا کرتے ہیں۔

۞جو نامناسب گفتگو کرتا ہے اسے ناپسندیدہ باتیں سننی پڑتی ہیں۔

۞زبان کا زخم تلوار کے زخم سے زیادہ سخت ہے۔

۞جاہل کی بکواس پر خاموش رہنا اس کے لئے بھرپور جواب اور اس کے لئے خوب تکلیف کا باعث ہے۔

۞جس کی جان پہچان بڑھ جاتی ہے اس کی معلومات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

۞جو ہمیشہ سستی میں رہتا ہے اس کی امیدیں پوری نہیں ہوتیں۔

۞بھائیوں سے دشمنی رکھنا رسوائی کی علامت اور دوست سے بگاڑنا بے توفیقی ہے۔

۞جو جلدی کرتا ہے وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔

۞جس کی آراء کمزور ہوتی ہے اس کے دشمن قوی ہوتے ہیں۔

۞عاقل کا گمان جاہل کے یقین سے زیادہ صحیح ہوتا ہے۔

۞ایسا دروازہ نہ کھولو جس کے بند کرنے سے عاجز آجاؤ اور ایسا تیر نہ پھینکو جو تمہاری طرف لوٹ کر آئے تو اسے روک نہ پاؤ۔

۞ہر انسان کا ایک محب ہوتا ہے جو اس کی تعریف کرتا ہے اور ایک دشمن ہوتا ہے جو اس کی عیب جوئی کرتا ہے۔

۞بھوک عاجز کرنے والی چیز ہے۔

۞جھوٹا شخص متہم ہوتا ہے اگرچہ اس کا لہجہ سچا اور دلیل واضح ہو۔

۞سب سے بڑا گناہ عیوب کو اچھا سمجھنا ہے۔BBC7

۞اگر آپ جلد نتائج کے خواہاں رہتے ہیں تو میں آپ کو بتادوں کہ کامیابی میں بڑا وقت لگتا ہے!

۞آگے وہی پڑھ سکتا ہے جو تبدیلی قبول کرتا ہے۔

۞اگر ہمیں کوئی بات سمجھ نہیں آرہی تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ غلط ہے۔

۞دنیا میں کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو دوسروں کی دیکھا دیکھی ناکام ہو رہے ہیں۔

۞اصل یہ دیکھنا ہے کہ اگر آج کوئی بلندی تک پہنچا ہے تو اس نے اپنا آغاز کہاں سے کیا؟ مثال کے طور پر ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے اپنا مکان بنایا ہے۔ دیکھا جائے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے گھر تو سبھی لوگ بناتے ہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ اس کے خاندان میں پہلے کسی نے اپنا گھر نہ بنایا ہو تو یہ اس کے لئے بہت بڑی بات ہوگی۔

۞جو آدمی اپنے آپ کو فتح کرلیتا ہے اس کے لئے دنیا فتح کرنا مشکل نہیں ہے۔

۞ جتنے بھی خوف ہیں انہیں دور کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ خوف کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔

۞باہر کی دنیا سے لڑنا آسان ہوتا ہے جب کہ اندر کی دنیا سے لڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

۞استاد وہ نہیں جو کتاب پڑھائے، اصل استاد تو وہ ہے جس کی بات دلوں کو چھو جائے!

۞استاد کی حیثیت سے آپ کے اندر کوئی ایسا انداز ضرور ہونا چاہیے جو بچے کا دل موہ لے۔

۞استاد علم نہیں دیتا، استاد علم کی پیاس دیتا ہے۔ اگر پیاس مل جائے تو علم خود چل کر آتا ہے۔

۞نااہل انسان بچوں کو پڑھائے گا تو آنے والی نسلیں برباد ہو جائیں گی۔

۞لیڈر کا کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ پوری ٹیم تیار کرتا ہے اور کھوٹے سکوں کو بھی چلاتا ہے۔ اگر آپ کھوٹے سکے چلانا جانتے ہیں تو پھر آپ لیڈر رہیں۔

۞سو بھیڑوں کا لشکر ہو، اگر ان کی امامت شیر کر رہا ہو تو بھیڑیں خود کو شیر سمجھیں گی اور اگر سو شیروں کا لشکر

ہواور ان کی امامت بھیڑ کر رہی ہو شیر بھی بھیڑ بن جائیں گے۔

۞اگر آپ کی زندگی میں کوئی مقصد ہے تو پھر آپ عام انسان نہیں ہیں۔ آپ دنیا کے خوش قسمت ترین انسان ہیں۔

۞اگر آپ کسی اچھی سی بیکری میں جاتے ہیں تو آپ وہاں جا کر دیکھتے ہیں کہ ایک اچھا سا کیک رکھا ہے آپ اسے کھاتے بعد میں ہیں، سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ یہ کتنا خوبصورت ہے، یہ دیکھنے میں کیسا لگتا ہے، دیکھنے سے اندازہ کرتے ہیں کہ یہ بڑا ذائقہ دار ہو گا۔ آپ پیسے دیتے ہیں اور کیک اٹھا کر گھر لے آتے ہیں۔ اس کی نفاست بتاتی ہے کہ کیک اچھا ہے ذائقے دار ہے یہ بعد کی بات ہے کہ اچھا نکلتا ہے یا نہیں۔ سب سے پہلے ہماری آنکھ دیکھتی ہے کہ وہ چیز اچھی ہے یا نہیں۔ کیک کی طرح ہمیں بھی لوگ اسی طرح دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

۞اچھا استاد اپنی چال ڈھال سے، انداز سے بتا دیتا ہے کہ وہ استاد ہے۔

۞ایسے بنو کہ ایک بار ملنے والا بھی یہی کہے کہ واقعی ایک انسان ملا تھا جو بہت زیادہ شائستہ تھا۔

۞جو کچھ ہو رہا ہے اسے قبول کرنا سیکھئے۔

۞کسی کے بڑے بڑے کاموں کو نہ دیکھو، ہمیشہ دیکھو کہ وہ چھوٹے چھوٹے کام کیسے کرتا ہے کیونکہ انسان کے شعور کی پہچان چھوٹے چھوٹے کاموں سے ہوتی ہے۔

۞دنیا میں بے شمار لوگ ناکام ہو رہے ہیں تاکہ آپ ناکام نہ ہوں۔

۞دنیا میں سمجھدار وہ ہے جو اپنی غلطیوں سے سیکھے، جبکہ زیادہ سمجھ دار وہ ہے جو دوسروں کی غلطیوں سے سیکھے۔

۞تجربہ بہت بڑا امرشد ہے۔

۞علم جہاں سے ملے جس شکل میں ملے اسے ضرور حاصل کیجیے یہی چیز سردار بناتی ہے یہی مخدوم بناتی ہے، یہی بڑا انسان بناتی ہے۔

۞ سچا اکیلا بھی چلے تو زمانہ ساتھ چلتا ہے اور جھوٹا زمانے کو لے کر بھی چلے تو ایک دن سب اس کا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔

۞ لوگوں کی رفتار اس وجہ سے تیز نہیں ہوتی کہ انہیں پتا ہی نہیں ہے کہ کرنا کیا ہے اور کیا نہیں کرنا۔

۞ پریشانی میں سب سے پہلے جو چیز آپ سے چھن جاتی ہے، وہ پریشانی حل کرنے کی صلاحیت ہے۔

۞ جو لوگ آپ کا ریڈ سگنل نہیں بنتے، ان سے ملیں۔ ان کے ساتھ وقت گزاریں کیونکہ یہ لوگ آپ کے لئے زندگی میں گرین سگنل ہیں۔

۞ زندگی میں اگر سنجیدگی نہیں آئی تو پھر علم نہ آیا۔

۞ اگر انسان کے اندر طاقت زیادہ ہو، جذبہ زیادہ ہو تو پھر سامنے آنے والی ہر رکاوٹ چھوٹی ہو جاتی ہے۔

۞ عقل و فہم اور توانائی رکھنے والا بہت بے چین رہتا ہے کیونکہ اسے یہ احساس، ادراک ہوتا ہے کہ مجھے زندگی ایک بار ملی ہے، اس میں بہت کچھ کیسے کر جاؤں؟

۞ آدمی سوشل ہو تو اپنا ایک حلقہ آباد کر لیتا ہے اور اگر سوشل نہ ہو تو سگے بھائی بھی بیگانے ہو جاتے ہیں۔

۞ زندگی کا مقصد، بامقصد زندگی ہے!

۞ خوش نصیب وہ ہے جو دنیا میں آیا اور دنیا کو کچھ دے کر گیا۔

۞ ہر سچا انسان بہادر ہوتا ہے۔

۞ جس کی زندگی میں کوئی منزل ہے، اس کے لیے معاف کرنا، جان چھڑانا، تنقید کو برداشت کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔

۞ وہ لوگ جن کو تنظیم کرنی نہیں آتی، جو چیزوں کو اچھا منظم کرنا نہیں جانتے، انہیں زیادہ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۞ دنیا میں سب سے زیادہ خطرے میں وہ انسان ہے جو کنفیوز ہے۔

۞ مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے، اسی طرح مثبت لوگوں کا حلقہ بھی مثبت ہوتا ہے اور منفی لوگوں

کا حلقہ بھی منفی ہوتا ہے۔

۞آپ وہ غم نہ پالیں جس سے کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

۞جن گھروں میں ہر وقت لڑائی جھگڑے رہتے ہیں ان کے بچے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۞ناامید کرنے والے لوگ بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔

۞ایک طالب علم کلاس میں سویا ہوا ہے جب وہ اٹھتا ہے تو دیکھتا ہے کہ استاد نے بورڈ پر کچھ سوالات لکھے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ انہیں کل حل کر کے لانا ہے، طالب علم گھر چلا جاتا ہے وہ گھر جا کر ان سوالوں کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ساری رات لگا رہتا ہے۔ صبح تک وہ سارے سوال حل کر لیتا ہے۔ ان کے جواب اسے مل جاتے ہیں۔ جب کلاس روم میں جاتا ہے تو استاد کے سامنے وہ جواب رکھ دیتا ہے استاد بڑا حیران ہوتا ہے۔ وہ پوری کلاس کو بتاتا ہے کہ یہ اس نے کیسے حل کر لئے کیونکہ میں تو کل کہہ رہا تھا کہ انہیں حل نہیں کیا جا سکتا۔ بچہ استاد کی طرف حیرانگی سے دیکھتا ہے اور سوچتا ہے کہ استاد نے یہ کب کہا تھا۔ اسے یاد آتا ہے کہ جب استاد یہ کہہ رہا تھا کہ ان سوالوں کو حل نہیں کیا جا سکتا تب میں کلاس میں سویا ہوا تھا۔ اگر ہم اپنے رویے کو مثبت کر لیں کہ چیزیں اتنی مشکل بھی نہیں ہیں تو یقین کیجیے کہ بے شمار ناممکنات ہمارے لئے ممکنات بن سکتے ہیں۔

۞اپنے آپ کو بہادر سمجھنے اور کہنے والے اکثر بزدل ہوتے ہیں۔

۞کسی دن کسی ایسے فرد کے ساتھ کھڑے ہوں جس کے پاس آنکھیں نہیں ہیں، اگر آپ میں احساس زندہ ہے تو پھر آپ اپنی آنکھوں کی قدر کریں گے۔

۞وہ بندہ ذہنی دباؤ میں زیادہ ہوتا ہے جو یہ چاہتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی میری طرح ہو جائیں۔

۞اگر آپ کسی کے ساتھ دو گھنٹے رہتے ہیں تو ان دو گھنٹوں کے عوض آپ کو جو خیالات ملتے ہیں وہ آپ کی کمائی ہوتی ہے، یہ خیالات مثبت بھی ہو سکتے ہیں اور منفی بھی۔

۞خود پر اعتماد بھی لازم ہے، عاجزی کے معنی یہ نہیں کہ ہم احساس کمتری کا شکار ہو جائیں۔

۞مقاصد کے حصول کا انحصار فہم و فراست پر، اعلیٰ مرتبہ کے حصول کا انحصار علم پر، اور کردار کی پاکیزگی کا انحصار طرزِ زندگی پر ہے۔

۞تقریر ہمیشہ تیاری کر کے کرو، اگر تم نے بغیر تیاری کے تقریر کی اور ادھر ادھر کی باتیں کر کے ایک گھنٹہ پورا کر لیا تو اگر 500 آدمیوں نے تمہاری تقریر سنی تو گویا تم نے قوم کے 500 گھنٹے ضائع کر دیے۔

۞ ہر دینی مسئلہ کسی بھی انسان کو معلوم نہیں ہوتا۔ زندگی اسی میدان میں گزر جائے تب بھی ہزاروں مسائل ایسے ہوتے ہیں جن کی ابجد سے بھی شد بد نہیں ہوتی۔ اس لیے مسئلہ نہ آنے کو کبھی اپنی بے عزتی سمجھتے ہوئے کسی کو غلط نہ بتاؤ بلکہ تحقیق کر کے پوچھنے والے کو صحیح مسئلہ بتاؤ۔

۞میں قائداعظم محمد علی جناح کو برصغیر کا سب سے بڑا سیاستدان سمجھتا ہوں جنہوں نے انگریز جیسی مکار اور ہندو جیسی متعصب قوم سے خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر پاکستان لے لیا. قائداعظم نے ہندوستان سے پاکستان تو بنا لیا لیکن وہ پاکستان کو پاکستان نہ بنا سکے کیونکہ ان کے پاس اپنی فکر کے حامل افراد نہیں تھے. اس لئے کسی بھی قائد پر لازم ہے کہ وہ پہلے اپنی فکر کے حامل افراد تیار کرے ورنہ اس کی تمام محنت رائیگاں چلی جائیں گی.

۞راہِ وفا میں ہر سو کانٹے دھوپ زیادہ سائے کم
لیکن اس پر چلنے والے خوش ہی رہے پچھتائے کم
دشت طلب میں تنہا نکلو یا پھر اس کے ساتھ چلو
جس کی ٹھوکر راہ نکالے راہ میں ٹھوکر کھائے کم

۞دارالعلوم ایک باغ ہوتا ہے اور اس باغ کا کوئی خشک تنا بھی عبث نہیں ہوتا وہ بھی کہیں نہ کہیں شہتیر کا کام دے گا۔

۞اللہ تعالیٰ کی حمد کی اعلیٰ ترین صورت نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

۞محبت کو سمجھنا ہے تو ناصح خود محبت کر۔

کنارے سے کبھی اندازۂ طوفان نہیں ہوتا۔

۞جس قوم کو پرانے شہیدوں کے ماتم سے فرصت نہ ملے وہ نئے شہید پیش نہیں کر سکتی۔

۞اگر کسی جگہ اندھیرا ہو تو اندھیرے کو کوسنے یا برا بھلا کہنے سے اندھیرا چھٹ نہیں جائے گا۔ اندھیرا دور کرنے کا صرف ایک طریقہ ہے کہ وہاں ایک شمع روشن کر دی جائے۔

یعنی دوسروں کو برا بھلا کہنے کے بجائے اگر مثبت اور تعمیری کام کیا جائے تو حق کا اجالا پھیلتا ہی چلا جاتا ہے۔

۞خود کو منوانے کے لئے لوگوں کے اردگرد نہ گھومیں بلکہ جہد مسلسل اور سعی پیہم میں مشغول رہیں لوگ آپ کو مانیں گے بھی اور آپ کے اردگرد بھی گھومیں گے۔

۞اپنے سے چھوٹے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنا اولوالعزم یعنی ہمت و حوصلے والے لوگوں کا کام ہے۔

۞ہمارے بڑے چھوٹوں کی ڈھارس بندھا کر انہیں بڑا بنا دیتے تھے۔

۞وقت عرس صاحب مزار کی جو توجہ اپنے مہمان پر ہوتی ہے وہ صرف اسی موقع پر ہوتی ہے، اس سے پہلے یا بعد والی حاضری بھی بڑی برکت والی ہے مگر عرس کی حاضری کی بات جداگانہ ہے۔ فیوض و برکات کے حصول کا سب سے اہم موقع عرس پاک ہوتا ہے۔

۞اگر آپ اڑنا چاہتے ہو تو اپنے بال و پر کے ساتھ اڑ سکتے ہو، کسی کے پروں پر بھروسہ کرنے والا کبھی پرواز نہیں کر سکتا۔

۞درویش جتنا بھی مصروف ہو مخلوق کے غم بانٹنے کے لیے بالکل فارغ ہوتا ہے۔

۞اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے نظر رحمت پھر جانے کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنا قیمتی وقت بے سود مشاغل میں برباد کر دیتا ہے۔

۞نیت جتنی بھی اچھی ہو غلط کام غلط ہی رہتا ہے۔

۞جو وفادار ہوا کرتے ہیں وہ عشق کا راستہ چھوڑ کر ادھر ادھر نہیں ہوا کرتے۔

۞ عبدیت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان کی راہ میں پھولوں کی سیج بچھی ہو یا نوک دار کانٹے، لوگ اس کے ہاتھ چومیں یا پتھر ماریں اسے ہر حال میں رضائے محبوب میں مگن رہنا چاہیے۔

نفع نقصان کی سطح سے اوپر اٹھ کر صرف اور صرف رضائے الٰہی پر نظر رکھنی چاہیے۔ جب بندہ اس عزم مصمم کے ساتھ رضائے حبیب کی طلب میں نکلتا ہے تو محبوب ازلی کی رحمتیں اپنے بندے کا دوڑ کر استقبال کرتی ہیں اور اسے دارین کی سعادتوں سے نواز دیا جاتا ہے، اسے دونوں جہاں کی عزّتوں کے تاج پہنا دیے جاتے ہیں.

۞ قبیح کو قبیح کہنے میں اپنا وقت ضائع نہ کرو بلکہ اپنے محبوب کے حسن و جمال کو اس طرح بیان کرو کہ لوگ جان جائیں کہ حسن و جمال کیا ہوتا ہے۔ جب حسن و جمال کی سمجھ آجائے گی تو ہر شخص قبیح کی قباحت کو بڑی اچھی طرح سمجھ لے گا۔

۞ میرے مولا یہ محبت کا چشمہ بھی کیا چشمہ ہے کہ میں نے اس کا ایک قطرہ چکھا تھا اور رو رو کے دریا بہا چکا ہوں۔

۞ دل کوئی آئینہ تو نہیں جس میں ہر کوئی اپنا منہ دیکھ لے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عقیق کے ٹکڑے پر صرف آپ ہی کا نام لکھا ہوا ہے۔

۞ اگر تم کو کوئی چھوٹا سا اختیار ملا ہے اور تم اس میں بھی انصاف نہیں کرتے تو جب تمہیں کوئی بڑا اختیار ملے گا تو وہاں کیا کرو گے ؟

جو انسان کسی چھوٹی سطح پر انصاف نہیں کر سکتا وہ بڑی سطح پر کیسے صاف کر سکتا ہے۔ جو بندہ ایک روپے کی بددیانتی کر سکتا ہے اور وہ کر لے اور ایک بندہ ایک کروڑ روپے کی بددیانتی کر سکتا ہے اور وہ بھی کر لے تو دراصل بددیانتی کرنے میں دونوں برابر ہیں۔ اگر روپے والا کروڑوں کی بددیانتی کر سکتا تو غالب گمان یہی ہے کہ وہ ضرور کرتا۔ دوسروں کو الزام دینے سے بہتر ہے کہ انسان یہ دیکھ لے کہ جس سطح پر میں ہوں کیا میں وہاں امانت دار اور فرض شناس ہوں !

۞حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

دنیا کی عزت، مال اور آخرت کی نیک اعمال کی وجہ سے ہے۔

۞حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دنیا کی فکر دل میں اندھیرا جبکہ آخرت کی فکر روشنی اور نور پیدا کرتی ہے۔

۞کسی حکیم کا قول ہے کہ:

صغیرہ گناہوں کو حقیر تصور نہ کرو کیونکہ اس سے کبیرہ گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

۞سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ:

تین چیزوں کو تین چیزوں سے حاصل نہیں کیا جاسکتا، مالداری کو آرزوؤں سے، جوانی کو خضاب سے اور صحت کو دواؤں سے۔

۞حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لوگوں سے حسن سلوک کرنا نصف عقل ہے اور سمجھ داری کے ساتھ سوال کرنا نصف علم ہے اور اچھی تدبیر اختیار کرنا نصف زندگی ہے۔

۞حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

جس نے دنیا کو ترک کیا اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے اور جس نے گناہوں کو چھوڑا فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں اور جو مسلمانوں سے اپنی حرص ختم کرلیتا ہے تو وہ مسلمانوں کا پیارا ہو جاتا ہے۔

۞حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

بہت سے لوگ خود پر نعمتوں کی فراوانی کی بنا پر نڈر و بے باک ہیں اور بہت سے اپنی تعریف سننے کے باعث فتنوں میں مبتلا ہیں اور بہت سے پردہ پوشی کی وجہ سے دھوکے میں گرفتار ہیں۔

۞ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

کوئی ایسی صبح نہیں ہوئی کہ شیطان نے میرے پاس آکر یوں نہ کہا ہو کہ آج کیا کھائے گا؟ کیا پہنے گا؟ اور کہاں رہے گا؟ بس میں اسے ان سوالوں کا ہر روز یہی جواب دیتا ہوں کہ موت کا غم و فکر کھاؤں گا۔ کفن پہنوں گا اور قبر کو ٹھکانا بناؤں گا۔

۞ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

تین قلعہ انسان کو شیطانی مکر و فریب سے بچاتے ہیں۔

-مسجد

-اللہ تعالیٰ کا ذکر

-قرآن پاک کی تلاوت۔

۞ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

سمندر چار ہیں۔

-خواہشات، یہ گناہوں کا سمندر ہے۔

-نفس، یہ تمناؤں کا سمندر ہے۔

-موت، یہ زندگیوں کا سمندر ہے۔

-قبر، یہ ندامتوں کا سمندر ہے۔

۞ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

میں نے عبادت کا مزہ چار اشیاء میں پایا

-اللہ کے فرائض کی ادائیگی میں

-اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں

-اللہ کی رضا کے حصول کی غرض سے نیکی کا حکم دینے میں

-اللہ تعالی کے غضب سے محفوظ رہنے کے لئے برائی سے روکنے میں۔

۞آپ ہی کا فرمان ہے چار چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا ظاہر باعث فضیلت اور ان کا باطن بمنزلہ فرض ہے۔

۞نیک لوگوں سے میل جول رکھنا سبب فضیلت ہے اور ان کی پیروی کرنا فرض ہے۔

۞تلاوت قرآن 'وجہ فضیلت ہے اور اس پر عمل کرنا فرض ہے۔

۞زیارت قبور باعث فضیلت ہے اور اس کی تیاری فرض ہے۔

۞مریض کی عیادت کرنا باعث فضیلت ہے اور اس سے عبرت حاصل کرنا فرض ہے۔

۞حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خدا کی قسم میں جب بھی کسی آزمائش میں مبتلا ہوا، اللہ تعالی نے مجھے چار نعمتوں سے نوازا۔

-وہ بلا میرے کسی گناہ کا نتیجہ نہ تھی۔

-وہ بلاء، دوسری بے شمار بلاؤں کے مقابلہ میں چھوٹی تھی۔

-میں نے اس کی بناء پر راضی برضاء رہنے کا ثواب حاصل کیا۔

-اس صبر کی بدولت مجھے اللہ تعالی سے ثواب کی امید واثق رہی۔

۞حضرت حاتم اصم علیہ الرحمہ کا قول مبارک ہے کہ:

چار چیزوں کی قدر صرف چار قسم کے لوگ ہی بہتر جان سکتے ہیں:

-جوانی کی قدر، بوڑھے۔ -خیر وعافیت کی قدر، مصیبت میں مبتلا حضرات

-صحت کی قدر، بیمار اور -زندگی کی قدر، مردے۔

۞حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

۞چار اشیاء ایسی ہیں کہ جو قلیل مقدار میں بھی کثیر ہیں

-درد -تنگدستی -آگ -دشمنی

۞حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان ہے: اعمال میں سے چار کا اختیار کرنا مشکل ترین ہے:

-شدید غصے کے وقت معافی

-تنگدستی کے باوجود سخاوت

-تنہائی میں باوجود گناہ پر قادر ہونے کے پاکدامنی

-جس سے کسی نفع کی امید یا کسی نقصان کا خوف ہو اس کے سامنے حق بات کہنا۔

۞آقائے نامدار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

جب اللہ تعالی کسی کو پانچ نعمتیں عطا فرماتا ہے تو اسے پانچ مزید عطا فرما دیتا ہے:

-جسے شکر کی توفیق عطا کرے اسے نعمتوں میں زیادتی بھی عطا فرماتا ہے۔

-جسے دعا کا تحفہ دے اسے قبولیت کا انعام بھی عطا فرماتا ہے۔

-جسے استغفار کا شعور عطا فرمائے اس کے لئے مغفرت کا پروانہ بھی جاری فرما دیتا ہے۔

-جسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے اسے قبولیت کا شرف بھی عطا فرماتا ہے۔

اور جسے صدقہ خیرات کا جذبہ دیتا ہے اسے قبولیت کی سعادت سے بھی نوازتا ہے۔

۞حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اندھیرے پانچ ہیں جن کے چراغ بھی پانچ ہیں:

-دنیا کی محبت تاریکی ہے اور اس کا چراغ تقوی و پرہیز گاری ہے۔

-گناہ اندھیرا ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے۔

-قبر تاریک ہے اور اس کا چراغ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

-آخرت بھی اندھیروں پر مشتمل ہے اور اس کا چراغ، نیک اعمال ہیں۔

-پل صراط اندھیرا ہے اور اس کا چراغ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم (کی ذات پر) یقین رکھنا ہے۔

۞ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ "اگر مجھے لوگوں کی طرف سے اپنی جانب علم غیب کے دعوی کرنے کا خوف نہ ہوتا تو میں پانچ قسم کے افراد کے بارے میں یقینی طور پر گواہی دیتا ہے کہ وہ اہل جنت سے ہیں۔

۱: اہل و عیال رکھنے والا، فقیر مسلمان۔

۲: وہ عورت کہ جس سے اس کا شوہر راضی ہو۔

۳: وہ عورت کے جو خوش دلی کے ساتھ اپنا مہر، شوہر کو بخش دے۔

۴: وہ شخص کہ جس سے اس کے ماں باپ راضی ہوں۔۔

۵: گناہوں سے خالص توبہ کرنے والا۔

۞ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ فرمایا کرتے تھے کہ:

متقین کی پانچ نشانیاں ہیں:

۱: وہ صرف ایسے لوگوں کے ساتھ ہم نشینی اختیار کریں گے جو ان کی اصلاح کرتے رہیں۔

۲: وہ اپنی شرمگاہ اور زبان پر غالب رہیں گے۔

۳: جب انہیں دنیاوی لحاظ سے کوئی بڑی نفع بخش چیز حاصل ہوگی تو اسے اپنے لیے وبال محسوس کریں گے۔۔۔ جبکہ اگر آخرت سے متعلق کوئی قلیل شے بھی حاصل ہوگی تو اسے بہت بڑی غنیمت تصور کریں گے۔

۴: وہ حرام کی آمیزش کے خوف کے سبب حلال سے بھی پیٹ کو نہیں بھریں گے۔

۵: وہ تمام لوگوں کے بارے میں اخروی نجات کا گمان رکھیں گے جب کہ اپنے متعلق ہلاکت کا۔

❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے کہ:

پانچ عادتیں ایسی ہیں کہ کوئی انہیں اختیار کرلے تو دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جائے۔

۱: وقتاً فوقتاً لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورد کرتا رہے۔

۲: جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو انا للہ و انا الیہ راجعون اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے۔

۳: جب کسی نعمت کو پائے تو اس کا شکر ادا کرتے ہوئے الحمد للہ رب العالمین کہے۔

۴: جب کسی (جائز) کام کا آغاز کرے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔

۵: جب اس سے کسی گناہ کا ارتکاب ہو جائے تو یوں کہے، استغفر اللہ العظیم و اتوب الیہ (یعنی میں اللہ العظیم سے مغفرت طلب کرتے ہوئے اس کی طرف رجوع کرتا ہوں)۔

❁ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان ہے کہ:

اللہ نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں پوشیدہ فرمایا ہے۔

۱: اپنے رضا کو طاعت و فرمانبرداری میں۔

۲: اپنے غضب کو نافرمانی میں میں

۳: اسم اعظم کو قرآن میں۔

۴: شب قدر کو رمضان میں۔

۵: درمیانی نماز (یعنی عصر) کو، دیگر نمازوں میں

۶: روز قیامت کو دیگر دنوں میں۔BBC8

❁ بزرگی بلند ہمتی سے ہوتی ہے نہ کہ کم ہمتی سے۔

❁ فضیلت شان و شوکت سے نہیں بلکہ کثرت ادب سے ہے۔

❁ بحث و مباحثہ کے وقت لوگوں کا فضل ظاہر ہوتا ہے۔

❁ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانا بہت بڑی عار ہے۔

۞ پاؤں کی ٹھوکر سے صرف آدمی گرتا ہے جبکہ زبان کی ٹھوکر سے نعمت سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔

۞ مذاق کینے کا باعث ہے.

۞ عقلمندوں کی صحبت اختیار کرنا دلوں کی تعمیر کا باعث ہے۔

۞ کبھی بصارت سے محروم شخص کو درستگی مل جاتی ہے اور بصارت والا اپنے قصد میں غلطی کر جاتا ہے۔

۞ گمنامی برے تذکروں سے بہتر ہے۔

۞ خود پسند کی کوئی رائے نہیں ہوتی اور متکبر کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔

۞ آدمی کسی سے دشمنی مول نہ لے کیونکہ آدمی اگر عاقل سے دشمنی مول لے گا تو اس کی حکمت سے بچنا پڑے گا اور اگر جاہل سے مول لے گا تو اس کی جہالت سے بچنا پڑے گا۔

۞ نرمی و تواضع لوگوں کو مانوس کرتی ہے۔

۞ آدمی کے اچھے اخلاق کے باعث اس کی زندگی خوشگوار ہوتی ہے۔

۞ خاموشی کی کثرت سے ہیبت طاری رہتی ہے۔

۞ تکلیف برداشت کرنے سے سرداری ملتی ہے۔

۞ امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اپنے خطبے میں فرمایا کرتے:

"کہاں ہیں روشن خوبصورت چہروں والے جنہیں اپنی جوانیوں پر ناز تھا؟ اور کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے شہر بنائے اور اپنی حفاظت کے لیے فصیلیں (بلند مضبوط دیواریں) تعمیر کروائیں؟ کہاں ہیں وہ فاتحین! جنگوں میں کامیابی جن کے قدم چومتی تھی؟ زمانے نے ان کا نام و نشان تک مٹا ڈالا، اب وہ قبر کے اندھیروں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو جلدی! نجات حاصل کرو نجات!

۞ حضرت حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اللہ عزوجل جب کسی کو ذلیل و رسوا یا ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے، پھر تم اُس سے حال میں ملوگے کہ وہ لوگوں سے نفرت کرتا ہے اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں اور جب

وہ لوگوں سے نفرت کرتا ہے تواللہ عزوجل اسے مہربانی و شفقت سے محروم کر دیتا ہے۔ پھر تم اس سے اس حال میں ملو گے کہ وہ سخت دل اور بد مزاج ہو جاتا ہے۔ جب وہ اس حالت کو پہنچتا ہے تو اللہ عزوجل اس سے امانت داری سلب فرمالیتا ہے۔ اب جب تم اس سے ملو گے تو اس حالت میں دیکھو گے کہ وہ لوگوں سے خیانت کرتا اور لوگ اس سے خیانت کرتے ہیں۔ جب وہ اس حالت کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا ایمان بھی سلب فرمالیتا ہے جس کی وجہ سے وہ ملعون ہو جاتا ہے۔

۞ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

اگر تمہارے دل پاک ہوتے تو اللہ عزوجل کے کلام سے تمہارا جی کبھی نہیں بھرتا۔

۞ حضرت سیدنا امام محمد ابن سیرین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جب اللہ عزوجل کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں ایک واعظ پیدا فرما دیتا ہے جو اسے نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے۔

۞ حضرت سیدنا ابو سعید حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

علماء کی سزا دل کی موت ہے۔ اور دل کی موت اخروی عمل کے ذریعہ دنیا طلب کرنا ہے۔

۞ جس نماز میں دل حاضر نہ ہو اس کی سزا جلد ملتی ہے۔

۞ حضرت سیدنا ابو یحییٰ مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جس دل میں حزن و غم نہ ہو وہ ویران ہو جاتا ہے جیسا کہ کسی گھر میں کوئی رہائشی نہ ہو تو وہ ویران ہو جاتا ہے۔

۞ حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ فرماتی ہیں:

"جب بندہ نیک کام (اخلاص کے ساتھ) کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے عمل کے عیوب و نقائص اس پر ظاہر کر دیتا ہے پس وہ دوسروں کے عیوب کو چھوڑ کر اپنے عیوب و نقائص دور کرنے میں مشغول ہو جاتا

ہے۔

۞ایک بزرگ فرماتے ہیں:

میں نے جب بھی اذان سنی قیامت کے دن کے منادی کو یاد کیا اور میں نے جب بھی گرمی محسوس کی محشر کی گرمی کو یاد کیا۔

۞امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ اکثر یہ دعا فرماتے:

یا اللہ عزوجل جس کا دل ہم سے تنگ ہو اس کے لیے ہمارا دل کشادہ فرما۔

۞ابو عمر امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مومن بات کم اور عمل زیادہ کرتا ہے اور منافق بات زیادہ اور عمل کم کرتا ہے۔

۞سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جو نیک کام میں حرام مال خرچ کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو پیشاب سے کپڑے کو پاک کرتا ہے، کپڑا پانی ہی سے پاک ہوتا ہے اور گناہوں کو صرف حلال ہی مٹاتا ہے۔

۞داود بن نصیر طائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

دنیا کو ایک دن کی طرح بناؤ جس میں روزہ رکھو اور افطار موت پر کرو۔

۞حسن بن صالح بن حی فرماتے ہیں:

"نیک عمل بدن میں قوت، دل میں نور اور آنکھوں میں روشنی کا سبب ہے اور برا عمل بدن میں کمزوری، دل کی سیاہی اور بینائی سے محرومی کا سبب ہے۔ بعض اوقات شیطان کسی کے لئے برائی کا ایک دروازہ کھولنے کے لئے اچھائیوں کے ۹۹ دروازے کھول دیتا ہے۔

۞حضرت خلیل بن احمد بن عمر بن تمیم فرماتے ہیں:

انسان کا ذہن سب سے زیادہ پاک وصاف (تروتازہ) سحر کے وقت ہوتا ہے۔

۞ انسان اپنی عقل اور ذہن کے اعتبار سے اس وقت کامل واکمل ہوتا ہے جب وہ چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے۔

۞ حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں:

"مومن معافی کا بہانہ تلاش کرتا ہے اور منافق غلطیاں تلاش کرتا ہے"

۞ حضرت سیدنا ابوعلی فضیل بن عیاض فرماتے ہیں:

اپنے مسلمان بھائی کی غلطیوں کو معاف کرنا بہادری ہے۔

۞ جس نے لوگوں کو جان لیا اس نے راحت وسکون کو پالیا۔ (ایضا)

۞ جب اللہ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس کے غم کثیر ہو جاتے ہیں اور جب اللہ کسی بندے کو ناپسند فرماتا ہے تو اس پر دنیا وسیع ہو جاتی ہے۔ (ایضا)

۞ حضرت یحییٰ بن خالد مکی فرماتے ہیں:

۞ جو اچھی بات سنو اسے لکھ لیا کرو اور جب لکھ لو تو اسے یاد کر لیا کرو اور جب یاد کر لو تو اسے بیان کر دیا کرو۔

۞ ہم سے پہلے والے لوگ ہمارے لئے نمونہ تھے اور ہم اپنے بعد والوں کے لئے عبرت ہیں۔

۞ حضرت سیدنا ابوعبداللہ عبدالرحمن بن قاسم فرماتے ہیں:

۞ اللہ عزوجل سے ڈرو بے شک رات کی قلیل عبادت تقوی کے ساتھ کثیر ہے اور بغیر تقوی کے کثیر عبادت قلیل ہے۔

۞ حضرت سیدنا ابومحمد عبداللہ بن وہب بن مالکی فرماتے ہیں:

میں نے نذر مانی کہ جب بھی کسی کی غیبت کروں گا تو ایک روزہ رکھوں گا۔ اس کام نے مجھے مشقت میں ڈال دیا پس اگر غیبت ہوجاتی تو میں ایک روزہ رکھ لیتا پھر میں نے نیت کی کہ جب بھی کسی انسان کی غیبت کروں گا تو ایک درہم صدقہ کروں گا تو تو دراہم کی محبت کی وجہ سے میں نے غیبت چھوڑ دی۔

۞میں نے حضرت سیدنا امام مالک علیہ الرحمہ سے علم کے مقابلے میں ادب زیادہ سیکھا۔(ایضا)
۞حضرت سیدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جو لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہا، اللہ عزوجل اسے قبر کی تکلیف سے بچائے گا۔

۞حضرت سیدنا معروف بن فیروز کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نیک اعمال کے بغیر جنت کی طلب، اتباع سنت کے بغیر شفاعت کی امید اور نافرمانی کے بعد رحمت کی تمنا کرنا حماقت ہے۔

۞حضرت سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

علم وہ نہیں جو یاد کیا بلکہ علم وہ ہے جو نفع دے۔
۞علم حاصل کرنا نفل نماز سے افضل ہے۔
۞اگر علماء اللہ کے ولی نہیں تو اللہ عزوجل کا کوئی ولی نہیں کیوں کہ اللہ عزوجل نے کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا۔

۞حضرت سیدنا ابو خالد بن یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہارون حمال کہتے ہیں: "امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی اولاد سے ایک شخص جس کی علم کی ایک مجلس فوت ہو گئی تھی اس نے حضرت سیدنا یزید بن ہارون رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کی کہ آپ وہ مجھے دوبارہ بیان کر دیں۔ آپ نے فرمایا:
"اے ابو فلاں کیا تجھے معلوم نہیں جو شخص علم کی مجلس سے غیر حاضر رہا وہ محروم ہو گیا اور اس کے دوستوں نے اس کا حصہ لے لیا۔

۞حضرت سیدنا ابو سلیمان عبد الرحمن فرماتے ہیں:

جو دنیا سے مقابلہ کرتا ہے یہ اسے پچھاڑ دیتی ہے۔
۞سچا انسان وہ ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو۔
۞بندہ کو اللہ عزوجل سے قریب کرنے والی چیز محاسبہ ہے۔

۞ہر چیز کا مہر ہوتا ہے اور جنت کا مہر دنیا و مافیہا کو ترک کر دینا ہے۔

۞ہر چیز کی ایک علامت ہوتی ہے اور ذلت و رسوائی کی علامت گریہ و زاری کو ترک کر دینا ہے۔

"جس گروہ کے لئے کوئی غمگین شخص روئے گا اللہ عزوجل اس گروہ پر ضرور رحم فرمائے گا۔

۞حضرت سیدنا ابو فیاض ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تین چیزیں اللہ عزوجل کی انسیت کی علامت ہیں۔

۱: خلوت میں لذت محسوس کرنا۔

۲: لوگوں کی صحبت سے وحشت و گھبراہٹ محسوس کرنا۔

۳: تنہائی کو اچھا سمجھنا۔

۞حضرت سیدنا امام سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کاش سارے عالم کے دکھ مجھے مل جاتے تاکہ تمام لوگوں کو غموں سے رہائی حاصل ہو جاتی۔

۞ابو القاسم جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہم نے تصوف بحث و مباحثہ سے حاصل نہیں کیا بلکہ بھوک، ترک دنیا اور عمدہ و محبوب چیزوں سے قطع تعلقی کے باعث حاصل کیا۔

۞حضرت سیدنا ابو علی دقاق شافعی فرماتے ہیں:

جو حق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے۔

۞حضرت سیدنا علی المرتضٰی شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

عمل کرنے سے زیادہ اس کے قبول ہو جانے کی سعی کرو کیوں کہ عمل مقبول کم نہیں ہوتا۔

۞حضرت ابو القاسم قشیری فرماتے ہیں:

اللہ عزوجل سے ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ دنیا و آخرت میں اللہ عزوجل کی پکڑ سے ڈرے۔

۞امیر المجاہدین علامہ حافظ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میری داڑھی سفید ہو گئی اور بہت کتابیں پڑھیں مگر مجھے ایک روایت بھی ایسی نہیں ملی کہ جس سے پتہ چلے کہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بے وفائی کی ہو اور وہ بچ گیا ہو۔

۞اسلام قربانیوں کا نام ہے چیخنے اور چلانے کا نہیں۔

۞جس کے پاس چار پیسے آجاتے ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنا چھوڑ دیتا ہے ایسی امیری سے انسان غریب ہی بہتر ہے.

۞اسلام کسی کا قرض نہیں رکھتا اگر کسی نے صرف اسلام کے بارے میں کلمہ خیر بھی کہہ دیا تو اسلام اس جملے کے صدقے میں ہزاروں لوگوں میں اس کی تعریف کروا دیتا ہے۔

۞باتوں سے بات نہیں بنے گی دین نافذ کرنے کے لئے گھروں سے نکلنا ہو گا۔

۞گنہگار کے لئے معافی ہے غدار کے لیے کوئی معافی نہیں۔

۞صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پیٹ پر پتھر باندھ کر بھی نماز نہیں چھوڑی اور تم اعلی اعلی کھانے کھا کر کہتے ہو کہ دین پر چلنا مشکل ہے۔

۞اگر امت مسلمہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اپنے دلوں میں مزید پیدا کرے۔

۞تجزیوں اور قراردادوں سے بھی کبھی مظلوم مسلمان بچیوں کی عزت محفوظ رہ سکتی ہیں! بیٹیوں کی عزتوں کی حفاظت تب ہی ہوگی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تخت پر ہو گا۔

۞اگر کوئی اسلام کی مدد نہ کرنا چاہے تو اسلام بھی کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہے۔ اسلام تو کمزوروں کو اتنی طاقت دیتا ہے کہ وہ ظالموں کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور فتح یاب ہو جاتے ہیں۔

۞ملفوظات قبلہ بابو جی گولڑوی علیہ الرحمہ:

۞جو خوشی بھیجتا ہے وہی غمی بھی بھیجتا ہے دونوں اسی کی طرف سے ہے، دونوں حالتوں میں بندے کے

لئے خوشنودی ضروری ہے۔

۞ یاد ایک نسبت ہے جو طرفین کو چاہتی ہے، امید ہے کہ اس بنا پر ہم بھی کسی کی یاد سے محروم نہیں ہو سکتے۔ خدا اس نسبت کو قائم رکھے، اسی کے آسرے پر وقت گزار رہے ہیں۔

۞ اسی کے دست قدرت میں سب کچھ ہے اسی کی حکومت اسی کا حکم، اسی کا تصرف، اسی کے فضل کے مستحق ہیں، سب محتاج ہیں وہ سب کا محتاج الیہ، اسی کے ہیں جیسے بھی ہیں، وہی مالک ہے، وحدہٗ لاشریک ہے، سوائے اس کے اور کون ہے؟ کوئی نہیں۔

۞ شیخ کامل کے تصور سے یہی غرض ہوگی کہ اپنے آپ کو اس میں فنا کرنا اور اپنی صورت اور عبادت کو اسی کی صورت و عبادت سمجھنا۔ گویا وہی کر رہا ہے تاکہ اس کے مقام تک رسائی ہوتے ہوتے اسی کی صورت اور سیرت ہو جائے۔

۞ یہ دار فنا ہے ہر ایک نے اپنے اپنے وقت مقررہ پر جانا ہے۔ یہ دار غم 'الم و مصیبت کے لئے ہے۔ اس میں کون خوش ہے، کوئی بھی نہیں۔ ہاں صرف وہی خوش قسمت ہیں جنھوں نے اس سے یاری لگائی اور اس کی راہ میں جان دی۔ ان کا غم بھی راحت ہے۔ اللہ تعالی ان کے طفیل ہم گناہ گاروں پر بھی رحم فرمائے۔

۞ اخلاص و درد عجیب نعمتیں ہیں انہی کی آج کل کمی ہے بلکہ بالکل مفقود ہو رہے ہیں۔

۞ جو کچھ ہوا عطا سے ہوا' جو کچھ ہوگا عطا سے ہوگا' ناامیدی کسی صورت سے نہیں۔

چوں پذیر فتی تو مارا ز ابتداء
مرحمت کن ہم چنیں تا انتہاء

جب تو نے ابتدا میں ہمیں قبول کیا پس اسی طرح آخر تک رحمت فرما۔

۞ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک دلی مخلص غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا اور پھر وہ محروم رہے کبھی نہیں!

۞ غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے زیر سایہ ہو پھر کھوٹے کیسے ہو سکتے ہو!

۞سلوک کے راستے پر شیطان قدم قدم پر شکوک کی راہ دکھاتا ہے مگر آپ اس طرف خیال نہ کریں بلکہ اپنے ذوق و شوق کو رہبر بنائیں اور مردانہ وار طویل سفر کریں۔BBC9

جواہرِ مسعود ملت

۞جواہرِ مسعود ملت علیہ الرحمہ سے منتخب چند قیمتی موتی۞

ڈاکٹر پروفیسر مسعود ملت محمد مسعود احمد نقش بندی علیہ الرحمہ ایک عظیم صوفی، پیر طریقت، مرّبی، اور محقق و ادیب تھے۔۔۔۔۔آپ کے گراں قدر افکار اتنی جامعیت اور نورانیت و روحانیت کے حامل ہیں کہ انہیں گلدستہ دل میں سجالینا وقت کا تقاضہ بھی ہے اور کامیابی کی ضمانت بھی۔۔۔۔ہم نے حضرت کے ملفوظاتِ عالیہ سے ایک انتخاب آپ کے لئے پیش کیا ہے تاکہ آپ ان قیمتی اور انمول موتیوں کی بدولت حقیقی عزتوں اور کامیابیوں کو پاسکیں۔۔۔ملاحظہ فرمائیں:

1. جو اللہ سے نہیں ڈرتا، سب سے ڈرتا ہے، جو اللہ سے ڈرتا ہے، کسی سے نہیں ڈرتا۔

2۔ جو ماضی کے غم اور مستقبل کے خوف سے آزاد ہوگیا، مطمعن ہوگیا، جو مطمعن ہوگیا کامیاب ہوگیا۔

3. اچھی سیرتیں، اچھی صورتوں سے بہتر ہیں۔

4. جس سے اللہ محبت فرماتا ہے اس سے نفرت کرنے والے ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔

5. مبارک ہے وہ جو مخدوم بن کر بھی خادم بنا رہے۔

6. دوسروں کی خدمت کرنے میں جو لطف آتا ہے وہ اپنی خدمت کرانے میں نہیں۔

7. نکتہ چینیوں سے کوئی نہیں سدھرتا، سدھار' محبت کی فراوانی سے ہوتا ہے، خلوص سے ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔آوازیں کسنے سے نہیں، قریب جاکر دلداری و غمخواری سے ہوتا ہے۔۔۔۔۔اس طرزِ عمل سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے آہن صفت آنِ واحد میں پگھلا دیئے۔۔۔اگر آپ کج خلق اور ترش رو ہوتے تو نوجوانانِ عرب پروانہ وار آپ پر فدا نہ ہوتے۔۔۔۔ یہ ساری فداکاریاں

خُلقِ عظیم کی کرامت ہیں۔

8. محبت سے عاری انسان محبت کا مزہ کیا جانے!

9. ہم اپنے گھروں کو تو صاف کرتے ہیں دلوں کو صاف نہیں کرتے جو مکان سے کہیں اعلٰی اور اہم ہیں۔۔۔۔اسے کیوں نہ صاف کیا جائے۔

10۔ ابلیس کو اللہ تعالی نے بڑی عزت دی تھی، اس کا درجہ بڑا تھا، بڑا وقار تھا مگر جس گھڑی اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے پیٹھ پھیری آن کی آن میں ساری عزت، سارا وقار خاک میں مل کر رہ گیا۔۔۔۔۔وہ سمجھتا تھا کہ اللہ کے محبوبوں سے پیٹھ پھیر کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا توحید ہے۔۔۔۔۔ مگر اللہ تعالی نے بتلایا کہ دل میں اُن کی محبتوں اور عظمتوں کو لے کر اللہ تعالی کے آگے سرنگوں ہونا ہی توحید ہے۔

11. بڑائی کے کام کریں مگر بڑائی کی آرزو نہ کریں۔۔

12. ایسے دوست تلاش کریں جن کی دوستی سے روحانی، اخلاقی اور علمی نفع حاصل ہو، ورنہ تنہائی بہتر ہے۔

13. محبت ایثار چاہتی ہے، قربانی چاہتی ہے۔ محبت صرف محبوب چاہتی ہے، تو محبوب سے محبوب کو طلب کیجئے سب کچھ مل جائے گا۔۔۔۔۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت میں ایسی وارفتگی پیدا کریں کہ ہر وہ چیز اچھی معلوم ہو جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں اچھی ہو۔۔۔۔ خواہ دنیا کچھ ہی کہتی ہو۔۔۔۔اور ہر اس چیز سے بیزار ہو جائیں جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہوں۔۔۔ حدیث میں آتا ہے تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک دیکھنے والے یہ نہ کہنے لگیں کہ "یہ تو دیوانہ ہے"

14. انسان اپنی عادات و اخلاق سے خوبصورت ہوتا ہے۔۔۔۔بہت سے بد صورت، خوبصورت ہیں۔۔۔۔بہت سے خوب صورت، بد صورت ہیں.

15. آس پاس سے لوگ چلے جاتے ہیں ہماری آنکھ نہیں کھلتی۔

16. جوں جوں زندگی آگے بڑھتی ہے، چھٹی کا تصور ختم ہوتا جاتا ہے اور کام کرنے میں مزہ آنے لگتا ہے۔

17. دنیا کا عاشق کسی کا معشوق ہو ہی نہیں سکتا۔

18. ان پڑھ وہ کام کر جاتے ہیں جو پڑھے لکھے نہیں کر سکتے۔

19. ہم صرف دکان سجا سکتے ہیں گاہک نہیں لا سکتے، گاہک وہی لاتا ہے جس نے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

20. جتنا اپنے رب سے دور ہوتے جائیں گے غیر سے تعلق بڑھتا جائے گا اور شکایتوں کے انبار لگتے جائیں گے اور جتنا اس سے تعلق قوی ہوتا جائے گا غیر کا تعلق ختم ہوتا جائے گا اور شکایتیں خود بخود دور ہوتی جائیں گی۔

21. ماضی کا غم، مستقبل کا خوف، زندگی کو حال سے بے حال بنا دیتا ہے۔۔ جو بے خوف و غم ہیں، خوش حال ہیں۔

22. آلام معمار حیات ہیں۔۔۔ ہم مصیبتوں سے بھاگتے ہیں مگر وہ ہم کو بنانے سنوارنے آتی ہیں وہ غازۂ حیات ہیں۔۔۔ وہ بہارِ زندگی ہیں۔

23. زمین کی بساط پر سب اپنا اپنا کھیل کھیل رہے ہیں۔۔۔ بساط الٹ دی جائے گی سب کھیل دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

24. بچوں کی طرح رُوٹھا نہ کریں۔۔۔ بزرگوں کی طرح باوقار رہیں۔

25. جو انسان چہرے بدلتا ہے وہ انسان 'انسان نہیں۔

26. علمائے حق پر اعتراضات بڑی بد نصیبی ہے۔

27. انصاف نہیں ملتا تو بچہ بھی توڑ پھوڑ کرتا ہے۔

28. ولی دلدار ہوتا ہے دل آزار نہیں ہوتا۔

29. ذرا سی بیماری میں سے ہم ہل جاتے ہیں، چلتے چلتے رک جاتے ہیں اپنے مولا کو دیکھنے لگتے ہیں۔

30. محبت دل میں گھر کر جائے تو محبوب کی سی صورت بنانے اور محبوب کا سا لباس پہننے کو جی چاہتا ہے اور اس میں مزہ آتا ہے۔۔۔۔۔۔عشق کا دم بھرتے ہیں لیکن محبوب کی سی صورت بنانے اور محبوب کا سا لباس پہنتے شرم آنے لگی ہے!۔

31. دنیاوی تمغات و خطابات دنیا میں ہی رہ جائیں گے آخرت میں کس کام آئیں گے۔۔۔لیکن غفلت کا کچھ ایسا پردہ پڑا ہوا ہے کہ تمغات و خطابات کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔

32. بلند ہمتی یہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے صرف نظر کر کہ اپنی ہمّت کی پرواز کا رخ خدا کی رضامندی اور خوشنودی کی طرف کرے۔

33. ترقیوں کا دارومدار بھروسہ اور اعتماد پر ہے۔ مولا تعالی پر جتنا قوی بھروسہ اور اعتماد ہو گا اتنا ہی ترقیوں سے نوازا جائے گا اور جتنا ڈانواڈول ہو گا ترقیوں کی راہیں مسدود ہوتی جائیں گی۔

34. ہمارے معاشرے میں ایک شخص بیک وقت دو کام کرتا ہے۔۔۔ایک وہ جس سے رحمان خوش ہو اور دوسرا وہ جس سے شیطان خوش ہو۔۔۔ ہمارا پورا معاشرہ دورنگی کا شکار ہے۔۔۔اس کا نام مسلمانی نہیں ہے مسلمانی عبارت ہے یک رنگی سے۔

35. طریقت غل مچانا، بھیڑ لگانا نہیں۔۔۔انسان بنانا ہے۔

36. غصے سے انسان بہت کچھ کھوتا ہے پاتا کچھ نہیں۔

37. عاجزی بلند کو اور بلند کرتی ہے۔

38. جو خوش نہیں رہتے وہ دوسروں کو خوش نہیں رکھ سکتے۔

39۔ منہ بسورے رہنا انسان کو زیب نہیں دیتا۔۔۔۔۔مسکراہٹوں میں کیسی دل کشی ہے!۔

40. دوسروں سے کام لینا مردانگی نہیں، دوسروں کے کام آنا مردانگی ہے۔

41. عظیم انسان چھوٹی چھوٹی آرزوئیں!... پوری نہ ہوں تو مایوس اور نامراد۔۔۔زندگی اتنی بے قیمت

نہیں کہ نامرادیوں کی نذر کر دی جائے۔

42. آفتاب طلوع ہوتا ہے پھر غروب ہو جاتا ہے۔۔۔وقت کی پابندی کا سبق سکھا کر چلا جاتا ہے۔

43. سچا مسلمان وہ ہے جس کو تعارف کی ضرورت نہ ہو۔

44. اپنوں کو بیگانہ بنانا پست ہمتوں کی علامت ہے۔

45. محبت سے جانور بھی رام ہو جاتے ہیں انسان تو پھر انسان ہے۔

46. ہم میں کوئی وی۔آئی۔پی ہے کوئی وی۔وی۔آئی۔پی مگر نہ جانے اللہ تعالی کے نزدیک کون وی۔آئی۔پی ہے اور کون وی۔وی۔آئی۔پی۔۔۔۔یہ عقدہ قیامت میں کھلے گا۔

47. ہم کبھی فضول باتوں میں وقت گزارتے ہیں، کبھی فضول کاموں میں وقت ضائع کرتے ہیں۔۔۔کبھی فضول سوچ میں وقت برباد کرتے ہیں۔کتنی قیمتی چیز کو کس بے دردی سے ضائع کرتے ہیں؟... ذرا سوچیں تو سہی.

48. زندگی لینی ہے تو جان دینی ہوگی۔

49. وقت کتنا قیمتی ہے قدر کریں۔۔۔ایک سیکنڈ میں دنیا تہہ و بالا ہو جاتی ہے پھر 60 سیکنڈ کی کیا بات کی جائے۔۔۔جس نے وقت کی قدر کی وقت نے اس کی قدر کی، جس نے وقت کو ضائع کیا، وقت نے اس کو ضائع کیا۔

50. سب چلتے چلے جارھے ہیں۔۔آج ہم کندھا دے رہے ہیں کل کندھا دینے والے ہم کو کندھا دیں گے۔روزانہ یہ مناظر دیکھ رہے ہیں۔۔۔سبق حاصل نہیں کرتے۔۔۔حادثات کتابِ زندگی کے اسباق ہیں۔۔۔جس نے سبق حاصل کیا وہ کامیاب ہوا۔

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق سے نوازے۔۔امین

محدثِ اعظم پاکستان کے ملفوظات

۞ محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علماء و طلباء کے لئے ایمان افروز ملفوظات ۞

۞ بیان ٹھوس کریں۔ جو مسئلہ بیان کریں اس کا ثبوت تحقیقاً یا الزاماً آپ کے پاس ہو۔ آپ ہوں اور کتابوں کا مطالعہ۔۔۔۔

۞ جس قدر علم میں توجہ کریں گے اتنا ہی ترقی و عروج حاصل کریں گے۔

۞ آپ دین کے مبلغ اور ترجمان ہیں آپ کا کردار بے داغ ہونا چاہیے۔

۞ علم اور علماء کے وقار کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ کوئی ایسا کام نہ کریں کہ علماء کا وقار مجروح ہو۔

۞ علمِ دین کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ ہرگز نہ بنائیں۔ اگر بنایا تو نقصان اُٹھائیں گے۔

۞ علمائے کرام ہمیشہ لباس اُجلا اور عمدہ و اعلیٰ پہنیں۔ نیز اس کی شرعی حیثیت کا خیال بھی ضروری ہے۔

۞ عمدہ جوتا استعمال کریں تاکہ دنیاداروں کی نگاہ عالم کے جوتوں پر رہے۔

۞ نمازیوں سے اخلاق سے پیش آئیں۔ جو سنی دھوکے میں ہیں، ان کی اصلاح جاری رکھیں۔

۞ دنیاداروں سے بے تکلفانہ روابط قائم نہ کریں۔

۞ حدیثِ پاک کی 380 کتب ہیں۔ آج کل ساری کتبِ احادیث ملتی بھی نہیں لہذا جب کبھی تم سے کوئی کسی حدیث کے بارے میں میں سوال کرے تو یہ مت کہو کہ یہ حدیث کسی کتاب میں نہیں، بلکہ یوں کہو کہ یہ حدیث میرے علم میں نہیں ہے یا میں نے نہیں پڑھی۔

۞ قرآن و حدیث اور کتبِ دینی کے بارے میں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ وہاں پڑی ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہاں رکھی ہیں۔

۞ بے ضرورت بازار نہ جائیں اور نہ کسی دکان پر بیٹھیں۔

❁دین کی خدمت دین کے لئے کریں۔ لالچ نہ کریں۔ ایک جگہ سے خدمت کم ہوگی تو دوسری جگہ سے کسر پوری ہو جائے گی۔

❁پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اتنا ذکر کریں کہ لوگ آپ کو دیوانہ تصور کریں۔

❁سنی بمنزلہ ایک چراغ کے ہے۔ جتنے سنیوں کا اجتماع ہوگا، اتنے چراغ زیادہ ہوں گے اور ان کی روشنی وخیر وبرکت عام ہوگی۔

❁(ایک مرتبہ ایک صاحب سے فرمایا) میں اپنوں سے الجھ کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اتنا وقت تبلیغ اور بدمذہبوں کی تردید میں صرف کرونگا۔

❁(آخری ایّام میں حضرت مخدوم پیر سید محمد معصوم شاہ نوری رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا) شاہ صاحب! میری دو باتوں کے گواہ رہنا۔ ایک یہ کہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید اور غلام ہوں۔ دوسرا یہ کہ اس فقیر نے عمر بھر کسی بے دین سے مصافحہ نہیں کیا۔

❁دنیا کا مال و دولت خاک سے پیدا ہوا اور علم دین کی دولت سینہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اُس دولت سے بہتر کون سی دولت ہو سکتی ہے جو سینہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہو۔

❁ایک دفعہ اپنے تلامذہ سے فرمایا: کہ ایک بات یاد رکھو جہاں کہیں بھی تم میں سے کوئی خطیب، امام یا مدرس ہو، اگر خدانخواستہ آپ کے مقتدی سنیوں میں آپ کی وجہ سے پارٹی بازی، افتراق و انتشار کی صورت بن جائے اور اہلِ سنت میں باہمی فساد کا خطرہ پیدا ہونے کا امکان ہو تو فوراً وہاں سے اپنی ذمہ داری ترک کر دو اور یہ کہو:

پائے مالنگ نیست، ملک خدا تنگ نیست

(ہمارے پاؤں تنگ نہیں ہیں اور نہ ہی خدا کی سلطنت تنگ ہے)

یا اللہ عزوجل حضور محدث اعظم علیہ رحمہ کے وسیلے ہمیں بھی نورِ علم نصیب فرما اور عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظیم دولت عطا فرما۔ آمین۔

حافظ ملت کے ملفوظات

۞حافظ ملت مولانا عبدالعزیز مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان افروز ملفوظات۞

۞تضیعِ اوقات سب سے بڑی محرومی ہے۔

۞جس سے کام لیا جاتا ہے اسے ناخوش نہیں کیا جاتا.

۞کام کے آدمی بنو، کام ہی آدمی کو معزز بناتا ہے.

۞ہوشیار طلبہ وہ ہیں جو اساتذہ سے علم کے ساتھ ساتھ عمل بھی سیکھتے ہیں.

۞میری تمنا ہے کہ آخری وقت تک خدمت اسلام کرتا رہوں.

۞بزرگوں کی مجلس سے بلاوجہ اٹھنا خلاف ادب ہے.

۞جسم کی قوت کیلئے ورزش اور روح کی قوت کے لیے تہجد ضروری ہے.

۞انسان کو مصیبت سے گھبرانا نہیں چاہیے کامیاب وہ ہے جو مصیبتیں جھیل کر کامیابی حاصل کرے۔ مصیبتوں سے گھبرا کر مقصد کو چھوڑ دینا بزدلی ہے۔

۞اپنی قدر پہلے خود پہچانو، دنیا میں باعزت رہوگے۔ جس نے اپنا وقار خود خراب کر لیا، دنیا کی نظر میں بھی ذلیل و خوار ہوا۔

۞(ایک بار جلسے کے منتظمین نے حضرت کو تقریر کے لیے بلایا حضرت گئے تو تقریر کرائی اور رات محلے کی مسجد کے فرش پر گزارنی پڑی۔ صبح کو واپسی کے وقت کوئی نہ ملا۔ اس بدخلقی پر مولانا شمس نے اظہارِ ناراضگی فرمایا تو حضرت نے فرمایا: انسان کو دوسروں کی ذمہ داریوں کے بجائے اپنے کام کی فکر کرنی چاہیے۔ الحمدللہ ہم لوگوں نے اپنا کام کر دیا۔

۞قابل قدر وہ نہیں جو عمدہ لباس میں ملبوس ہے۔ اور علم سے بے بہرا ہے بلکہ لائق تعظیم وہ ہے جس کا لباس خستہ اور سینہ علم سے معمور ہو۔

۞جس کی نظر مقصد پر ہوگی اس کے عمل میں اخلاص ہوگا اور کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

۞میں نے اپنے استاذ حضرت صدرالشریعہ سے علم بھی پڑھا ہے اور عمل بھی۔

۞(مولانا رکن الدین صاحب جو حضرت کے چہیتے شاگرد تھے ان کی ایک جگہ تقرر کے بعد قریب بٹھا کر بڑی ملاطفت سے فرمایا) سید صاحب! روئے زمین پر کوئی جگہ ایسی نہیں مل سکتی، جہاں آدمی کے مزاج و طبیعت کے خلاف باتیں نہ ہوں۔ کیا مبارک پور میں میری مرضی کے خلاف باتیں نہیں ہوتیں؟ مگر دین کے خادموں کو ہمیشہ صبر و ضبط سے کام لینا چاہیے۔

تو بن خود اپنے سفینے کا ناخدا اے دوست
خطر پسند ہواؤں کے رخ بدلتے ہیں

۞عقلمند انسان وہی ہے جو دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھائے۔ خود تجربہ کرنا عمر ضائع کرنا ہے۔ کامیاب انسانوں کی زندگی اپنانی چاہیے۔ میں نے حضرت صدرالشریعہ کو ان کے معاصرین میں کامیاب پایا اس لیے خود کو ان کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی۔

۞میں نے جامعۃ اشرفیہ کو خون جگر پلایا ہے۔

۞کام، مسلسل کام، رات دن کام، امتیاز کے بغیر کام کرنا آپ کا شیوہ تھا۔ اس صورتحال سے گھبرا کر آپ کے ہم عصر ساتھی فرماتے: حضور کبھی تو آرام فرمالیا کریں. تو جواب میں ارشاد فرماتے:

"زمین کے اوپر کام، زمین کے نیچے آرام".

۞عالِم اور عالَم میں زیر و زبر کا فرق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر عالِم ہے تو عالَم ہے۔ عالِم نہیں تو عالَم نہیں۔ بلکہ جب عالِم کی موت ہوتی ہے تو عالَم زیر و زبر ہو جاتا ہے۔

۞جگہ کے لحاظ سے آدمی اور آدمی کے لحاظ سے جگہ منتخب کی جائے.

اللہ پاک حافظ ملت علیہ الرحمہ کے صدقے و طفیل ہمیں تقویٰ اور خدمت دین کا جذبہ و لگن نصیب کرے۔ اٰمین

۞جواہر مکتوبات مقدسہ۞

(حضرت مسعود ملت ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد نقش بندی علیہ الرحمہ کی جانب سے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فروق سرہندی علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف کے درس میں بیان کیے گیے نکات)

۞رمضان المبارک میں جس کو اطمینان قلب حاصل ہو گیا وہ تمام سال مطمئن رہے گا اور جو اس ماہ میں پراگندہ خیال رہا وہ سارے سال پراگندہ رہے گا۔ اس لئے اس ماہ مبارک میں پریشانیوں کے باوجود اللہ تعالٰی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے تا کہ سکون قلب حاصل ہو۔

۞زمین کو بے کار اور ضائع کرنا دو طرح سے ہے ایک تو یہ کہ کچھ نہ بویا جائے دوسرا یہ کہ خراب اور ناپاک بیج بویا جائے۔ یہ پہلے سے زیادہ مہلک ہے۔

۞خود کو ناقص پیر کے سپرد کرنا ایسا ہے جیسے زمین کو ناتجربہ کار کسان کے سپرد کرنا. زمین پہلے بنائی جاتی ہے پھر بیج ڈالا جاتا ہے.

۞اصل دل ہے جس نے یہ ٹھیک کر لیا اس نے سب کچھ ٹھیک کر لیا۔ ایک حدیث پاک میں ہے: "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے" اور نیت کا تعلق دل سے ہے.

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی تمہاری ظاہری صورت اور جسموں کو نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے"۔

۞ناساز گار حالات میں تھوڑا سا نیک عمل، عملِ کثیر کے برابر ہے.

۞فائدہ پہنچانا اور فائدہ حاصل کرنا، مرید اور مرشد کی باہمی مناسبت پر موقوف ہے۔ اس میں لینے کی قابلیت اور اس میں دینے کی صلاحیت ہو۔

۞جو مریض ناقص حکیم سے علاج کراتا ہے، وہ اپنی بیماری کو زیادہ کرتا ہے بلکہ مرض کے زائل ہونے کی قابلیت کو زائل کرتا ہے۔

۞سب سے اچھا کام وہی ہے جو خطرے کے وقت کیا جائے. دشمن کے غلبے کے وقت سپاہی کی تھوڑی سی جدو جہد بڑا اعتبار رکھتی ہے۔اس لیے جوانی میں عبادت کا (زیادہ) ثواب ہے کہ نفسانی خواہشات کی وجہ سے جوان خطرے میں ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " فتنے کے وقت عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا".

۞ظلماً لی گئی ایک دمڑی واپس کرنا دو سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

۞آج جب فرصت کا وقت موجود ہے اور اطمینان و سکون کے اسباب مہیا ہیں (یعنی جوانی کا زمانہ ہے) بہترین کاموں میں مصروف رہنا چاہیے، جس سے اللہ و رسول راضی ہوں۔

۞آج شیطان اللہ کے کرم کا دھوکہ دے کر سستی میں ڈالتا ہے اور اس کے عفو و کرم کا بہانہ بنا کر گناہوں کا مرتکب بناتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ گناہ صغیرہ پر اصرار، گناہ کبیرہ تک پہنچا دیتا ہے اور گناہ کبیرہ پر اصرار کفر تک۔ اللہ تعالیٰ ہم کو محفوظ رکھے۔

۞گم راہوں کی مثال خاکروبوں کی سی ہے کہ محنت زیادہ، مزدوری کم۔ اور تابعداروں کی مثال جوہریوں اور سناروں کی سی ہے کہ محنت کم اور مزدوری زیادہ۔

۞فقراء کے آستانوں کی خاکروبی، دولت مندوں کے پاس صدر نشینی سے بہتر ہے۔

۞ملاقات کا مقصود فائدہ پہنچانا یا فائدہ حاصل کرنا ہوتا ہے. جو ملاقات اس سے خالی ہو وہ کسی شمار میں نہیں۔

۞اہل اللہ کے پاس دل و دماغ خالی کر کے آنا چاہیے تاکہ بھرا ہوا واپس جائے۔ اپنی بے عملی کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ اس پر شفقت ہو۔

۞دونوں جہانوں کی سعادت حضور صلی االلہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔

۞اللہ اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی رکھنا اللہ و رسول کے حضور گستاخ بنا دیتا ہے۔

۞زندگی ایسی گزارنی چاہیے کہ پاس بیٹھنے والا سکون محسوس کرے۔ (یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب ہم ایسی

باتوں سے پرہیز کریں جو زندگی کو پریشان کرتی ہیں۔)

۞صحبت کی ایک گھڑی بہت سے چلوں سے بہتر ہے۔

۞کسی بزرگ کو کچھ پیش کرنا ہو تو خود پیش کرے اور دوسروں کو دینا ہو تو اس بزرگ کو دے تاکہ وہ خود عطا فرمائے۔ اس کے سامنے بلا اجازت تقسیم نہ کرے۔

۞جس قدر امور شرعیہ میں احتیاط برتی جائے گی اس قدر ذکر میں لذت آئے گی اور جس قدر سستی برتی جائے گی ذکر کی لذت اور شیرینی برباد ہو جائے گی.

اللہ پاک ہمیں حضرت مجدد صاحب کے صدقے میں سنت نبوی پر عمل میں استقامت نصیب فرمائے۔ ہمارے ذریعے اسلام کو غلبہ حاصل ہو۔ اٰمین۔

مفتی اعظم دہلی حضرت محمد مظہر اللہ دہلوی کے ملفوظات

۞مفتی اعظم دہلی حضرت مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ (والد ماجد، ماہر رضویات ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمہ) کے ایمان افروز ملفوظات۞

۞رذیلوں کو علم سکھانا جواہر کو کوڑے پر ڈالنا ہے۔

۞دولت جتنی صرف کی جائے، گھٹے گی۔ علم جتنا صرف کیا جائے گا، بڑھے گا۔

۞برا انسان نیک لوگوں کی تعریف سے اچھا نہیں ہوتا اور نیک انسان برے لوگوں کی مذمت سے برا نہیں ہوتا۔

۞دانا کو چاہیے کہ خود کو ناداں سمجھے۔

۞ہر بات جو اللہ کے ذکر سے خالی ہو لغو ہے۔ ہر خموشی جو فکر سے خالی ہو سہو ہے اور ہر نظر جو عبرت سے خالی ہو، لَہو ہے۔

۞اچھا وہ ہے جو عبادت الٰہی اور مخلوقِ خدا کو نفع پہنچانے میں آگے آگے رہے اور کسی سے بدسلوکی نہ کرے۔

۞رنج و غم کو ہیچ سمجھو کہ ان کو ثبات نہیں۔

۞مرد وہ ہے جو بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرے۔ جو علیحدہ ہوا سے ملے۔ اور جو ناامید ہو، اس پر احسان کرے۔

۞دوست۔۔۔۔۔ جفا سے دشمن ہو جاتا ہے اور دشمن۔۔۔۔۔ احسان سے دوست۔

پس اگر دشمن کے ساتھ احسان نہ کر سکو تو دوست کے ساتھ تو جفا نہ کرو۔

۞وہ شخص بڑا بے وقوف ہے جو لائق دوست کو کھو دے۔

۞سچا دوست وہ ہے جو دوسروں پر تمہارا عیب ظاہر نہ کرے بلکہ ہنر ظاہر کرے۔ اپنا احسان یاد نہ رکھے اور تمہارا احسان نہ بھولے۔ تمہاری خطا نہ پکڑے بلکہ عذر قبول کرے۔

۞انسان کی شجاعت کا اندازہ لڑائی میں ہوتا ہے. بیوی بچوں کی وفا شعاری کا اندازہ تنگدستی میں ہوتا ہے اور دوست کی دوستی کا اندازہ مفلسی میں۔

۞مردوں کا حسن، اخلاق ہے اور زیور علم۔

۞ترقی مشکل سے ہوتی ہے اور تنزلی آسانی سے.

۞عیب ڈھونڈنا عیب داروں کا شیوہ ہے۔

۞حاسد اور بدخو ہمیشہ رنجور (غمگین) رہتا ہے.

۞اگر ہزار دوست ہو جائیں تو کم جانو اور اگر ایک دشمن ہو تو بہت سمجھو۔

۞ناکامی پر افسوس کرنا نادانوں کا کام ہے.

۞سب سے اچھا کام نیکوں کی صحبت میں بیٹھ کر کچھ حاصل کرنا ہے۔

اللہ پاک ہمیں ان ملفوظات سے فیض حاصل کرنے کی توفیق دے اور حضرت کو ان کی خدماتِ دینیہ کی بہترین جزا سے نوازے۔ اٰمین۔

۞قطب ربّانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الجیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ایمان افروز ملفوظات۞

۞طالبانِ طریقت پر لازم ہے کہ اپنے ہر عمل میں استقامت کو مقدم رکھے اور جو قدم بھی بڑھائے استقامت کے ساتھ بڑھائے۔

۞جو طالبِ صادق زبان و دل دونوں سے ذکر کرتا ہے وہ بہت جلد مقامات طے کرتا ہے.

۞ظاہر اور باطن کے ایک ہوجانے کا نام صدق ہے۔۔۔۔۔قلب و زبان کے ایک ہوجانے کا نام صدق ہے۔۔۔۔اور اقوال و افعال کے ایک ہوجانے کا نام صدق ہے۔ جو راہ طریقت میں صدق اختیار کرتا ہے وہ کبھی ایک حالت (یعنی ایک درجہ) پر نہیں رہتا بلکہ مسلسل ایک درجے سے دوسرے درجے کی طرف ترقی کرتا رہتا ہے۔

۞اگر تم اس حقیقت کو پیش نظر رکھو کہ تمہیں کسی وقت بھی موت آسکتی ہے اور جب آئے گی تو ٹلے گی نہیں۔ تو تم کبھی صراط مستقیم سے نہیں بھٹک سکو گے۔ جو لوگ موت کو یاد رکھتے ہیں وہ ہمیشہ صراط مستقیم پر گامزن رہتے ہیں۔

۞موت صرف مرنے کا نام نہیں ہے بلکہ نئی زندگی کا نام ہے۔ ایسی زندگی جو دائمی یعنی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ اگر تم اُس دائمی زندگی میں راحت و سکون چاہتے ہو تو اس عارضی زندگی میں اس کی تیاری کرو۔

۞بغیر شریعت کے طریقت نامکمل ہے۔ جو لوگ صرف طریقت کی بات کرتے ہیں اور شریعت کو پس پشت ڈال دیتے ہیں وہ کبھی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔

۞اگر تمہاری زبان دل کی رفیق نہیں یعنی دل میں کچھ ہے اور زبان پر کچھ، تو پھر کامیابی اور بھلائی کی توقع فضول ہے۔ دل کو زبان اور زبان کو دل کا رفیق بنالو تم سے بڑھ کر کامیاب و کامران کوئی نہ ہوگا۔

۞(ایک شخص جسے عملیات سیکھنے کا شوق تھا اس نے آکر آپ کی خدمت میں عرض کی مجھے عامل بننے کا

شوق ہے آپ مجھے عملیات سکھا دیجئیں. حضرت قطب ربانی نے فرمایا:)عامل نہ بنوں، کامل بنو کیونکہ عامل کا عمل صرف قبر تک رہ جاتا ہے جبکہ کامل مرنے کے بعد بھی فیض پہنچاتا ہے اور اس کی قبر سے فیوض وبرکات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

۞اس راہ میں (طریقت، سلوک)بغیر رہبر یعنی شیخ کامل کے (بغیر) کامیابی ناممکن ہے۔ پھر فرمایا: بغیر شیخ کے راہ سلوک طے کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے سمندر میں کشتی بغیر ملاح کے۔

۞صاحبِ فراست سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی. اسی لئے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے.

۞کرامت ولایت کا معیار نہیں. شریعت پر استقامت معیارِ ولایت ہے۔ پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا کرامت نہیں بلکہ استقامت کے ساتھ شریعت پر چلنا کرامت ہے۔ اپنے نفس پر قابو پانا سب سے بڑی کرامت ہے۔

اللہ پاک حضرت قطب ربانی علیہ الرحمہ کے درجات بلند کرے اور ہمیں بھی اپنی معرفت نصیب فرمائے۔ آمین۔

۞ارشاداتِ قطبِ عالم، محبوب سبحانی، غوثِ صمدانی، حضرت سیدنا غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی علیہ الرحمہ۞

۞جس نے صبر کیا، اس نے قدرت پالی۔ صاحب قدر و قادر ہو گیا۔

۞تقدیر کی موافقت کرو. راضی برضا رہو اور (سید) عبدالقادر کے کلام کو قبول کرو جو کہ تقدیر کی موافقت میں کوشاں ہے.

۞تم اللہ عزوجل کی رحمتوں پر شکر کرو اور نعمتوں کو اس کا عطیہ سمجھو۔

۞جب تجھے کوئی بیماری لاحق ہو تو پس اس بیماری کا صبر کے ہاتھوں سے استقبال کر اور جب تک مولی تعالی کی طرف سے اس کی دوا آئے ٹھہرا رہ، پس جب وہ آجائے تو اس دوا کا شکر کے ہاتھوں سے استقبال کر۔

۞جلدی نہ کر، جو کام میں عجلت کرتا ہے، خطا کرتا ہے۔ یا اس کے قریب ہو جاتا ہے اور جو تاخیر سے سمجھ کے کام کرتا ہے صائب ہوتا ہے یا قریب بصواب، جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے اور تاخیر و آہستگی رحمٰن کی جانب سے۔

۞کاہل نہ بن، کاہل آدمی ہمیشہ محروم رہتا ہے اور اس کے گریبان میں ندامت ہوتی ہے۔ تو اپنے اعمال کو اچھا بنا۔

۞بروں کے ساتھ تیری صحبت تجھے اچھوں سے بدگمانی میں ڈال دے گی۔ تو قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں، قول اور فعل کے سائے میں چل تو نجات پائے گا۔

۞اے غافل! اے نادان! ہوشیار ہو جا۔ تو دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا ہے بلکہ تو آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

۞حرام کا کھانا تیرے قلب کو مردہ کر دے گا اور حلال کا کھانا اس کو زندہ بنا دے گا۔

۞اولیاء اللہ کا بچھا کھچا کھاؤ، جو کچھ ان کے برتنوں میں باقی رہا اس کو پیو۔

۞تم اپنی اور دوسروں کی اصلاح و درستگی میں مشغول رہو۔ اور دنیا کی ہوس کو چھوڑ دو۔

۞یہ لوگ جن سے تو آج دنیا میں دنیا کے لیے ملتا ہے کل قیامت کے دن تجھے نظر بھی نہیں آئیں گے۔

۞تو اولاً علم پڑھ اور عمل کر اور دوسروں کو علم سکھا، یہ صفتیں تیرے لیے تمام بھلائیوں کو جمع کر دیں گی۔

۞تو اولیاء اللہ کا غلام و خادم اور ان کے سامنے کی خاکِ پا بن جا۔ پس جب تو اس پر ہمیشگی کرے گا تو سردار بن جائے گا۔

۞جو کوئی اللہ عزوجل اور اس کے نیک بندوں کے سامنے جھکتا ہے اللہ تعالی اس کو دنیا و آخرت میں بلندی دیتا ہے.

۞جو کوئی یہ چاہے کہ اس کو تقدیر الٰہی پر رضا حاصل ہو جائے اس کو چاہیے کہ ہمیشہ موت کا ذکر کیا کرے۔

۞تم دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہو تا کہ وہ تم کو کچھ دے دے اور دنیا اولیاء اللہ کے پیچھے دوڑتی ہے تا کہ وہ کچھ ان کو دے دے۔

۞تو اس بات کی کوشش کر کہ تو کسی کو ایذا نہ دے اور تیری نیت ہر ایک کے لئے نیک رہے۔

۞تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو کہ تم کرتے نہیں ہو۔ اللہ کے نزدیک ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے کہ تم کہو کچھ اور کرو کچھ۔

۞سچا بندہ اپنے مولیٰ کریم کی تلاش میں رہتا ہے... ظاہر میں.... باطن میں..... خلوت میں...... جلوت میں..... رات میں....... دن میں...... سختی اور نرمی کے وقت....... اور نعمت و محرومی کے وقت اس کو یاد کرتا رہتا ہے۔

۞تم میں کوئی بھلائی نہیں جب تک تمہارا لقمہ حرام سے صاف نہ ہو۔ تم میں سے اکثر بالعموم شبہ والی یا صاف حرام غذا کھاتے ہیں۔ جو شخص حرام کھاتا ہے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

۞ دنیا سے مطمئن نہ ہو، یہ سجا ہوا سانپ ہے پہلے اپنی سجاوٹ سے لوگوں کو بلاتا ہے پھر ان کو ہلاک کرتا ہے۔

اللہ پاک سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی غلامی میں ہمیں استقامت بخشے اور دارین میں آپ کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ امین

❁محققِ اسلام، خلیفہ قطب مدینہ، فاتح رافضیت حضرت علامہ مولانا محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان افروز ملفوظات❁

❁روز قیامت کوئی شخص (بھی) خواہ کتنا ہی پرہیز گار اور متقی کیوں نہ ہو، اپنے اعمال پر ناز کرتا ہوا جنت میں اس وقت تک نہیں جا سکے گا جب تک اسے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت حاصل نہیں ہوگی۔

❁نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین ایمان اور ایمان کی جان ہے۔ اگر یہ محبت نہیں تو سب اعمال بے کار ہیں۔

❁بعض لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت حاصل کرنے کے لیے وظائف پوچھتے ہیں. دوستوں یہ نعمت محض وظائف سے نہیں ملتی۔ اس کی شرط آپ کی سچی محبت اور اتباع ہے۔ جب یہ شرط پوری ہو جائے تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہی زیارت عطا فرما دیتے ہیں۔

❁لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے مسائل تعویذوں اور وظیفوں سے حل ہو جائیں جبکہ وہ احکامات الہی سے اعراض کر رہے ہیں۔ فرائض سے غفلت برت رہے ہیں۔ حلال و حرام کی تمیز مٹا رہے ہیں۔ ایسے میں تعویذ کیا اثر کریں گے۔ اگر لوگ اللہ تعالی اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کر لیں تو مصائب خود ہی حل ہو جائیں گے۔

❁اگر ساری دنیا کی نعمتیں اور مسرتیں ایک طرف رکھیں جائیں اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سنہری جالیوں کے سامنے ایک بار محبت سے درود شریف پڑھنا دوسری طرف رکھا جائے، تو میرے نزدیک ساری دنیا کی نعمتوں سے یہ نعمت بہت اعلی ہے۔

❁دنیا کی جھوٹی عزت اگر مرنے کے بعد قبر میں کام نہیں آسکتی تو پھر اسے حاصل کرنے سے کیا فائدہ۔ عزت وہ بنانی چاہیے جو اگلے جہاں میں کام آئے.

❁میں نے علم یا عمر میں اپنے سے کمتر آدمی سے علم سیکھنے میں عار محسوس نہیں کی۔ مجھے جہاں سے بھی علم

حاصل ہوا، میں نے لے لیا۔

۞ مجھے جب بھی کسی کا استدلال سمجھ میں آ گیا میں نے اسے تسلیم کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا. اسے شرح صدر کے ساتھ قبول کیا ہے.

۞ مجھے جو کچھ بھی ملا اپنے بزرگوں، اپنے والدین، اساتذہ اور پیر و مرشد کے ادب میں ملا ہے. اور جس کو جو بھی ملتا ہے ادب ہی سے ملتا ہے۔

۞ وعظ و وعظ ہے جسے سن کر تیری آخرت سنور جائے۔ تجھے وقتِ آخر کلمہ نصیب ہو جائے۔ ورنہ محض قصے سنانے اور نعرے لگوانے میں ضیاعِ وقت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

اللہ پاک ہمیں علامہ محمد علی نقشبندی علیہ الرحمہ کے وسیلے سے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی نعمت سے نوازے اور بار بار حرمین شریفین کی حاضری نصیب فرمائے۔ اٰمین

قطب مدینہ کے ایمان افروز ملفوظات

۞خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضور قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی القادری علیہ الرحمہ کے ایمان افروز ملفوظات جو دین و دنیا میں کامیابی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۞

۞شریعت کے پابند رہو جس قدر شریعت کی اتباع کرو گے اتنا ہی طریقت میں مقام حاصل ہو گا۔

۞دین کا کام دین کی خاطر کرو نام و نمود کی خاطر نہیں.

۞کھانا کھلاتے رہو چاہے دال روٹی ہی میسر ہو۔ کھانا کھلانے میں بڑی برکت ہے۔

۞ستّار (پردہ پوش) بنو، مسلمانوں کے عیب چھپاؤ، خواہ وہ دینی ہوں یا دنیاوی۔

۞دنیا بری بلا ہے جو اسے میں پھنسا پھنستا ہی چلا جاتا ہے اور جو اس سے دور بھاگے، اس کے قدموں میں ہوتی ہے۔

۞بخیل کی روٹی کھانے میں کوئی حرج نہیں مگر منّان (احسان جتانے والے) کی روٹی نہیں کھانی چاہیے۔ اللہ تعالی منّان کے احسان سے محفوظ رکھے۔

۞خمول میں نجات ہے اور ظہور میں فساد ہے۔

۞عقلمند چار چیزوں کو نہیں چھوڑتا: صبر، شکر، اطمینان اور تنہائی۔

۞افتراق و انتشار سے ہمیشہ دور رہو۔

۞پیر تمھارا وہی ہے جس کے ہاتھ پر تم نے سب سے پہلے بیعت کی۔ باقی رہا فیض وہ جہاں سے ملے لے لو۔

۞خود پسندی سے عقل میں فتور پیدا ہو جاتا ہے۔

۞جو نجدی (بدمذہب) کے ہتھے چڑھ گیا تو وہ سمندر کی تہہ میں پہنچ گیا اگر بچ گیا تو یہ اس کو نئی زندگی ملی ہے۔

۞درویشی یہ ہے کہ کسی کا دل نہ دکھاؤ۔
۞باقی رہنے والی دولت لوگوں نے ادب اور جستجو سے پائی۔
۞جو حسن ظن رکھتا ہے وہ سکون سے زندگی بسر کرتا ہے۔
۞دشمن کی معذرت بھی قبول کرو۔
۞دولت کی مستی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے۔
۞وفا یہ ہے کہ تم اپنے ساتھی کو دفن کرو یا وہ تمہیں مٹی کے نیچے ڈال آئے۔
۞یا غوث یا غوث کہتے جاؤ دونوں جہانوں میں خیر ہے۔
۞سب لوگ اچھے ہیں مگر خدا کسی سے کام نہ ڈالے۔
۞خوش نصیبی ہے اس کے لیے جس کا مدینہ طیبہ میں خط پڑھا جائے یا اس کا ذکر خیر ہو، یا اس کا نام ہی لیا جائے۔
۞لاطمع، لامنع ولا جمع (لالچ نہیں کرنی چاہیے، کوئی دے تو منع نہیں کرنا چاہیے اور آجائے تو جمع نہیں کرنا چاہیے).

(ماخوذ: سیدی قطب مدینہ ضیاء الدین احمد القادری، حزب القادریہ لاہور، مولف: حکیم عرف ضیائی علیہ الرحمہ)

اللہ پاک مرقد قطبِ مدینہ پر رحمت و رضوان کی بارش برسائے اور ہمیں بھی اس سے حصہ نصیب فرمائے۔ اٰمین۔

۞صوفی باصفا حضرت خواجہ عبداللہ المعروف پیر بارو شریف رحمتہ اللہ علیہ کے ایمان افروز ملفوظات۞

۞یہ دعا مانگتے رہو کہ تم سے یہ جماعت (اہلسنت وجماعت) نہ چھٹے اور تم اس پر قائم رہو. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل و اصحاب کی بے ادبی وگستاخی سے ایمان گل سڑ جاتا ہے اس سے بچو۔ باقی فرقوں کے خارج ہونے کی یہی وجہ ہے۔

۞چودہ سو سال سے حضور علیہ السلام کی تعریف ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے عالم، بڑے بڑے خطیب، کاتب اور شاعر دنیا سے رخصت ہوگئے مگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کو مکمل نہ کر سکا۔

۞شریعت مطہرہ کی پابندی کا نام فقیری ہے۔

۞ہر شخص اپنی قسمت کے مطابق اولیاء اللہ سے فیض پاتا ہے۔

۞اگر مرید کا یقین صحیح نہ ہو تو غوثِ وقت سے بھی اسے فائدہ نہیں پہنچتا۔

۞پیر کا کام ہے مرید کے دل میں اللہ کے نام کی تخم ریزی کرنا۔ آگے مرید کا کام ہے اس کی حفاظت اور آبیاری کرنا اگر مرید اس بیج کی حفاظت یا آبیاری نہیں کرتا تو قصور مرید کا ہے نہ کہ پیر کا۔

۞دین اور دنیا کے کام پوری ہمت سے کرو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اللہ اللہ کرنے والے بھوکے مرتے ہیں۔

۞اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو نماز تہجد پڑھنے کی توفیق دیتا ہے۔

۞ساتھیوں کو چاہیے کہ نماز تہجد پڑھیں۔ کیونکہ یہ مقبولیت کی نشانی ہے۔

۞ اس بات کی میرے دل میں ہمیشہ حسرت رہی کہ میرے پاس کوئی آئے اور میں اسے اللہ اللہ سکھاؤں۔

۞بندہ نفس کے سامنے ایسا ہے جیسے چیتے کے سامنے چیونٹی۔ بھلا چیونٹی بھی چیتے کا مقابلہ کر سکتی ہے؟

یہ نفس صرف اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قابو میں آتا ہے۔

❁کسی چیز کی طلب میں پریشان ہونا فضول ہے۔

❁کوئی دنیادار ایسا نہیں جو پریشان نہ ہو۔ جس کا سبب حرص اور لالچ ہے۔

❁حرص مصیبتوں کی جڑ ہے.

❁قبرستان میں ہنسنا نہیں چاہیے نہ ہی فضول باتیں کرنی چاہیے.

❁دکانداروں کو ایمانداری سے خرید وفروخت کرنی چاہیے۔ اور دکان پر عورتیں بھی آئیں گیں۔ بڑی عمر والی کو ماں اور چھوٹی عمر والی کو بیٹی اور ہم عمر والے کو بہن تصور کرنا چاہیے۔

❁جو لوگ شریعت کی حدیں توڑتے ہیں ہمیشہ کے لئے ذلیل ہوتے ہیں۔

❁فقیری کی بڑی کرامت یہ ہے کہ سارا دن شریعت کے مطابق عمل کرتا رہے اور خلاف شرع امور کو برداشت نہ کرے۔

❁اگر کوئی ہوا میں اڑتا ہو، خشک پاؤں سے دریا عبور کر جائے اور شریعت کا پابند نہ ہو تو اس کو تھوک دوں (اور کبھی اس طرح بھی فرماتے تھے کہ) اس کو دیوار پر مار دو۔

❁مرد کو باغیرت ہونا چاہیے۔

❁عورتوں کے لئے پردہ بہترین محافظ ہے۔

❁پیر بھائی ایک دوسرے کے لئے کج (پردہ) ہوتے ہیں۔

❁اگر پیر بھائی ایک دوسرے کو ملیں تو یہ سمجھیں کہ ہمیں مرشد کی زیارت وملاقات نصیب ہوئی۔

اللہ پاک حضرت پیر بارو علیہ الرحمہ کے درجات بلند وبالا فرمائے اور ہمیں حضرت کے وسیلے روحانیت نصیب کرے سچی تواضع وانکساری نصیب فرمائے۔ امین

۞عارف کامل، شیرِ ربّانی، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمہ کے ایمان افروز ملفوظات۞

۞خلقت کے پیچھے نہ بھاگو خالق کی طرف رجوع کرو.

۞اللہ تعالی کو سوز و گداز اور درد بھرے دل سے یاد کرنا چاہیے۔

۞جو کچھ دین کی نعمتیں ہمیں ملی ہیں یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نصیب ہوئی ہیں۔

۞بغیر اطاعت رسول کے کچھ حاصل نہ ہو گا چاہے کچھ بھی کر لے.

۞مسلمان آگ میں کود جانے کو آسان جانے مگر سنت کو چھوڑنا مشکل جانے۔

۞جو سنت پر قائم رہے گا بڑا درجہ پائے گا.

۞ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرو۔ اس بات کی کوشش کرو کہ کوئی شخص تجھ سے دل برداشتہ نہ ہوں.

۞مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی سے ہر قیمتی چیز سے بڑھ کر محبت ہونی چاہیے۔

۞خداوندِ کریم نے ہر چیز انسان کے لیے پیدا فرمائی مگر انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔

۞انسان اپنی ادنٰی سے ادنٰی خواہش کو پورا کرنے کے لئے جدو جہد کرتا ہے حتٰی کہ بغیر جوتی کے چل پھر بھی نہیں سکتا۔ مگر ہائے افسوس لوگ قرآن شریف پر عمل کیے بغیر کیسے زندگی گزار دیتے ہیں۔

۞ایک سپاہی چند روپوں کی خاطر اپنی جان حکومت کے سپرد کر دیتا ہے مگر مالک حقیقی جس نے بے بہا نعمتیں وافر مقدار میں عطا فرمائی ہیں، اس کی فرمانبرداری ہم کہاں تک کرتے ہیں۔

۞تیرا چہرہ چاند جیسا ہے تیرے اعمال ایسے صالح ہوں کہ مرنے کے بعد چہرہ متغیّر نہ ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ منور ہو۔

۞جو کوئی اپنے عیبوں پر نظر رکھتا ہے اس کی روح کو تقویت پہنچتی ہے.

۞اے انسان! تو نے کبھی غور کیا ہے؟ میں کیا ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ کہاں جاؤ گا؟ کیا ہو گا؟ کیا کرنا

ہے؟اور کیا کرتا ہوں؟

۞میت کو اٹھا کر سوئے قبر لے جاتے ہوئے ۴۰ سوال ہوتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اپنی خوبصورتی کے لیے تو ہر روز منہ دھوتا تھا کبھی میرے لئے بھی دھویا تھا؟

۞اے مسلمان! ہوشیار ہوجا، جاگ، موت سے پہلے موت کا سامان کرلے تاکہ جان کنی کے وقت راحت ملے۔بے شک وہ بڑا مشکل وقت ہے۔

۞جو نیک کام کرو محض خدا کے واسطے کرو۔دنیا کی غرض درمیان میں نہ ہو۔

۞جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کو حاصل کرنے کے لئے کتنی محنت اور تردد کرنا ہوتا ہے۔ جب تک مقصد حاصل نہیں ہوتا چین نہیں آتا مگر افسوس دین کے کاموں میں ہم سخت بے پرواہیں۔ اس کا انجام محشر کے دن معلوم ہوگا۔

۞ایک بدعادت کو ترک کرنا کئی سال کی عبادت سے بہتر ہے.

۞سوتے وقت دن بھر کے اعمال کا حساب کرلینا چاہیے کہ آج کون سے نیک اور کون سے بدعمل کیے ہیں۔ پھر نیک اعمال پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے اور برے کاموں کے لیے توبہ استغفار کرنی چاہیے۔

۞جس چیز سے زیادہ محبت ہوتی ہے اس کی جدائی سے رنج بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے. اچھی چیز سے محبت رکھو تاکہ تمہارا رنج بھی تمہیں نفع دے.

۞ہر دن نیا اور ہر رات نئی جانو۔یعنی زندگی کو غنیمت جان کر عبادت کرو۔کیا خبر اگلا دن یا اگلی رات آئے یا نہ آئے۔

۞زندگی میں نفس سے حساب لیتے رہو تاکہ حساب دیتے وقت آسانی رہے.

۞خواہشاتِ نفسانی کو روکنا بڑی ہمت کا کام ہے دراصل یہی جہاد اکبر ہے.

۞جب کوئی بات دین کے خلاف ہوتے دیکھو تو چیتے کی طرح جھپٹو.

۞دین کی محبت، حرارت اور غیرت (ہونی) چاہیے.

۞ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا ہے حق بات کوئی نہیں کہتا۔

۞دین کی اشاعت میں ملامت اٹھانے والا اللہ کے نزدیک پیارا ہے.

۞مصیبت اور تنگی، جان و مال کا نقصان اور دوسری سب مصیبتیں عرش بریں کے خزانوں میں سے خزانے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ انسان صابر و شاکر اور راضی برضائے الٰہی رہے۔

۞جب گھر میں کوئی مصیبت ہو تو حتی الوسع دوسروں کو خبر تک نہ ہو۔ اللہ تعالی ایسے شخص کی صفات فرشتوں میں بیان فرماتا ہے۔

۞اللہ کی راہ میں اپنی عزیز ترین چیز قربان کرو۔

۞جو شخص تیرے ساتھ جفا کرے تو اس کے ساتھ وفا کر۔

۞موت دنیا کی تمام آرزوؤں کو منقطع کر دیتی ہے۔

اللہ پاک حضرت شیر ربانی علیہ الرحمہ کے روحانی فیوضات ہمیں عطا فرمائے اور ہم پر اپنے وصال کی راہ کشادہ سے کشادہ تر فرمائے۔ اٰمین۔

۞شمس الاولیاء حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان افروز ملفوظات۞

۞خلوت کی دو قسمیں ہیں:

خلوتِ صوری   خلوتِ معنوی

خلوت صوری یہ ہے کہ مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کی جائے۔ خلوتِ معنوی یہ ہے کہ زن و فرزند اور دوسرے علائقِ دنیاوی کے باوجود انسان یادالٰہی میں منہمک رہے۔

۞صوفی کو ظاہر شریعت کے مطابق اور باطن طریقت کے مطابق رکھنا چاہیے۔

۞عشق اور کستوری کو جس قدر چھپایا جائے، آخر کار وہ خود بخود ظاہر ہو جاتے ہیں اور حسن بھی اسی زمرے میں آتا ہے اسے جتنا پردوں میں چھپایا جائے پھر بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔

۞منزل عشق بہت بلند ہے اور یہ اتنی آسانی سے حاصل نہیں ہوتی۔ سالک کو چاہیے کہ عبادت و ریاضت میں اس قدر انہماک پیدا کرے کہ یاد حق کے سوا اس کے دل میں کوئی خیال نہ رہے۔ یاد حق میں وہ جتنا اضافہ کرتا رہے گا اس کی محبت اتنی ہی بڑھتی جائے گی۔

۞مرید کو چاہیے کہ ہر ایک کی خدمت کرے اور ادب سے پیش آئے کیونکہ خدا کے کامل بندے ہر لباس میں پائے جاتے ہیں اور ان کے طفیل بعض لوگ سعادت دارین پاتے ہیں۔

۞علمائے دین خدا کے شیر ہوتے ہیں ان کے گلوں میں محبت الٰہی کی زنجیر ڈالنا مردوں ہی کا کام ہے۔

۞تعویز لکھنے کے لیے دو شرطیں ہیں:

اکلِ حلال (حلال کھانا) اور صدق مقال (سچ، بولنا)

جب تم میں یہ دونوں چیزیں موجود ہوں تو جو جی چاہے لکھو۔

۞ہر وہ سانس جو غفلت کی گھڑی بن کر گزرتا ہے ناقابل تلافی ہے۔

۞دل کی صفائی اور فکر کی روشنائی کے لئے ذکر ناگزیر ہے۔

۞درویش کے لیے دو چیزیں ازبس ضروری ہیں. ایک یادحق دوسرا مخلوقات پر شفقت کرنا۔

۞جو شخص بھی خوشبو لگاکر حضورِ دل کے ساتھ ایک پاک جگہ پر بیٹھ کر درود شریف پڑھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک خود متوجہ ہوکر اپنے کانوں سے سنتی ہے۔ اور قبول فرماتی ہے۔

۞اگر تم دونوں جہاں کی فلاح چاہتے ہو تو درود شریف پڑھا کرو.

۞ہم درویشوں کا اصلی مقصد یہی ہے کہ کسی وقت بھی انسان یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو۔

۞کسبِ علم میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ سالک کم از کم کنزالدقائق تک کے نصاب کو خوب سمجھتا ہو۔

۞درویش کو علم حاصل کرنا چاہیے کیونکہ اس کے بغیر تکمیلِ سلوک ناممکن ہے۔

۞علم دین نیکو کاروں سے رونق پاتا ہے۔ جتنا کسی کی عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے اتنا ہی اس کے علم کو زوال آئے گا۔

۞اولیاء اللہ جس پر غور کرتے ہیں خدا اس پر رحم کرتا ہے اور اس کے کام کر دیتا ہے.

۞دنیا صرف تین دن کا نام ہے۔ ایک وہ دن جو گزر گیا ایک وہ دن جو آئے گا اور ایک وہ دن جو اس وقت گزر رہا ہے. گزرا ہوا دن کبھی لوٹ کر نہیں آتا. خواہ تم کروڑوں روپے کا معاوضہ بھی دو۔ آنے والا دن کا کچھ یقین نہیں کہ آئے یا نہ آئے۔ باقی وہ دن جو ابھی گزر رہا ہے اور تمہیں حاصل ہے چاہیے کہ تم اسے ضائع نہ کرو۔

۞سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو ہر ایک کو فائدہ پہنچاتا ہے. دل خوش کرتا ہے. مسلمانوں کے نقصان سے پرہیز کرتا ہے. اور کسی کو رنجیدہ خاطر نہیں کرتا. اسی میں سعادتِ دارین ہے۔

۞عالم کو چاہیے کہ جب وہ وعظ و نصیحت کرے تو حلم اختیار کرے کیونکہ حلم کے بغیر علم درخت بے ثمر اور نان بے نمک ہے۔

۞ہمارے مسلک میں روٹی دینا تمام اعمال پر فضیلت رکھتا ہے.

اس لیے درویش کو چاہیے کہ حسب توفیق اس بارے میں انتہائی کوشش کرے۔

۞خدا کے حضور عجز و نیاز کا درجہ بلند ہے۔ خدا کے بندے اپنے آپ کو اس کے حضور میں کتے سے منسوب کرتے ہیں اور سب سے کم تر سمجھتے ہیں پھر وہ شیر کے درجے کو پہنچتے ہیں۔

۞سالک کو چاہیے کہ چار چیزیں آپنے آپ پر عائد کرلے۔

کم کھانا کم سونا کم بولنا کم آمیزی

جو درویش ان صفات سے متّصف نہیں ہو گا وہ قرب کے مرتبے کو نہیں پا سکے گا۔

۞علماء کے لیے بولنا اچھا ہے اور درویش کے لیے خاموش رہنا بہتر ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن ہر ایک سے اس کے اعمال کی پرستش ہوگی۔ علماء سے علم اور صوفیہ سے پردہ پوشی اور خاموشی کے متعلق پوچھا جائے گا۔

۞تمام عبادتوں کی روح محبت الٰہی ہے. جس شخص میں محبت الہی جتنی زیادہ ہوتی جائے گی اتنا ہی وہ عبادت وریاضت زیادہ کرنے لگے گا.

۞خدا کی رضا کے لئے علم پڑھنا چاہیے. ناموری کے لئے مولوی نہ بننا چاہیے. مولوی تو جہان میں ہزاروں ہیں۔ اصل مطلب تو خدا کی رضا ہے۔ اور علم پڑھنے کا یہی مدعا ہے۔

۞جس کو بھی حقیقت کا سراغ ملا کسرِ نفسی کی وجہ سے ملا۔

۞اگر خیالات فاسدہ نہ آتے تو ہر شخص صاحبِ ولایت ہوتا۔

۞اولیاء اللہ کے فیض کا اثر مدت تک باقی رہتا ہے اور عاملوں کا اثر صرف انکی زندگی کے دوران تک رہتا ہے۔ یعنی وہ اپنے عرصہ حیات میں ہی لوگوں کی تسخیر کرکے اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔

۞فنا فی الشیخ یہ ہے کہ اپنے شیخ کی ذات میں اس طرح ڈوب جانا کہ وہ اپنی کسی بھی حرکت و سکون کو اپنی نہ سمجھے بلکہ پیر و مرید کی صورت بھی ایک جیسی ہو جائے۔

۞فنا سے مراد یہ ہے کہ اپنے تمام اخلاق وعادات، اپنے پیر کے اخلاق وعادات سے بدل لیے جائیں۔

بلکہ فنا کا کمال یہ ہے کہ مرید کی صورت اور سیرت عین پیر کی صورت و سیرت ہو جائے۔

۞جب کسی آدمی کو حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جاتی ہے تو اس کے دین و دنیا کی تمام کام آسان ہو جاتے ہیں اور خدا کی خوشنودی تو اسی میں ہے کہ ہر حالت میں اس کی اطاعت کی جائے۔

اللہ پاک حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ کے درجات بلند کرے اور ہمیں آپ کی روحانی توجہات نصیب ہوں۔ اٰمین

ہماری اردو کتابیں:

(1) بہار تحریر-عبد مصطفی آفیشل

علمی تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ جس کے اب تک چودہ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر حصے میں پچیس تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات پر ہیں۔

(2) اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے۔

(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں حضرت بلال کے اذان نہ دینے پر سورج نہ نکلنے کا ذکر ہے۔

(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی احباب کے مضامین شامل کیے گئے ہیں جو عشق مجازی کے تعلق سے ہیں، عشق مجازی کے مختلف پہلوؤں پر یہ ایک حسین سنگم ہے۔

(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی آفیشل

اس مختصر سے رسالے میں گانے بجانے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے اور گانوں کے کفریہ اشعار بیان کئے گئے ہیں جسے پڑھ کر کئی لوگوں نے گانے بجانے سے توبہ کی ہے۔

(6) شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک مشہور واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے جس میں حضرت غوث اعظم کی شب معراج ہمارے نبی علیہ السلام سے ملنے کا ذکر ہے۔

(7) شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں معراج کی شب حضور نبی کریم علیہ السلام کا نعلین پہن کر عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں حضرت اویس قرنی کے اپنے دندان شہید کر دینے والے واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور ساتھ یہ بھی کہ اللہ کے آخری رسول علیہ السلام کے دندان شہید ہوئے تھے یا نہیں اور ہوئے تو اس کی کیفیت کیا تھی اور کئی تحقیقی نکات شامل بیان ہیں۔

(9) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مجموعہ ہے ان فتاوی کا جو حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لکھے ہیں، یہ فتاوی ڈاکٹر طاہر القادری کی گمراہی ثابت کرتے ہیں۔

(10) مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ تقریر کرنے کا اہل کون ہے، یہ کس کے لیے جائز ہے اور ایک مقرر کے اندر کون کون سی باتیں ہونی چاہیں۔

(11) غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کے علاوہ بھی ترضی (یعنی رضی اللہ تعالی عنہ) کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(12) اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں موجود فروعی اختلافات کے حوالے سے ہے، اس میں اس بات کا بیان ہے کہ جب کبھی علمائے اہل سنت کے مابین کوئی مسئلہ اختلافی ہو جائے تو اس میں کیسی روش اختیار کی جانی چاہیے۔

(13) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی آفیشل

واقعات کربلا کے حوالے سے اہل سنت میں بے شمار واقعات ایسے آ گئے ہیں جو شیعوں کی پیداوار ہیں، اس رسالے میں ہم نے چند واقعات کی تحقیق پیش کی ہے جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، اس تحقیقی رسالے میں کئی علمی نکات مرقوم ہیں۔

(14) بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر

عورتوں کی زندگی میں پیدائش سے لے کر نکاح اور پھر بعدہ کے معاملات کی اصلاح کے لیے اس رسالے کو ایک الگ انداز میں لکھا گیا ہے۔

(15) سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں جنسی تعلقات اور اس حوالے سے جدید مسائل پر یہ رسالہ بڑے ہی عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ دلائل سے بھی مزین ہے۔

(16) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق مشہور واقعات کی تحقیق پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے، کئی حوالوں سے اصل روایات اور ان کی کیفیت کو انبیا کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

(17) عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ

عورت کے جنازے کو کون کون دیکھ سکتا ہے؟ کون کون کندھا دے سکتا ہے؟ کیا شوہر کندھا نہیں دے سکتا؟ اور ایسے کئی سوالات کے جوابات آپ کو اس رسالے میں ملیں گے۔

(18) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی آفیشل

ایک عاشق کی بڑی دل چسپ کہانی ہے جس میں مزاح ہے، تفریح ہے، سبق ہے اور عبرت ہے۔ اس واقعے کو علامہ ابن جوزی کی کتاب ذم الھوی سے لیا گیا ہے۔

(19) آئیے نماز سیکھیں-عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں نماز پڑھنے اور اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا

ہے، اس کے اگلے حصوں پر بھی کام جاری ہے۔

(20) قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا یا باپ کے نام سے

(21) محرم میں نکاح-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں بیان کیا گیا ہے کہ ماہ محرم الحرام میں بھی نکاح جائز ہے اور اسے ناجائز کہنا بالکل غلط ہے، محرم میں غم منانا یہ کوئی اسلامی رسم نہیں اور چاہے گھر بنانا ہو یا مچھلی، انڈہ اور گوشت وغیرہ کھانا سب محرم میں جائز ہیں۔

(22) روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں مشہور روایتوں کی تحقیق پر مشتمل ہے، اس میں روایتوں کی تحقیق بیان کی گئی ہے۔ صحیح روایتوں کی صحت پر اور باطل روایتوں کے موضوع و بے اصل ہونے پر دلائل پیش کیے گئے ہیں، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(23) روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا دوسرا حصہ ہے، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(24) بریک اپ کے بعد کیا کریں؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لیے لکھا گیا ہے جو عشق مجازی میں دھوکا کھا کر اپنی زندگی کے سفر کو جاری رکھنے کے لیے راہ تلاش کر رہے ہیں۔

(25) ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سچی کہانی ہے، ایک نکاح کی کہانی، اس میں جہاں اسلامی طریقے سے نکاح کو بیان کیا گیا ہے وہیں اس پر عمل کی کوشش بھی کی گئی ہے، ہے تو یہ ایک کہانی پر اس میں آپ تحقیقی نکات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(26) کافر سے سود-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ ایک کافر اور مسلمان کے درمیان سود کی کیا صورتیں ہیں؟ اور ساتھ ہی لون، بینک اور ڈاک سے ملنے والے منافع پر علمائے اہل سنت کی تحقیق بھی شامل رسالہ ہے۔

(27) میں خان تو انصاری-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں قوم، ذات اور برادری وغیرہ کی اصل پر یہ ایک تحقیقی کتاب ہے، اس مساوات کو قائم کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کفو کے مسئلے پر تحقیقی مواد بھی شامل کتاب ہے۔

(28) روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا تیسرا حصہ ہے، اس کے دو حصوں کا ذکر ہم کر آئے ہیں، اس کے چوتھے حصے پر کام جاری ہے۔

(29) جرمانہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مالی جرمانے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ مالی جرمانہ فقہ حنفی میں جائز نہیں ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

(30)لاالہ الااللہ، چشتی رسول اللہ ؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اولیا کی ایک خاص حالت کے بیان میں ہے جسے "سکر" اور "شطحیات" وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس تعلق سے اہل سنت کے معتدل موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ان کے لیے دعوت فکر ہے جو افراط و تفریط کے شکار ہیں۔

(31)تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی

یہ اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی کی کتاب شمول الاسلام پر تخریج ہے۔

(32)اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ کے لیے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اصلاح معاشرہ کے حوالے سے یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

(33)کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل

یہ الحاج اویس رضا قادری پاکستانی کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(34)مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی

اس کتاب میں تقریباً سات سو سوال جواب ہیں۔ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کثرت سے موجود ہیں۔ فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(35)اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا- مولانا حسن نوری گونڈوی

یہ مختصر سا رسالہ ایک اہم پیغام پر مشتمل ہے کہ علما و عوام سب کو چاہیے کہ لاعلمی کا اعتراف کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں علم نہ ہو وہاں تکلف کر کے جواب نہ دیتے ہوئے کہ دیا جائے کہ میں نہیں جانتا۔

(36)سفرنامہ بلاد خمسہ - عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سفرنامہ ہے، ہندستان کے پانچ بلاد کے سفر کے احوال پر مشتمل ہے۔ اس کے مطالعے سے جہاں آپ پانچ بلاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے وہیں کئی علمی نکات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

(37)منصور حلاج۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ مختصر سا رسالہ حضرت منصور حلاج رحمہ اللہ کے حالات پر ہے جس میں علماے اہل سنت کی تحقیق کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت منصور حلاج کے بارے میں رکھے جانے والے نظریات کو پیش کر کے جائزہ لیا گیا ہے۔

(38)مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں

اس رسالے میں علامہ وقار رضا القادری المدنی سلمہ الباری نے امام احمد بن حنبل کے صحابہ کرام کے متعلق نظریات کو پیش کیا ہے اور حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے بھی کلام کیا گیا ہے۔

(39)مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔ مولانا محمد ثقلین ترابی نوری، مولانا محمد سلیم رضوی

یہ کتاب شہزادۂ اعلی حضرت، حضور مفتی اعظم ہند کی سیرت اور کردار پر لکھا گیا ہے۔

(40)سفرنامہ عرب۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

یہ مفتی خالد ایوب مصباحی کا ملک عرب کے سفر کے دوران لکھا گیا سفرنامہ ہے۔

(41)تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد

مختلف موضوعات پر مشتمل یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔اس کتاب کو سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے۔یہ اصل میں علامہ لقمان شاہد صاحب کی فیس بک پر تقریباً 8 سال کی گئی پوسٹوں کا مجموعہ ہے۔

(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی

یہ رسالہ مشہور روایت "من سب نبیا فاقتلوہ" کی تحقیق پر لکھا گیا ہے جس میں اس روایت کی سند پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

اس رسالے میں ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔اس قدر کتابیں ڈاکٹر صاحب نے نہیں لکھی ہیں بلکہ دوسروں کی محنتوں کو اپنے نام کیا ہے۔

(44)فرضی قبریں۔ عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں علمائے اہل سنت کے 20 سے زائد حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرضی قبریں، مزارات وغیرہ بنانا اور ان کے ساتھ اصل جیسے معاملات کرنا حرام ہے۔

(45)سنی کون؟ وہابی کون؟۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ بہت عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے تاکہ سنی اور وہابی کے درمیان اصل اختلاف کی نوعیت ہر کوئی سمجھ سکے۔

(46)علم نور ہے۔ محمد شعیب جلالی عطاری

اس میں علم دین کے فضائل، علم کے حصول اور علم دین کے فروغ کے حوالے سے قرآن و سنت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

(47)یہ بھی ضروری ہے۔ محمد حاشر عطاری

یہ رسالہ تبلیغ دین کی اہمیت پر لکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "یہ (تبلیغ دین) بھی ضروری ہے"

(48)مومن ہو نہیں سکتا۔ فہیم جیلانی مصباحی

یہ رسالہ تین حدیثوں کی شرح پر مشتمل ہے جو ان الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہیں کہ "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن ہو نہیں سکتا...الخ"

ABOUT US

Abde Mustafa Official is a team from **Ahle Sunnat Wa Jama'at** working since 2014 on the Aim to propagate **Quraan and Sunnah** through electronic and print media.

We are :

blogging, publishing books and pamphlets in multiple languages on various topics, running a special matrimonial service for Sunni Muslims.

Visit our official website :

www.abdemustafa.in

about thousands of articles & 235+ pamphlets and books are available in multiple languages.

E Nikah Matrimony

if you are searching a Sunni life partner then **E Nikah** is a right platform for you.

Visit **www.enikah.in**

Or join our Telegram Channel

t.me/enikah (search "E Nikah Service" in Telegram)

Follow us on Social Media Networks :

/abdemustafaofficial

For more details WhatsApp **+91 91025 20764**

OUR BRANDS :

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

enikah E NIKAH MATRIMONY SERVICE

POWERED BY:

AMO

ABDE MUSTAFA OFFICIAL